

مَنْزِلَةُ احَادِيث

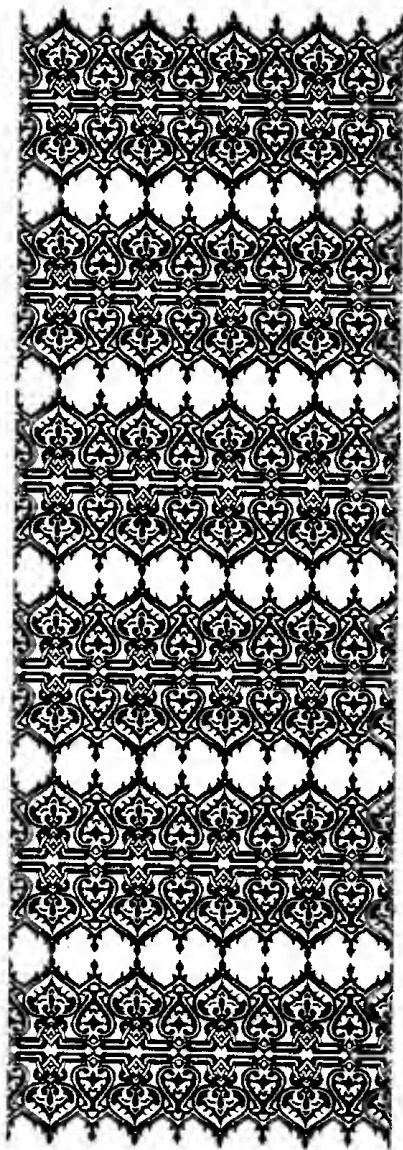
کلمہ
منزل
علم و ذکر
احرامِ مسلم
افلاسِ نیت
بیرِ تمسکِ حقیقت
دعوتِ تبلیغ

تالیف

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحبِ دینی و علمی خدمات

ترتیب و ترجمہ

مولانا محمد رفیع الرحمن صاحبِ دینی و علمی خدمات



مُنْتَقَا اَحَادِيثُ

دعوتِ تبلیغ کی چھ صفتیں
سے متعلق

مَنْزِلِ احادیث

کلمہ
نماز
علم و ذکر
احکامِ اسلام
اخلاصِ نیت
بینِ اہلسنت
دعوتِ تبلیغ

تالیف

حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلویؒ

ترتیب و ترجمہ

مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ



ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

IDARA ISHAAT-E-DINIYAT (P) LTD.

اس کتاب میں اعراب کی غلطیوں کو درست کیا گیا ہے اور چند مقامات پر ضروری وضاحتیں پیش کی گئیں ہیں۔

نام کتاب: منتخب احادیث

Muntakhab Ahadith

تالیف: حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلوی

باہتمام: محمد یونس



ISBN: 81-7101-436-4

اشاعت ۲۰۰۷ء

Edition- 2007

TP-074-07

Published by

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

168/2, Jha House, Hazrat Nizamuddin

New Delhi-110 013 (India)

Tel.: 2692 6832/33 Fax: +91-11-2632 2787

Email: sales@idara.com idara@yahoo.com

Visit us at: www.idara.com

Typesetted at: DTP Division

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

P.O. Box 9795, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے مسودہ میں سے ایک صفحہ کا عکس

الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمد الرسول الله وان تقم الصلوة وتؤتي الزكاة
وتعتمر وتقتل من الجبائنة وان تستم الوضوء وتقوم رمضان قال فاذا فعلت ذلك
فانا مسلم قال نعم قال صدقت رواه ابن خزيمة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
في سوال جبريل اياه عن الاسلام قال فذكره ترغيب ^{مسند} رواه ابن عباس
بتلخيص الحديث من المؤمن حيث الوضوء رواه مسلم عن ابي هريرة ولفظه ابن خزيمة
بوجه آخر الحديث بتلخيصه اوضح الكليهما ولفظه الشيخ عن ابن امي يابون يوم القيا
غراجلين عن اثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل ترغيب ^{مسند}
اذا توضا الماء المسلم او المؤمن غسل وجهه بوجهه من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه بوجهه كل خطيئة كان يطئها يده مع
الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجله بوجهه كل خطيئة مشهارة جلده مع الماء
او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم واللفظه وما لك وان اردت
عن ابي هريرة وهو رواه مالك والنسائي وغيرهما عن عبد الله الصاحي بلفظه اذا
توضا المسلم فغسل وجهه بوجهه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من
الوجه فاذا اغتسل بجمعه بجمعه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من
الغسل يديه بوجهه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من
الغسل يديه بوجهه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من
الغسل يديه بوجهه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من
الغسل يديه بوجهه كل خطيئة من خطايا الاستنجاء خرجت الخطايا من

فہرست مضامین

V	مقدمہ
VIII	عرض مترجم
XIV	ابتدائیہ
	کلمہ طیبہ
I	ایمان
34	غیب کی باتوں پر ایمان
73	موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان
110	تعمیل اور امر میں کامیابی کا یقین
	نماز
133	فرض نمازیں
156	باجاماعت نماز
189	سنن و نوافل
232	خشوع و خضوع
245	وضو کے فضائل
255	مسجد کے فضائل و اعمال
	علم و ذکر
261	علم
288	قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا
	ذکر
292	قرآن کریم کے فضائل

326	اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل
384	رسول اللہ ﷺ سے منقول اذکار اور دعائیں
	اکرامِ مسلم
427	مسلمان کا مقام
444	حسن اخلاق
460	مسلمانوں کے حقوق
525	صلہ رحمی
535	مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا
563	مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا
570	مسلمان کی مالی اعانت
	اخلاصِ حقیقہ یعنی تصحیح نیت
579	اخلاص
594	اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کے ساتھ اور اجر و انعام کے شوق میں عمل کرنا
599	ریا کاری
	دعوت و تبلیغ
613	دعوت اور اُس کے فضائل
648	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل
673	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے آداب و اعمال
721	لا یعنی سے بچنا
741	مراجع



مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَدَعَا بِدَعْوَتِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ
أَمَّا بَعْدُ !

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی تور یہ و تملق کے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی وسیع ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی ہے۔ جس کا دائرہ عمل و اثر صرف برصغیر نہیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد براعظم اور ممالک اسلامیہ و غیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکوں اور انقلابی و اصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و تحریک پر کچھ زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسیع سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر جب اس کے ذریعہ نفوذ و اثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت و تحریک میں بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تغافل شامل ہو جاتا ہے جو اس دعوت کی

اس اظہار و اثبات میں دوسری مفید ضروری دعوتوں اور تحریکوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگہی اور وقت کے تقاضوں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مساعی اور تنظیموں کی نفی یا تحقیر مقصود نہیں ہے۔ تبلیغی دعوت و تحریک کی وسعت و افادیت کا صرف ایجابی انداز میں اظہار و اقرار ہے۔

افادیت و تاثیر کو کم یا بالکل معدوم کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغی دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار و قربانی کا جذبہ، رضائے الہی کی طلب، اور حصولِ ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام و اعتراف، تواضع و انکسارِ نفس، فرائض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصولِ مقصد و رضائے الہی کے لئے طویل سے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول یہ ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعیِ اول کے اخلاص، انابت الی اللہ، اس کی دعاؤں، جد و جہد و قربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا و قبولیت کے بعد ان اصول و ضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعیِ اول (حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ) نے اس کے لیے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین و تبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے معانی و تقاضوں پر غور، فرائض و عبادات کے فضائل کا علم، علم و ذکر کی فضیلت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرامِ مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی و ادائیگی، ہر عمل میں صحیح نیت و اخلاص، ترکِ مالا یعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل و ترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور استحصالِ فوائد، حصولِ جاہ و منصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ کر دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الہی کا ذریعہ رہی۔

یہ اصول و عناصر جو اس دعوت و جماعت کے لیے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الہی کے حصول و دین کی حفاظت کے لیے ایک پاسبان و محافظ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے ماخذ کتابِ الہی اور سنت و احادیثِ نبوی ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل و علیحدہ کتاب میں ان آیات و احادیث و ماخذت کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوتِ الٰہی الخیر کے داعیِ ثانی مولانا محمد یوسف صاحب (خلفِ رشید داعیِ اول حضرت مولانا محمد الیاس صاحب) نے جن کی نظر کتبِ احیاء پر بہت وسیع اور گہری تھی، ان اصولوں، ضوابط و احتیاطوں کے ماخذت کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے

استیعاب واستقصاء سے کام لیا، یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں و ضوابط اور ہدایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مؤسسہ ابن گئی جس میں بلا انتخاب و اختصار ان سب کا علی اختلاف الدراجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیق الہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے حفید سعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب اَطَالَ اللهُ بَقَاتَهُ وَوَفَّقَهُ لِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ کی توجہ و اہتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل و خدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی ۲۰ / ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ

۱۔ جدید عربی میں دائرۃ المعارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں جس میں ہر چیز کا تعارف اور تشریح ہوتی ہے۔

۲۔ نیرہ یعنی فرزند و ختر۔



عرض مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۔

[آل عمران: ۱۶۴]

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ اُن ہی میں سے، اُن میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کہ (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے اُن کے عالی صفات سے لوگ بے تکلف فائدہ اُٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں (آیات قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (آل عمران: ۱۶۴)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ”حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت“ کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کار نبوت کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوت قرآن کے ذریعے دعوت،

تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے نبی کے اتباع میں اُممِ عالم کی طرف مبعوث ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کو بتاتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔

اُمّتِ مسلمہ فرائضِ نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نبی کی جانشین ہے۔ اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوتِ آیات کے ذریعہ دعوت، تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت، یہ اعمال اُمّتِ مسلمہ کے بھی ذمہ آگئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت، تعلیم و تقلم، ذکر و عبادت پر جان و مال خرچ کرنے والا بنایا۔ ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی۔ ان اعمال میں انہماک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھایا گیا۔ دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے اپنی جان و مال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَّاهِذُوا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ” اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے“ کی تعمیل میں نبیوں والے مزاج پر ریاضت و مجاہدہ اور قربانی و ایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن سے امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا۔ جس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے یہ اعمال مجموعی طور پر عمومِ امت میں زندہ رہے اُس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی۔

پھر قرنِ ثانی بعد قرنِ خواص نے یعنی اکابرِ اُمّت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشانہ اسلام میں روشنی ہے۔

اس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ول میں دین کے منہ پر سوز و فکرو بے چینی اور امت کے لئے درد، کدھن اور غم اس درجے میں بھر دیا جو اُن کے وقت کے اکابر

کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ہر وقت جَمِیعُ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقہ اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں“ ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لیے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جزم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاء دین کے لئے جدوجہد اسی وقت مقبول اور موثر ہوگی جب کہ جدوجہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو۔ ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم و عمل، فکر و نظر، طریق دعوت اور ذوق و حال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔ صحت ایمان، اور ظاہری عمل صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاج نبوت پر ہوں۔ محبت الہی، خشیت الہی، تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو۔ اخلاق و عادات و شمائل میں اتباع سنن نبوی کا اہتمام ہو۔ حُب اللہ، بُغض اللہ، رَأْفَت و رحمت بالمسلمین اور شفقت علی الخلق ان کی دعوت کا محرک ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار دہرائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجر الہی کی طلب کے کوئی مقصود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احیائے دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کا شوق انہیں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہو اور جاہ و منصب، مال و دولت، عزت و شہرت، نام و نمود اور ذاتی آرام و آسائش کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا چلنا غرض ان کی زندگی کی ہر جنبش و حرکت اسی ایک سمت میں سمٹ کر رہ جائے۔

جدوجہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں کو اللہ جل شانہ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے۔ اس وقت کے اہل حق علماء و مشائخ نے تائید فرمائی۔ ان کے فرزند رشید حضرت مولانا محمد یوسفؒ نے اپنی داعیانہ و مجاہدانہ زندگی اس کام کو اسی نہج پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجمع کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپا دی۔ ان عالی صفات کے بارے میں حدیث، سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کے واقعات نمونہ کے طور پر ”حیۃ الصحابہ“ کی تین جلدوں میں جمع کیے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی محمد اللہ شائع ہوگئی۔

مولانا محمد یوسفؒ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیث پاک کا

مجموعہ بھی تیار کر لیا تھا لیکن اس کی ترتیب و تکمیل کے آخری مراحل سے قبل ہی وہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متعدد ذخائر و رفقاء سے حضرت نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرت، اللہ جل شانہ کا شکر اور اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اُجاگر کر کے دلنشین کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدر تھا۔ اب اُس ”منتخب احادیث“ کا مجموعہ اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان، عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کی وضاحت کے لئے بعض مقامات پر تفسیر کی عبارت اور فائدہ کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسفؒ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متن حدیث کی درستگی، رواۃ حدیث کی جرح و تعدیل، حدیث کی تصحیح و تحسین، و تضعیف، شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں جو مراجع پیش نظر رہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدر استطاعت احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضرات علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے واضح فرمایا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ذریعہ بنایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جاننے والا سمجھا جائے یعنی انسانی

مشاہدہ پر سے یقین بنایا جائے، غیب کی خبروں پر یقین لایا جائے، جو کچھ پڑھا اور سنا جائے اسے دل سے سچا مانا جائے۔ جب قرآن کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے۔ کلام کو پڑھتے اور سنتے وقت صاحب کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی قدر کلام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾
(المائدہ: ۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآن کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔
(المائدہ: ۸۳)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أَُولُوا الْأَلْبَابِ ۝﴾
(الزمر: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔
(زمر: ۱۷، ۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَىٰ صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
(رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب و ہیبت کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسا چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہو جاتا ہے تو وہ اُس کی تعمیل میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ آخَاذَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ
(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو سمجھ لیا جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ دھیان سے پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سننے کی مشق ہو۔ باتیں نہ کی جائیں۔ با وضو دوڑا نو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا نہ لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن و حدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کا یقین پیدا ہو کر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے معلوم کر کے عمل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اُس خطبہ کے ابتدائی حصے سے کی جاتی ہے جو حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ”امانی الاحبار شرح معانی الآثار“ کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

محمد سعد کاندھلوی

مدرسہ کاشف العلوم

بستی حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۸ء

ابتدائية:

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ لِيَفِيضَ عَلَيْهِ النِّعَمَ الَّتِي لَا يُفْنِيهَا مَرُورُ الزَّمَانِ
 مِنْ خَزَائِنِهِ الَّتِي لَا تَنْقُصُهَا الْعَطَايَا وَلَا تَبُلُّغُهَا الْأَذْهَانُ وَأَوْدَعَ فِيهِ الْجَوَاهِرَ
 الْمَكْنُونَةَ الَّتِي بِإِتِّصَافِهَا يَسْتَفِيدُ مِنْ خَزَائِنِ الرَّحْمَنِ وَيَقُورُ بِهَا أَبَدَ الْأَبَادِ فِي
 دَارِ الْجَنَانِ . وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الَّذِي أُعْطِيَ
 بِشَفَاعَةِ الْمُذْنِبِينَ وَأُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَاصْطَفَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالسِّيَادَةِ
 وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ الْوُجُوحِ وَالْقَلَمِ وَاجْتِبَاءَ لِتَشْرِيحِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْعَطَايَا وَالنِّعَمِ
 فِي خَزَائِنِهِ الَّتِي لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى وَكُشِفَ مِنْ ذَاتِهِ الْعُلْيَا عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكْشِفْ
 عَلَى أَحَدٍ وَمِنْ صِفَاتِهِ الْجَلِيلَةِ الَّتِي لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهَا أَحَدٌ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ
 مُرْسَلٌ وَهَرَحَ صَدْرُهُ الْمُبَارَكُ لِإِذْرَاكِ مَا أَوْدَعَ فِي الْإِنْسَانِ مِنَ الْإِسْتِعْدَادَاتِ
 الَّتِي بِهَا يَتَقَرَّبُ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حَقَّ التَّقَرُّبِ وَيَسْتَعِينُهُ فِي أُمُورِ دُنْيَاهُ
 وَآخِرَتِهِ وَعَلِمَهُ طُرُقَ تَصْحِيحِ الْأَعْمَالِ الَّتِي تَصْدُرُ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي كُلِّ حِينٍ
 وَآنَ فَبَصَّحَتْهَا بِنَالِ الْقُورِ فِي الدَّارَيْنِ وَبِفَسَادِهَا الْحَرَمَانَ وَالْخُسْرَانَ وَرَضِيَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ الَّذِينَ أَخَذُوا عَنِ النَّبِيِّ الْأَطْهَرِ الْأَكْرَمِ ﷺ
 الْعُلُومَ الَّتِي صَدَرَتْ مِنْ مَشْكُوتِهِ فِي كُلِّ حِينٍ أَكْثَرَ مِنْ أَوْزَاقِ الْأَشْجَارِ
 وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ فَأَخَذُوا الْعُلُومَ بِأَسْرِهَا وَكَمَالِهَا فَوَعَوْهَا وَحَفِظُوهَا حَقَّ
 الْوَعْيِ وَالْحِفْظِ وَصَحَّبُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالْخَضَرِ وَشَهِدُوا مَعَهُ الدُّعْوَةَ
 وَالْجِهَادَ وَالْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشَرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْأَعْمَالَ عَلَى طَرِيقَتِهِ
 بِالْمُصَاحَبَةِ فَهَيَّنَا لَهُمْ حَيْثُ أَخَذُوا الْعُلُومَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ الْعَمَلِ بِهَا بِلَا وَاسِطَةٍ
 ثُمَّ لَمْ يَقْتَصِرُوا عَلَى نَفْسِهِمُ الْقُدْسِيَّةِ بَلْ قَامُوا وَتَلَّغُوا كُلَّ مَا وَعَوْهُ وَحَفِظُوهُ
 مِنَ الْعُلُومِ وَالْأَعْمَالِ حَتَّى مَلَأُوا الْعَالَمَ بِالْعُلُومِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْأَعْمَالِ الرُّوحَانِيَّةِ
 الْمُصْطَفَوِيَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ دَارَ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْإِنْسَانُ مَنِيعَ النُّورِ وَالْهِدَايَةِ
 وَمَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَالْخِلَافَةِ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تاکہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جوہر چھپا رکھے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انسان، رحمن کے خزانوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ ان ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چنا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحدود خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور ان کو اپنی ذاتِ عالی کے وہ علوم و معارف عطا کئے جو اب تک کسی پر نہیں کھولے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر منکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مقرر فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل، اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں ان صلاحیتوں سے بندے اپنی دنیا و آخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان سے لہر لہر صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا، کیوں کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے۔ جیسے ان کی خرابی دونوں جہان میں بحرِ موی و خسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جنہوں نے نبی اطہر و اکرم سے ان علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے

اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر انہوں نے اُن علوم کو ایسا یاد کیا اور محفوظ رکھا، جیسا کہ یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے۔ وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور اُن کے ساتھ دعوت و جہاد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے مواقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آپ کے ساتھ رہ کر سیکھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پائے مشافہہ علوم اور اُن پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوسِ قدسیہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا۔ چنانچہ اُس کے نتیجہ میں سارا عالم علم، اور اہل علم کا گہوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سرچشمہ بن گئے اور عبادت و خلافت کی بنیاد پر آ گئے۔



کلمہ طیبہ

ایمان

ایمان لغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے، اور دین کی خاص اصطلاح میں خیر رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾
[الانبیاء: ۲۵]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔
(انبیاء: ۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾
[الأنفال: ٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو قویٰ تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔
(انفال: ۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ لَا يَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾
[النساء: ۱۷۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی ان کی دیکھیری فرمائیں گے)۔
(نساء: ۱۷۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾
[المؤمن: ۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔
(مؤمن: ۵۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾
[الأنعام: ۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی اُن انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔
(انعام: ۸۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾
[البقرة: ۱۶۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔

(بقرہ: ۱۷۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[الانعام: ۱۶۲]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بیشک میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالنے والے ہیں۔

(انعام: ۱۶۵)

احادیث نبویہ

﴿ ۱ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔
رواہ مسلم، باب بیان عدد شعب الایمان..... رقم: ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کہنا ہے اور اذنی شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (مسلم)

فائدہ: حیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان کو غلط کام سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکتی ہے۔

﴿ ۲ ﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِثْقَالَ مِثْقَلَةٍ مِنَ الْكَلِمَةِ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ۔
رواہ احمد ۶/۱

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کر لے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور

انہوں نے اُسے رد کر دیا تھا وہ کلمہ اس شخص کے لئے نجات (کاذب) ہے۔ (مسند احمد)

﴿3﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: جِدُّوا إِيمَانَكُمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ نَجِدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: اكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رواہ احمد والطبرانی واسناد احمد حسن، الترغیب ۱/۵۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو کثرت سے کہتے رہا کرو۔ (مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿4﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن

غریب، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: ۳۳۸۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دار و مدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ کو افضل دعا اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظاہر حق)

﴿5﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا قُتِبَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُفْقِصَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَايِرَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب دعاء ام سلمة رضى الله عنها، رقم: ۳۵۹۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے یقینی طور پر آسمان کے

وَأَنْ زُنِيَ وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغَمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ . رواه البخاری باب الثیاب البیض، رقم ۵۸۲۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے عَلٰی الرَّغْمِ وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: عَلٰی الرَّغْمِ عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ کام ناگوار بھی ہو اور تم اس کا گناہ بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہوگا جبکہ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابوذر کو کتنا ہی ناگوار گزرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اب اگر اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے تو ایمان کے تقاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرا لے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما کر بغیر کسی عذاب کے ہی یا گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے مراد پورے دین و توحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿۸﴾ عَنْ حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَذْرُسُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَذْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسْكٌ وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَنْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ يَقُولُونَ أَذْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَنْحُنْ نَقُولُهَا. قَالَ صَلَةُ بْنُ رُقْرُقٍ

لِحُدَيْفَةَ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذَرُونَ مَا صَيَّامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسْكٌ؟
فَاعْرِضْ عَنْهُ حُدَيْفَةُ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُدَيْفَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ
فَقَالَ: يَا صِلَّةُ تُنَجِّهِنَّ مِنَ النَّارِ۔ رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ٤٧٣/٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش و نگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ و حج کیا چیز۔ ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے ان کے تیسری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صلہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿9﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِهِ يُصِيبُهُ قَبْلَ ذَلِكَ مَا أَصَابَهُ.

رواه البزار والطبرانی ورواه رواة الصحيح، الترغيب ٤١٤/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک دن (یوم قیامت) ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگرچہ اس کو کچھ نہ کچھ سزا پہلے بھگتنا پڑے۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿10﴾ عَزَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوحٍ ابْنِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُوحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنِّي أَوْصِيكَ بِأَتْنَتَيْنِ وَأَنْتَ هَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. أَوْصِيكَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِنَّهَا لَوْ وَضَعْتَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَوُضِعَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلَقَةً لَقَصَمْتُهُنَّ

حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللَّهِ، وَقَوْلُ! سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ، وَبِهَا تُقَطَّعُ أَرْزَاقُهُمْ، وَأَنْتَ هَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ، الشِّرْكَ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّهُمَا يَنْجُبَانِ عَنِ اللَّهِ. (الحديث) رواه البيهقي في معجمه محمد بن اسحاق وهو مدلس وهو ثقة وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٩٢/١٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان وزمین کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان وزمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی وی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا رَجُلٌ يَخْضَرُهُ الْمَوْتُ إِلَّا وَجَدَهُ رَوْحُهُ لَهَا رَوْحًا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه أبو يعلى ورجالهم رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٦٧/٣

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلے وقت اس کلمہ کی بدولت ضرور راحت پائے گی اور کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (وہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے) (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبْزُنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَبِزُنُ بُرَّةٌ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَبِزُنُ مِنَ الْخَيْرِ ذُرَّةً.

(وہو جزء من الحديث) رواه البخارى، باب قول الله تعالى: لما خلقت بيدي، رقم: ٧٤١٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 13 ﴾ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيلٍ أَمَا يُعْزَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَكُونُونَ لَهَا. رواه احمد ٤١٦

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: روئے زمین پر کسی شہر، گاؤں، صحرا کا کوئی گھریا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرمادیں، ماننے والے کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والے کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 14 ﴾ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرَ نَاعِمْرُ بْنُ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَسْأَلُ طَوِيلًا وَحَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ أَنَّهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا يُعَدُّ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ قُلْتُ، لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوُمْتُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: أُنْصُطُ بِمِثْلِكَ فَلَا بَايَعَكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ

بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ
الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ
سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى بِلَکِ الْحَالِ
لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَذْرَى مَا خَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا
تَضَحِيَنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسْنُوا عَلَى الثَّرَابِ سَنًا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي
قَلْدَرٌ مَا تَنْحَرُ جُزُورٌ وَيُقَسِّمُ لَحْمَهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرْ مَاذَا أَرَا جَعِ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

رواہ مسلم، باب: کون الإسلام یهدم ما قبله.....، رقم ۳۲۱

حضرت ابن شہابہ مہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کئے ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جبکہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدا نخواستہ) میں اس حال پر مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اپنا ہاتھ مبارک بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک

کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔ یہ دُور وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر مر جاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہو جائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی داویلا اور شور و غب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہو جاؤ) تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔ (مسلم)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ۔ رواه مسلم، باب غلط تحريم الغلول رقم: ۳۰۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ (مسلم)

﴿ 16 ﴾ عَنْ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَنَحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ قَدْ جِئْتُمْ بِالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَاسْلِمُوا تَسْلَمُوا۔ (وهو بعض الحديث) رواه الطبرانی وفيه حرب

بن الحسن الطحان وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ۲۵۰/۶

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تمہارے پاس دنیا و آخرت (کی بھلائی) لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کر لو، سلامتی میں آ جاؤ گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 17 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُقِفَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! إِذَا خَلَّ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرَدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ، ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى شَيْءٍ.

رواہ البخاری، باب کلام الرب تعالیٰ یوم القیامۃ رقم: ۷۵۰۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی (ایمان) ہو، (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمائیں گے) اور وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرما دیجئے جس کے دل میں ذرا سا بھی (ایمان) ہو۔ (بخاری)

﴿ 18 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا قِدَاسُودُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّبِيلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟

رواہ البخاری، باب تفاضل اهل الايمان في الاعمال، رقم: ۲۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا ہے بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ جل کر سیاہ فام ہو گئے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح (فوری طور پر تروتازہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد مل کھایا ہوا نکلتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 19 ﴾ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَرَّكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ نَكَ سَيِّئَتِكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.

(الحديث) رواه الحاكم و صححه، ووافقه الذهبي ١٤٠١٣/١

حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔ (مسند رک حاکم)

﴿ 20 ﴾ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا.

رواه مسلم، باب الدليل على أن من رضى بالله رباً برقم: ١٥١

حضرت عباس بن عبد المطلب ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اُسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد ﷺ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہوگئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہو گیا۔

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكُونَ أَنْ يَكُونَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكُونُ أَنْ يُقْدَفَ فِي النَّارِ.

رواه البخاری، باب خلاوة الايمان، رقم: ١٦

حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ، وَأَبْغَضَ اللَّهَ، وَأَعْطَى اللَّهَ، وَمَنَعَ اللَّهَ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.

رواہ ابو داؤد، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه، رقم: ۴۶۸۱

حضرت ابو اُمَامَہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔

(ابوداؤد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا بَيْنَ ذَرٍّ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيْ هَوَى الْإِيمَانِ أَوْ ثَقِيَ؟ قَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمَوَالَاةُ فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۷۰/۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ذرؓ سے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (لہذا آپ ﷺ ہی ارشاد فرمائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے باہمی تعلق و تعاون ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض و عداوت ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترک تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے تقاضے سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماتحت ہو۔

﴿ 24 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِنِي وَرَأَى مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِنِي وَلَمْ يَرِنِي سِنْعَ مِرَارٍ.

رواہ احمد ۱۰۵/۳

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارکباد اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور

(مسند احمد)

پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو سات بار مبارکباد۔

﴿ 25 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِيمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ بَيْنَا لِمَنْ رَأَاهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بَغِيبٍ ثُمَّ قَرَأَ: "الَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ"۔ رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢٦٠/٢

حضرت عبدالرحمان بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؐ کے سامنے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبداللہؐ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! سب سے افضل ایمان اس شخص کا ہے جس کا ایمان بن دیکھے ہو۔ پھر اس کے ثبوت میں انھوں نے یہ آیت پڑھی "الَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ" سے یُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ تک۔ ترجمہ: اَلَمْ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں، یقینوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مسند رکھام)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَفَيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي۔ رواه احمد ١٥٥/٣

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ رَاكِبَانِ، فَلَمَّا رَأَاهُمَا قَالَ: كُنْدِيَانِ مَذْحِجِيَانِ حَتَّى آتِيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ

مَذْجٍ، قَالَ قَدْ نَا إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا لِيَبَايَعَهُ، قَالَ فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ رَأَاكَ فَاَمَّنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ مَاذَا لَهُ؟ طُوبَى لَهُ، قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرَ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيَبَايَعَهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ أَمَّنَ بِكَ وَصَدَّقَكَ وَاتَّبَعَكَ وَلَمْ يَرَكَ قَالَ: طُوبَى لَهُ ثُمَّ طُوبَى لَهُ ثُمَّ طُوبَى لَهُ، قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ.

رواہ احمد ۱۵۲/۴

حضرت ابو عبد الرحمن جعفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ دو سوار (سائے سے آتے) نظر آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کنذہ اور قبیلہ مذجج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو وہ قبیلہ مذجج کے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک شخص بیعت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے۔ جب انہوں نے آپ کا دست مبارک ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمائیے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک باد ہو۔ یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ پھر دوسرے شخص آگے بڑھے انہوں نے بھی بیعت کے لئے آپ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمائیے اس کو کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو، انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ (مسند احمد)

﴿28﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَذَبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْذِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ. رواه البخاری، باب تعلیم الرجل امته واهله، رقم: ۹۷

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے

ہیں جن کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہرا لکھا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھے تو اسے دس گنا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرے تو اسے بیس گنا ثواب ملے گا۔

(مظاہر حق)

﴿ 29 ﴾ عَنْ أَوْسَطَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامِي هَذَا غَامَ الْأَوَّلِ، وَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَلُوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ أَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُوْتْ أَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِينِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ أَوْ الْمُعَافَاةِ. رواه احمد ۳/۱

حضرت اوسطؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ ﷺ میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکرؓ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِينِ وَالزُّهْدِ وَأَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ. رواه البيهقي ۴۲۷/۷

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتدا یقین اور دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بربادی کی ابتدا بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔ (بیہقی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ أَنْكُمُ كُنْتُمْ

تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تَرْزُقُ الطَّيْرُ تَغْذُو خِمَا صَا وَتَرْزُحُ بِطَانًا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی التوکل علی اللہ، رقم: ۲۳۴۴

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے لگو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَ كَنَّهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنَمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ اغْرَابِي، فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَلَا تَأْ، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

رواہ البخاری، باب من علق سيفه بالشجر.....، رقم: ۲۹۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو پہر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کیکر کے درخت زیادہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ صحابہ درختوں کے سائے کی تلاش میں ادھر ادھر پھیل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تلوار لٹکادی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سائے میں) سو گئے۔ اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچے) تو آپ کے پاس ایک دیہاتی (کافر) موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سوراہا تھا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ

سے کہا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔
(بخاری)

﴿ 33 ﴾ عَنْ صَالِحِ بْنِ مَسْمَارٍ وَجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ: مَا أَنْتَ يَا حَارِثُ بْنُ مَالِكٍ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ حَقًّا، قَالَ: فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِي مِنَ الدُّنْيَا، وَأَسْتَهْزِئُ لَيْلِي، وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي جِئْتُ يُجَاءُ بِهِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي أَسْمَعُ عَوَاءَ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُؤْمِنٌ نَوَّرَ قَلْبُهُ.

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ، باب الایمان والاسلام ۱۲۹/۱۱

حضرت صالح بن مسمار اور حضرت جعفر بن برقانؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالکؒ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا سچے مؤمن ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سچا مؤمن ہوں۔ آپ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کر لیا کہ میں سچا مؤمن ہوں۔ عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے) کہ میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹا لیا ہے، رات کو جاگتا ہوں، دن کو پیاسا رہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث!) ایسے مؤمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق)

﴿ 34 ﴾ عَنْ مَاعِزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَخِدْعُهُ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حُجَّةُ بَرَّةٍ، تَفْضُلُ سَائِرِ الْعَمَلِ كَمَا بَيَّنَّ مَطْلَعُ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا.

رواہ احمد ۳۴۲/۴

حضرت ماعزؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو اکیلے ہیں پھر جہاد کرنا پھر مقبول حج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتنا فرق ہے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ السُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ بَعْنَى: التَّقْطُلِ.

رواہ ابو داؤد، باب النہی عن کثیر من الارفاه رقم: ۴۱۶۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس سے مراد تکلفات اور زیب و زینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: فَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: تَهْجُرُ السُّوءَ.

(وہو بعض الحدیث) رواہ احمد ۱۱۴۱۴

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم بُرائی کو چھوڑ دو۔ (مسند احمد)

﴿ 37 ﴾ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُلُّ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرُكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ.

رواہ مسلم، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: ۱۵۹

حضرت سفیان بن عبد اللہ التقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجئے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس سلسلے میں مجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس بات پر قائم رہو۔ (مسلم)

فائدہ : یعنی اول تو دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لاؤ پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان و عمل وقتی نہ ہو بلکہ پختگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (مظاہر حق)

﴿ 38 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيُخْلَقُ فِي جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يُخْلَقُ الثَّوْبُ الْخَلْقُ فَاَسْأَلُوا اللَّهَ أَنْ يُجَدِّدَ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ. رواه الحاكم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين ورواه مصريون ثقات، وقد احتج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ٤/١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔

(متدرک حاکم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ.

رواه البخاری، باب الخطا والنسيان في العتاقة رقم: ٢٥٢٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (اُن) وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کر لیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔

﴿ 40 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَسْأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ: أَوْقَدْ وَجَدْتُمْوه؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ. رواه مسلم، باب بيان الوسوسة في الإيمان رقم: ٣٤٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی جب یہ وسوسے و خیالات تمہیں اتنے پریشان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوارا نہیں تو یہی تو کمال ایمان کی نشانی ہے۔ (نووی)

﴿ 41 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوْا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا. رواه أبو يعلى بإسناد جيد قوى، الترغيب ٤١٦/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔ (ابویعلیٰ، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب الدليل على أن من مات، رقم: ١٣٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ حَقٌّ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه أبو يعلى في مسنده ١٥٩/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (ابویعلیٰ)

﴿ 44 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَنْ أَقْرَأَنِي بِالتَّوْحِيدِ دَخَلَ حِصْنِي وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي آمِنَ مِنْ عَذَابِي .

رواہ الشیرازی و هو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲/۲۴۳

حضرت علیؓ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ مَكْحُولٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يُحَدِّثُ قَالَ : جَاءَ شَيْخٌ كَبِيرٌ هَرَمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! رَجُلٌ غَدَرٌ وَفَجَرٌ وَلَمْ يَدْعُ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً إِلَّا اقْطَعَهَا بِمِئِينَهِ ، لَوْ قَسِمْتُ عَطِيشَتُهُ بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَا وَبَقْتُهُمْ ، فَهَلْ لَكَ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَسَلَمْتَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَإِنَّ اللَّهَ غَافِرٌ لَكَ مَا كُنْتَ كَذَلِكَ وَمُبْدِلٌ سَيِّئَاتِكَ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَغَدَرَاتِي وَفَجَرَاتِي ؟ فَقَالَ : وَغَدَرَاتِكَ وَفَجَرَاتِكَ ، فَوَلَّى الرَّجُلُ يَكْبُرُ وَيُهْلِلُ .

التفسير لابن كثير ۳/۳۴۰

حضرت مکحولؓ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں بھنویں اس کی آنکھوں پر آ پڑی تھیں اس نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بد عہدی، بدکاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کر دیئے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کر دیں تو کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! میں کلمہ شہادت ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر رہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بد عہدیاں اور بدکاریاں معاف فرماتے رہیں گے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدلے دیں گے۔ اس بوڑھے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری تمام بد عہدیاں اور بدکاریاں معاف؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بد عہدیاں اور بدکاریاں معاف ہیں۔ یہ سن کر وہ بڑے میاں اللہ اکبر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس

چلے گئے۔

(تفسیر ابن کثیر)

﴿46﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلَصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتَنْكِرُونَ هَذَا شَيْئًا؟ أَظْلَمَكُمْ كَتَبْتَنِي السَّافِظُونَ؟ يَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَمْ غَدِرْ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرِجُ بَطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: أُخْضِرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ: فَتَوَضَّعَ السِّجِلَّاتِ فِي كِفَّةٍ وَالْبَطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَتَقَلَّبَتِ الْبَطَاقَةُ، وَلَا يَنْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب ما جاء فیمن یموت.....، رقم: ۲۶۳۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رُؤُوسِ و بلائیں گے اور اس کے سامنے اعمال کے نانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حدنگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو ٹکوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفاتر کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفاتر کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفاتر والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔

(ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا إِلَّا خَجَبَتْهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفِي رَوَايَةٍ: لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أُذْخِلَ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ فِيهِ.

رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۶۵/۱

حضرت ابو عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں“ کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمہ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔

فائدہ: شارحین حدیث دیگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی

احادیث کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرما کر یا گناہوں کی سزا دے کر۔

﴿ 48 ﴾ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ، أَوْ تَطْعَمَهُ.

(وہو بعض الحديث) رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من مات ہرقم: ۱۴۹

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

﴿ 49 ﴾ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَدَلُ بِهَا لِسَانُهُ وَأَطْمَأَنَّ بِهَا قَلْبُهُ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴۱/۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیبہ کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہوگئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ لَهَا.

رواہ احمد ۲۲۹/۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ کہے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 51 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَلَا مَا قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَدَقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذَا يَتَكَلَّمُوا، وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا.

رواہ البخاری، باب من خص بالعلم قوماً.... رقم: ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی گھوڑے پر سوار تھے فرمایا: معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول

حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انھوں نے عرض کیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ سَعْدُكَ (اللہ کے رسول حاضر ہوں) تین بار ایسا ہی ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخر کار اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر دی۔ (بخاری)

فائدہ: جن احادیث میں صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہونا مذکور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سیٹھ ہوئے ہے جس نے سچے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی مکمل طور پر دین اسلام کے مطابق ہوگی۔ (مظاہر حق)

﴿ 52 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ.

(وہو بعض الحلیث) رواہ البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم: ۶۵۷۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے۔ (مسند احمد)

﴿ 53 ﴾ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَشْهَدُ عِنْدَ اللَّهِ لَا يَمُوتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلَكَ

فی الجنۃ .

(الحديث) رواه احمد ۱۶/۴

حضرت رفاعة جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ سچے دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۷۲/۱

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے، وہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ (مسند رک حاکم)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَّاضِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةٌ، عَلَى اللَّهِ كَرِيمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللَّهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَّقَتْ دَمَهُ وَأَخْرَجَتْ مَالَهُ وَلَقِيَ اللَّهَ غَدًا فَحَاسِبُهُ.

رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱۷۴/۱

حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا قیمتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے سچے دل سے کہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہے گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس فرمائیں گے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہوگی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اُسے قتل کیا جائے گا اور نہ اُس کا مال لیا جائے گا۔

﴿ 56 ﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُصَدِّقَ قَلْبُهُ لِسَانَهُ دَخَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. رواه ابو يعلى ٦٨/١

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابو یعلیٰ)

﴿ 57 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبَشِّرُوا وَبَشِّرُوا مَنْ وَرَاءَكُمْ أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواہ احمد والطرینی فی الکبیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ١٥٩/١

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص سچے دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مجمع البحرين فی زوائد المعجمین ٦/١ ٥ قال المحقق: صحيح لجميع طرقه

حضرت ابو وراء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مجمع البحرين)

﴿ 59 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا عَارِضَتِي الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا فَلَا تَهْ أَسْطَرِبُ بِالذَّهَبِ: السُّطْرُ الْأَوَّلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ

اللَّهُ، وَالسَّطْرُ الثَّانِي مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا كَلَّنَا وَبَخَّعْنَا وَمَا خَلَقْنَا خَيْرَنَا، وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ أُمَّةٌ مُدْبِئَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ. رواه الرافعي وابن النجار وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٦٤٥/١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“۔ دوسری سطر ”جو ہم نے آگے بھیج دیا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھاپی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھالیا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا“۔ تیسری سطر ”أمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔“ (رافعی، ابن نجار)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَنْ يُؤَافِيَ عَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ. رواه البخاري، باب العمل الذي يتبع به وجه الله تعالى، رقم ٦٤٢٣

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اس طرح سے کہتا ہوا آئے کہ اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا مندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔ (بخاری)

﴿ 61 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَخُذَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَارَقَهَا وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٣٣٢/٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو اکیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحب مال تھا تو) زکوٰۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھے۔ (متدرک حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار

کی ہو۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيفَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَغَيْنَهُ نَاطِرَةً. (الحديث) رواه احمد ١٤٧/٥

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا اور اپنے دل کو (کفر و شرک) سے پاک کر لیا، اپنی زبان کو سچا رکھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اُس کو اللہ کی یاد سے اور اُس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ بُرائی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔ (مسند احمد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهِ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رواہ مسلم، باب الدلیل علی من مات رقم ۲۷۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ. عمل اليوم واللیة للنسائی، رقم ۱۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی۔ (عمل اليوم واللیة)

﴿ 65 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر واستنادہ لا بأس بہ، مجمع الزوائد ۱/۱۶۴

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہوگئی۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ سَمِعْتَ مِنْذُ اللَّيْلَةِ حِسًّا؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ فَأُبَشِّرُهُمْ، قَالَ: دَعُهُمْ فَلْيَسْتَبِقُوا الصِّرَاطَ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ۵۹/۲۰

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہٹ سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تا کہ (اعمال کے) راستہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔
(طبرانی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا مُعَاذُ! أَلَدْرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمَ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحديث) رواه مسلم، باب الدليل على أن من مات، رقم: ۱۴۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (مسلم)

﴿ 68 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ خَفِيفُ الظَّهِرِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر وفی اسنادہ ابن لہیعۃ مجمع الزوائد ۱/۱۶۷ ابن لہیعۃ صدوق، تہذیب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور نہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دو گناہوں کا بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا پھلکا حاضر ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَّذِرْ حَرَامَ أَذْخَلَ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۱۶۵

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی کے ناحق خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)



غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محض ان کے اعتماد پر یقینی طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی لذتوں، انسانی مشاہدوں اور مادی تجربوں کو چھوڑ دینا۔
اللہ تعالیٰ، اُس کی صفات عالیہ، اُس کے رسول اور تقدیر پر ایمان

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُؤْاُ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَآءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾

(جب یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی بھی نیکی (و کمال) نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر یقین رکھے اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھے اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دے اور نماز کی پابندی کرے اور زکاۃ بھی ادا کرے اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ، اُن کے یہ اخلاق بھی ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کر لیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگدستی میں، بیماری میں اور لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو متقی کہا جاسکتا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ط هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ذَلِكُنَّ يُتَوَفَّكُونَ﴾ (فاطر: ۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی پہنچاتا ہو، اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جا رہے ہو۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَدْنِعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط أَنِّي يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً ط وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الانعام: ۱۰۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والے ہیں، ان کی کوئی اولاد کہاں ہو سکتی ہے جبکہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۚ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو مٹی تم غورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو، کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔
(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۚ ۞ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ﴾

[الواقعة: ۶۳، ۶۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ، کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو، یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔
(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۚ ۞ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۚ لَوْلَا نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۚ ۞ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۚ ۞ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ﴾

[الواقعة: ۶۸-۷۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے برسایا، یا ہم اس کے برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کر دیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلاگاتے ہو، اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذرائع سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔
(واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ۚ ۞ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ۞ ذَلِكُمْ اللَّهُ فَاتَىٰ تَوْفَكُونَ ۚ ۞ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ۚ ۞ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا ۚ ۞ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ۞ ذَلِكُمْ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۚ ۞ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ السُّجُودَ لِيَهْتَزُّوا بِهَا فَبِئْسَ الظَّلْمُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ ۞ قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۚ ۞ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۚ ۞ قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۚ ۞ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ ۞ فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ ۚ ۞ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۚ ۞ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ ۚ ۞ وَجَنَّاتٍ مِنْ أَغْنَابٍ ۚ ۞ وَالزَّيْتُونِ ۚ ۞ وَالرُّمَّانِ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُشْتَبِهٍ ۚ ۞ انْظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ ۞ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

[الانعام: ۹۵-۹۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ بیچ اور گھٹلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالتے والے ہیں اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اُس نے تمہارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندھیروں میں، خشکی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنہوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بیشک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سوچہ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسمان سے پانی اتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی، پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے تو بالکل کچا اور بد مزہ ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بیشک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلْيَلِلِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الحجۃ: ۳۶، ۳۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی

بڑائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جاثیہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِنْ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَتُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران: ۲۶/۲۷]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا کیجئے کہ اے اللہ، اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کر دیں۔ ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کر دیتے ہیں جس سے دن بڑا ہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کر دیتے ہیں جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکالتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکالتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظِلْمٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

[الانعام: ۵۹/۶۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں، اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں، اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح محفوظ میں لکھی

جا چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تاکہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔ آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے، وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَغْنِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَاللَّهُ غَنِيٌّ غَنِيًّا فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ [الانعام: ١٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنا لوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں، اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ﴾ [الحجر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَتَتَفَتُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةُ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾ [النساء: ١٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَايِنٍ مِّنْ ذَاتِ بَأْسٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [المنكوت: ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدر کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی، اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں۔ (منکوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مِّنَ اللَّهِ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيَكُم بِهِ ط أَنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَضِلُّونَ﴾

[الانعام: ۴۶]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمائیے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بد عملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو سمجھ نہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رنجی کرتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيَكُم بِضِيَاءٍ ط أَوْ أَفْلَا تَسْمَعُونَ﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيَكُم بِاللَّيْلِ تَسْكُنُونَ فِيهِ ط أَفَلَا تَبْصُرُونَ﴾

[القصص: ۷۱، ۷۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟ (قصص)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَغْلَامِ﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ط أَوْ يَوْمَ يُفْهَنُ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفَى عَنْ كَثِيرٍ﴾

[الشورى: ۳۲-۳۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیں اور وہ جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت پر دلالت کے لئے ہر صابروشا کرمومن کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اگر وہ چاہیں تو

ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تودر گز رہی فرمادیتے ہیں۔
(شوری)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا ط يَجْعَالُ آوِيْنِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَآلْنَا لَهُ
الْحَدِيْدَ﴾ [سبا: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔
چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر شیخ کیا کرو۔ اور یہی حکم پرندوں کو
دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا تھا۔
(سبا)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُوْنَهُ مِنْ
دُوْنِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ﴾ [الفصص: ۸۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قارون کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سمیت زمین
میں دھنسا دیا۔ پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے اس کو بچا لیتی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچا سکا۔
(قصص)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَآوَا حَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِب بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَانْفَلَقَ فَكَانَ
كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ﴾ [الشعراء: ۶۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنی لٹھی کو دریا پر مارو۔
چنانچہ لٹھی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد دریاں کھل گئیں) اور
ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑا پہاڑ۔
(شعراء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ﴾ [القمر: ۵۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھپکنے کی طرح پورا
ہو جاتا ہے۔
(قمر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ﴾ [الاعراف: ۵۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ (اعراف)

[اعراف: ۵۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر نبی نے آکر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لائق نہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ

[لقمن: ۲۷]

سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کثرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کئے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کئے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (لقمن)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

[التوبة: ۵۱]

الْمُؤْمِنُونَ﴾

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی۔ وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (لہذا اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ

فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ط يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ط وَهُوَ الْعَفْوَ الرَّحِيمُ﴾

[یونس: ۱۰۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے

والا نہیں بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ (یونس)

احادیث نبویہ

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جَبْرِئِيلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدِّثْنِي مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ

(وہو قطعہ من حدیث طویل)۔ رواہ احمد ۳۱۹/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے تراؤ پر ایمان لاؤ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ.

(الحلیث) رواہ البخاری، باب سؤال جبریل علیہ السلام النبی ﷺ، رقم: ۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اُس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد دوبارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو اور حق مانو۔ (بخاری)

﴿ 72 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، قِيلَ لَهُ أَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَمَنَّيْتَ شِئْتَ.

رواہ احمد وفی اسنادہ شهر بن حوشب وقد وثق، مجمع الزوائد ۱۸۲/۱

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَمَةً بَابُ آدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَمَةً، فَأَمَّا لَمَمَةُ الشَّيْطَانِ فَإِنْعَادُ بِالْشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَمَةُ الْمَلِكِ فَإِنْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَ فَلْيَعْتَوِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ الْآيَةَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ومن سورة البقرة، رقم: ۲۹۸۸

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ بُرائی پر اور حق کو جھٹلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے۔ لہذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ”شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اکساتا ہے۔“ (ترمذی)

﴿ 74 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَجِلُّوا اللَّهَ يَغْفِرْ لَكُمْ.

رواہ احمد ۱۹۹/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عظمت دل میں بٹھاؤ وہ تمہیں بخش دیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالُمُوا، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي اكْسُوكُمْ، يَا عِبَادِي! أَنْتُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا صِرْطِي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ، كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبٍ وَرَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ، كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبٍ وَرَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُخْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ بِهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ۶۵۷۲

حضرت ابو ذرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں لہذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب اُس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم

میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، اُس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے، (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دے دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں، پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے تقاضے سے ہوا)۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَخْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

رواہ مسلم، باب فی قوله علیہ السلام: ان الله لا ینام.....، رقم: ۴۴۵۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور سونا ان کی شان کے مناسب (بھی) نہیں، (۲) روزی کو کم اور کشادہ فرماتے ہیں۔ (۳) اُن کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے، (۴) دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اور (۵) (ان کے اور مخلوق کے درمیان) پردہ اُن کا نور ہے۔ اگر وہ یہ پردہ اٹھا دیں تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے ان کی ذات کے انوار سب کو جلا ڈالیں۔ (مسلم)

﴿77﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ مِنْذُ يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًا قَدْ مَنِيَهُ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُوْرًا،

مَا مِنْهَا مِنْ نُورٍ يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَّا اخْتَرَقَ. مصابيح السنة للبغوی وعدہ من الحسان ۳۱/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں برابر کئے کھڑے ہیں نظر اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور پروردگار کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، ہر پردہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ (مصاحح السنۃ)

﴿ 78 ﴾ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَبْرِئِيلَ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ فَأَنْتَفِضَ جِبْرِئِيلُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نُورٍ لَوْ دَخَلْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَا خَشَرْتُ. مصابيح السنة للبغوی وعدہ من الحسان ۳۰/۴

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبریل علیہ السلام کانپ اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ (مصاحح السنۃ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغْنُضُهَا نَفَقَةٌ، سَخَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْنُضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْيَمِيزُ أَنْ يَنْخَفِضَ وَيَرْفَعُ. رواه البخاری، باب قوله وكان عرشه على الماء، رقم: ۴۶۸۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، تقدیر کے اچھے برے فیصلوں کا تر از و ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (بخاری)

﴿ 80 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلْكُكَ الْآرِضِ؟

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ ملک الناس، رقم: ۷۳۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لیں گے اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلِكٌ وَاصِعٌ جَنَّتَهُ اللَّهُ سَاجِدًا، وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا عِلْمُ لَصُحُفِكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ، لَوْ دَذْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في قول

النبي ﷺ لو تعلمون رقم: ۲۳۱۲

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (عظمت الہی کے بوجھ سے) چرچراتا ہے (جیسے کہ چارپائی وغیرہ وزن سے بولنے لگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ چرچرائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنتے اور زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جڑ سے) کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

﴿ 82 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَسْعَةً وَتَسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ

الشُّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِیْظُ الْمُفِیْضُ الْحَسْبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُودُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَیْنُ الْوَلِیُّ
الْحَمِیْدُ الْمُخْصِی الْمُبْدِی الْمُعِیْدُ الْمُحْیِ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الْآخِذُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْآوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُتَنَقِّمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِی الْمَغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ
الرَّشِیْدُ الصُّوْرُ.

رواہ الترمذی وقال : هذا حدیث غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ..... رقم: ۳۵۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے
ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں۔ اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں:-

الرَّحْمَنُ	بے حد رحم کرنے والا	الرَّحِيمُ	نہایت مہربان
الْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	الْقُدُّوسُ	ہر عیب سے پاک
السَّلَامُ	ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	الْمُؤْمِنُ	امن و ایمان عطا فرمانے والا
الْمُهَيِّمُ	پوری نگہبانی فرمانے والا	الْعَزِيزُ	سب پر غالب
الْجَبَّارُ	خرابی کا درست کرنے والا	الْمُتَكَبِّرُ	بہت بڑائی اور عظمت والا
الْخَالِقُ	پیدا فرمانے والا	الْبَارِئُ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا	الْعَفَّارُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
الْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	الْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	الْفَتَّاحُ	سب کیلئے رحمت کے دروازے کھولنے والا
الْعَلِيمُ	سب کچھ جاننے والا	الْقَابِضُ	تنگی کرنے والا
الْبَاسِطُ	فراخی کرنے والا	الْخَافِضُ	پست کرنے والا
الرَّافِعُ	بلند کرنے والا	الْمُعِزُّ	عزت دینے والا

الْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	السَّمِيعُ	سب کچھ سننے والا
الْبَصِيرُ	سب کچھ دیکھنے والا	الْحَكَمُ	اٹل فیصلے والا
الْعَدْلُ	سراپا عدل و انصاف	اللطيفُ	بھیدوں کا جاننے والا
الْخَبِيرُ	ہر بات سے باخبر	الْحَلِيمُ	نہایت بردبار
الْعَظِيمُ	بڑی عظمت والا	الْغَفُورُ	بہت بخشنے والا
الشَّكُورُ	قدر دان (تھوڑے پر بہت دینے والا)	الْعَلِيُّ	بلند مرتبہ والا
الْكَبِيرُ	بہت بڑا	الْحَفِيفُ	حفاظت کرنے والا
الْمُقِيتُ	سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا	الْحَسِيبُ	سب کے لئے کافی ہو جانے والا
الْجَلِيلُ	بڑی بزرگی والا	الْكَرِيمُ	بے مانگے عطا فرمانے والا
الرَّقِيبُ	گنہگار	الْمُجِيبُ	قبول فرمانے والا
الْوَاسِعُ	وسعت رکھنے والا	الْحَكِيمُ	بڑی حکمتوں والا
الْوَدُودُ	اپنے بندوں کو چاہنے والا	الْمَجِيدُ	عزت و شرافت والا
الْبَاعِثُ	زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا	الشَّهِيدُ	ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے
الْحَقُّ	اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود	الْوَكِيلُ	کام بنانے والا
الْقَوِيُّ	بڑی طاقت و قوت والا	الْمَتِينُ	بہت مضبوط
الْوَلِيُّ	سرپرست و مددگار	الْحَمِيدُ	تعریف کا مستحق
الْمُحْصِي	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا	الْمُبْدِي	پہلی بار پیدا کرنے والا
الْمُعِيدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	الْمُحْيِي	زندگی بخشنے والا
الْمُؤِثِّتُ	موت دینے والا	الْحَيُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
الْقَيُّومُ	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	الْوَاجِدُ	سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے

الْمَاجِدُ	بڑائی والا	الْوَاحِدُ	ایک
الْأَحَدُ	اکیلا	الصَّمَدُ	سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
الْقَادِرُ	بہت زیادہ قدرت والا	الْمُقْتَدِرُ	سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
الْمُقَدِّمُ	آگے کر دینے والا	الْمُؤَخِّرُ	پیچھے کر دینے والا
الْأَوَّلُ	سب سے پہلے	الْآخِرُ	سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا، کچھ نہ تھا، جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا کچھ نہ رہے گا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا۔
الظَّاهِرُ	بالکل ظاہر یعنی دلائل کے اعتبار سے اُس کا وجود بالکل ظاہر ہے	الْبَاطِنُ	لگا ہوں سے اوجھل
الْوَالِي	ہر چیز کا ذمہ دار	الْمُتَعَالِي	مخلوق کی صفات سے برتر
الْبَرُّ	بڑا احسن	التَّوَابُ	توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا
الْمُنْتَقِمُ	مجرمین سے بدلہ لینے والا	الْعَفُوُّ	بہت معافی دینے والا
الرَّؤُوفُ	بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكِ الْمُلْكِ	سارے جہاں کا مالک
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا	الْمُقْسِطُ	حقدار کا حق ادا کرنے والا
الْجَامِعُ	ساری مخلوق کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا	الْغَنِيُّ	خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
الْمُعْنِي	اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کر دینے والا	الْمَنَاعُ	روک دینے والا
الضَّارُّ	(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا	النَّافِعُ	نفع پہنچانے والا

النُّورُ	سراپا نور اور نور بخشنے والا	الْهَادِي	سیدھا راستہ دکھانے والا اور اس پر چلانے والا
الْبَدِيعُ	بلا نمونہ بنانے والا	الْبَاقِي	ہمیشہ رہنے والا (جس کو کبھی فنا نہیں)
الْوَارِثُ	سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا	الرُّشِيدُ	صاحبِ رشد و حکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے)
الصُّورُ	بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیوں دیکھتا ہے اور فوراً عذاب بھیج کر ان کو تہس نہس نہیں کر دیتا)		(ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآن کریم یا دیگر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 83 ﴾ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُسْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا مُحَمَّدُ! ائْتِنَا رَبَّنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴾ (رواہ احمد ۱۳۴/۵)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتلائیے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بے نیاز ہے، اُس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 84 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ): كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، أَمَا تَكْذِبُهُ إِبَائِي أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتَهُ، وَأَمَا شَتَمُهُ إِبَائِي أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ. (رواہ البخاری، باب قوله الله الصمد، رقم: ۴۹۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے

مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ (بخاری)

﴿ 85 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيُفْطَلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلِيُسْتَعْدَّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اللہ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔ اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کی پناہ مانگے۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

﴿ 86 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُؤْذِنُنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ اللَّهَ وَأَنَا اللَّهُمُّ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ، رقم: ۷۴۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیثِ قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 87 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَحَدٌ أَضْبَرَ عَلَى أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ، يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ ان اللہ هو الرزاق..... رقم: ۷۳۷۸

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین اس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 88 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

رواہ مسلم، باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ..... رقم: ۶۹۶۹

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ”میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے۔“ یہ تحریر ان کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

﴿ 89 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَبِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ.

رواہ مسلم، باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ..... رقم: ۶۹۷۹

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو اُس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرمانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَآخِرُ اللَّهِ تَسْعًا وَتَسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ مسلم، باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ..... رقم: ۶۹۷۴

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ. (رقم: ۶۹۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن وانس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی ان ننانوے رحمتوں کو اس دنیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سو کی سو رحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے)۔ (مسلم)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَسْنِي، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّنِي، تَبْعَنِي، إِذَا وَجَدْتُ صَبِيًّا فِي السَّنِي، أَخَذَتْهُ فَأَلَصَقَتْهُ بِطَنِيهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللَّهِ إِنْ هِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا. رواه مسلم، باب في سعة رحمة الله تعالى رقم: ۶۹۷۸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ جو نبی اُسے بچہ ملا اُس نے اُسے اٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں، خصوصاً جبکہ اُسے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جتنا رحم و پیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و پیار کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَوةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَغْرَابِي وَهُوَ فِي الصَّلَوةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَغْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَزْتَ وَابْعَا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو تنگ کر دیا (گھبراؤ نہیں! رحمت تو اتنی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی تنگ نہ ہو تم ہی اسے تنگ سمجھ رہے ہو)۔ (بخاری)

﴿ 93 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِلَّا يَسْمَعَ بَنِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ. رواه مسلم، باب وجوب الإيمان رقم: ۲۸۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دیکر مجھے بھیجا گیا ہے، اور (اسی حال پر) مر جائے تو یقیناً وہ دوزخیوں میں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 94 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِبَاحِجِكُمْ هَذَا مَثَلًا، قَالَ: فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْذِبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَأْذِبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْذِبَةِ، فَقَالُوا: أَوَلَوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالِدَّارُ: الْحَنَّةُ، وَالدَّاعِيَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرَقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم: ۷۲۸۱

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں

کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سوری ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے تمہارے ان ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک مثال ہے، اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں (لہذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سوری ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جس نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ ہی کھانا کھائے گا یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سو رہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سوری ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (لہذا وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریگا) اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (لہذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی دو قسمیں بنادیں (ماننے والے اور نہ ماننے والے)۔

فائدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے جڑا رہتا ہے۔

﴿ 95 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَنَئِي وَمَنْطَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَنْطَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِي إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثَنِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ، فَالْجَاءَ، فَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَنَجَّوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ

أَطَاعَنِي فَأَتَّبِعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.

رواہ البخاری باب الإقضاء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم: ۷۲۸۳

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں لہذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا مانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پائی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا لشکر صبح ہوتے ہی ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی (وہ نجات پا گیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھٹلادیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہو گیا)۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ عربوں میں صبح سویرے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے

سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ قُرَيْظَةَ فَكُتِبَ لِي جَوَامِعٌ مِنَ التَّوْرَةِ، أَلَا أُغَرِّضُهَا عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْني ابْنَ ثَابِتٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَرَى مَا يَوْجُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رَضِينَا بِاللَّهِ تَعَالَى رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، قَالَ: فَسَرَّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ، إِنَّكُمْ حَظِي مِنَ الْآثَمِ وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ.

رواہ احمد ۴/۲۶۵

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گذر ہوا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کر دی ہیں، اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کر دوں؟ حضرت

عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا ”رَضِينَا بِاللّٰهِ تَعَالٰی رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا“ ہم اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موسیٰ (علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً گمراہ ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا ہوں (لہذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔

(مسند احمد)

﴿ 97 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: ۷۲۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

﴿ 98 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. رواه البيهقي في شرح السنة ۲۱۳/۱، قال

النووي: حديث صحيح، رويناه في كتاب الحجة باسناد صحيح، جامع العلوم والحكم ص ۳۶۴

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

(شرح السنہ)

﴿ 99 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ إِنَّ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لَأَحَدٍ فافْعَلْ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الاخذ بالسنة..... رقم: ۲۶۷۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح وشام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 100 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَهُمْ يَقَالُوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَإِنَّا أَصَلَّيَ اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَغْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشَاءَ لَكُمْ لِي وَأَتَقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

رواہ البخاری، باب الترغيب في النكاح، رقم: ۵۰۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی کچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کہی ہیں؟

غور سے سنو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

﴿101﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ.

رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ، الترغیب ۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اُسے شہید کا ثواب ملے گا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿102﴾ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُم بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ.

رواہ الإمام مالک فی الموطاء، النہی عن القول فی القدر ص ۷۰۲

حضرت مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ (موطا امام مالک)

﴿103﴾ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَوةِ الْعَدَاةِ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْغُيُونُ وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُوَدَّعٍ فِيمَاذَا تَغْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبِشِيٌّ، فَإِنَّهُ مِنْ يَعْشُ مِنْكُمْ يَرِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُعَدِّ ثَابِتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا صَلَاحَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ.

رواہ الترمذی، وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة الجامع الترمذی

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے موثر انداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ امیر جشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔ لہذا تم ایسا زمانہ پاؤ تو میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: يَغْمِذُ أَحَدُكُمْ إِلَى خُمُرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رواه مسلم، باب تحريم خاتم الذهب، رقم: ۵۴۷۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: (کتنی تعجب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اُس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو بچ کر یا بدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھا لو! اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو میں اُس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔ (مسلم)

﴿105﴾ قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قُوِيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَلَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلِقَ أَوْغِيرُهُ فَذَهَبَتْ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَوْ بَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رواه البخاري، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا، رقم: ۵۳۴۰

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی ملاوٹ کی وجہ سے زردی تھی اس میں سے کچھ خوشبو لونڈی کو لگائی پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا، اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کاسوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار مہینے دس دن ہے۔ (بخاری)

فائدہ: خلوق ایک قسم کی مرگب خوشبو کا نام ہے جس کے اجزاء میں اکثر حصہ زعفران کا ہوتا ہے۔

﴿106﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَعَدَّدْتُ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعَدَّدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أُخْبِيتُ.

رواہ البخاری: باب علامة الحب فی اللہ رقم: ۶۱۷۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے لئے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے قیامت کے لئے نہ تو زیادہ (نفل) نمازیں نہ زیادہ (نفل) روزے تیار کئے ہیں۔ اور نہ زیادہ صدقہ، ہاں ایک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر (قیامت میں) تم ان ہی کے ساتھ ہو گے جن سے تم نے (دنیا میں) محبت رکھی۔ (بخاری)

﴿107﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّكَ لَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَإِنَّكَ لَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَا أَكُونُ فِي الْبَيْتِ فَمَا ذَكَرْتُكَ فَمَا أَضْبِرُ حَتَّى آتِي فَأَنْظُرَ إِلَيْكَ، وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْئِي وَمَوْلَاكَ، عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعَتْ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَإِنِّي إِذَا

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَمِيسَتْ أَنْ لَا أَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ رواه الطبرانی فی الصغیر والواسط ورجاله رجال الصحيح غیر عبد اللہ بن عمران العابدی وهو ثقہ، مجمع الزوائد ۶۳/۷

حضرت عاکثر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اپنی بیوی اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آجاتا ہے تو صبر نہیں آتا جب تک کہ حاضر ہو کر زیارت نہ کر لوں۔ مجھے یہ خبر ہے کہ اس دنیا سے تو آپ کو اور مجھے رخصت ہونا ہے اس کے بعد آپ تو انبیاء (علیہم السلام) کے درجہ پر چلے جائیں گے اور (مجھے اول تو یہ معلوم نہیں کہ میں جنت میں پہنچوں گا بھی یا نہیں) اگر میں جنت میں پہنچ بھی گیا تو (چونکہ میرا درجہ آپ سے بہت نیچے ہوگا اس لئے) مجھے اندیشہ ہے کہ میں وہاں آپ کی زیارت نہ کر سکوں گا تو مجھے کیسے صبر آئے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے، ”وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ“ ترجمہ: اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحاء۔

﴿108﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَشَدَّ أُهْنِي إِلَى حَبَاءٍ نَاسٍ يَكُونُونَ بَعْدِي، يُوَدُّ أَحْلَهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. رواه مسلم، باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ رقم ۷۱۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھریار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح مجھ کو دیکھ لیتے۔ (مسلم)

﴿109﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَصِلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبِّ: أَعْظِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ، وَوُجِعْتُ لِي

الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأَرْسَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخَتَمَ بَنِي النَّبِيِّينَ.

رواہ مسلم، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، رقم: ۱۱۶۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ چیزوں کے ذریعے دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دل میں میرا رعب اور خوف پیدا فرمادیتے ہیں) (۳) مالی غنیمت میرے لئے حلال بنا دیا گیا (پچھلی امتوں میں مال غنیمت کو آگ آ کر جلا دیتی تھی) (۴) ساری زمین میرے لئے مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (پچھلی امتوں میں عبادت صرف مخصوص جگہوں میں ادا ہو سکتی تھی) اور ساری زمین کی (مٹی کو) میرے لئے پاک بنا دیا گیا (تتم کے ذریعے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے) (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھے نبی بنا کر بھیجا گیا (مجھ سے پہلے انبیاء کو خاص طور پر ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) (۶) نبوت اور رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا (یعنی اب میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا)۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ مختصر الفاظ پر مشتمل چھوٹے چھوٹے جملوں میں بہت سے معانی موجود ہوتے ہیں۔

﴿110﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

(الحديث) رواه الحاكم

وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبراه ووافقه الذهبي ۴۱۸/۲

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔ (متحدک حاکم)

﴿111﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْوَفُونَ بِهِ وَيَعْبُدُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وَضَعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبَنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

رواہ البخاری، باب خاتم النبیین، رقم: ۳۵۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح کا خُسن اور خوبصورتی پیدا کی ہو لیکن گھر کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں، مکان کی خوشنمائی کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجْزِدَهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلَكَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب حديث حنظلة رقم: ۲۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بچے! میں تمہیں چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں: اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، ان کو اپنے سامنے پاؤ گے (ان کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی) جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب مدد لو تو اللہ تعالیٰ سے (ہی) لو۔ اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، اور اگر سب مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر کے) قلموں (سے سب کچھ لکھوا کر ان) کو اٹھالیا گیا ہے اور (تقدیر کے) کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ یعنی تقدیری فیصلوں میں ذرہ برابر بھی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئْهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

رواہ احمد والطبرانی ورجاله ثقات، ورواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ۴/ ۴۱۰

حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کا پختہ یقین یہ نہ ہو کہ جو حالات اس کو پیش آئے ہیں وہ آنے ہی تھے اور جو حالات اس پر نہیں آئے وہ آہی نہیں سکتے تھے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: انسان جن حالات سے بھی دوچار ہو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا اور معلوم نہیں کہ اس میں میرے لئے کیا خیر چھپی ہوئی ہو۔ تقدیر پر یقین انسان کے ایمان کی حفاظت اور وسوسوں سے اطمینان کا ذریعہ ہے۔

﴿114﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرَّشَهُ عَلَى الْمَاءِ. رواه مسلم، باب حجاج آدم وموسى صلى الله عليهما وسلم، رقم: ٦٧٤٨

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھ دیں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ خَمْسَ: مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَصْنُوعِهِ وَآثَرِهِ وَرِزْقِهِ. رواه احمد ١٩٧/٥

حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتیں لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں: اس کی موت کا وقت، اس کا عمل (اچھا ہو یا برا)، اس کے دُفن ہونے کی جگہ، اس کی عمر اور اس کا رزق۔ (مسند احمد)

﴿116﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ الْمَرْءُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. رواه احمد ١٨١/٢

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے ایمان نہ رکھے۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ بَعْثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ. رواه الترمذی، باب ما جاء ان الإيمان بالقدر برقم ۲۱۴۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، (۲) مرنے پر ایمان لائے، (۳) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِأَبِيهِ: يَا بَنِي! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، يَا بَنِي! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي.

رواہ ابو داؤد باب فی القدر برقم: ۴۷۰۰

حضرت ابو حفصہؒ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تم کو حقیقی ایمان کی لذت ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم اس کا یقین نہ کر لو کہ جو کچھ تمہیں پیش آیا ہے تم اس سے کسی طرح بھی چھوٹ نہیں سکتے تھے اور جو تمہیں پیش نہیں آیا وہ تم پر آ ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا: لکھ! اس نے عرض کیا: پروردگار کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قیامت تک جس چیز کے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس یقین کے علاوہ کسی دوسرے یقین پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا

فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ، أَيُّ رَبِّ عَلَقَةٍ، أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: أَيُّ رَبِّ ذَكَرٍ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِيئٌ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْآجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

رواہ البخاری، کتاب القدر، رقم: ۶۵۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بچہ دانی پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے وہ یہ عرض کرتا رہتا ہے: اے میرے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! اب یہ جما ہوا خون ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا ٹوٹھڑا ہے، (اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جاننے کے باوجود فرشتہ اللہ تعالیٰ کو بچے کی مختلف شکلیں بتاتا رہتا ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اس کے متعلق کیا لکھوں؟ لڑکا یا لڑکی؟ بد بخت یا نیک بخت؟ روزی کیا ہوگی؟ عمر کتنی ہوگی؟ چنانچہ ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الصبر على البلاء، رقم: ۲۳۹۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنی آزمائش سخت ہوتی ہے اس کا بدلہ بھی اتنا ہی بڑا ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو ان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ پھر جو اس آزمائش پر راضی رہا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراض ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُخْتَبِئًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ.

رواہ البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۴۷۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب ہے جس پر چاہیں نازل فرمائیں (لیکن) اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی شخص کے علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ اپنے علاقہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید پر ٹھہرا رہے اور اس کا یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے (پھر تقدیری طور پر وبا میں مبتلا ہو جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے) تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

فائدہ: طاعون ایک وبائی بیماری ہے، جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے۔ اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مر جاتے ہیں۔ طاعون ہر وبائی بیماری کو بھی کہا گیا ہے۔ (مکمل فتح الہلم) حکم یہ ہے کہ طاعون کے علاقہ سے نہ بھاگا جائے اسی وجہ سے حدیث شریف میں ثواب کی امید پر ٹھہرنے کو کہا گیا ہے۔ (فتح الباری)

﴿122﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانٍ سِنِينَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا لَمْ يَنْبِ عَلَيَّ شَيْءٌ قَطُّ أَتَيْ فِيهِ عَلَيَّ يَدَيَّ فَإِنْ لَمْ يَنْبِ لَأَمْنِي لَا يَمْنِي مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ. مصابيح السنة للبغوي وغده من الحسان ٥٧/٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع کی اور دس سال تک خدمت کی (اس عرصہ میں) جب کبھی میرے ہاتھ سے کوئی نقصان ہوا تو آپ نے مجھے کبھی اس پر ملامت نہیں فرمائی۔ اگر آپ کے گھر والوں میں سے کبھی کسی نے کچھ کہا بھی تو آپ نے فرمایا: رہنے دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ اگر کسی نقصان کا ہونا مقدر ہوتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ (مصابح السنۃ)

﴿123﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَفْسُ. رواه مسلم، باب كل شيء بقدر، رقم: ٦٧٥

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یہاں تک کہ (انسان کا) ناسمجھ اور ناکارہ ہونا، ہوشیار اور قابل ہونا بھی تقدیر ہی سے ہے۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحْسَبُ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ، إِخْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. رواه مسلم، باب الإيمان بالقدر رقم: ۶۷۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور یوں ہر مومن میں بھلائی ہے۔ (یاد رکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مدد طلب کیا کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا البتہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ ”اگر“ (کا لفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

فائدہ: انسان کا یوں کہنا ”اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا“ اُس وقت منع ہے جب کہ اس کا استعمال کسی ایسے جملہ میں ہو جس کا مقصد تقدیر کے ساتھ مقابلہ ہو اور اپنی تدبیر پر ہی اعتماد ہو اور یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کوئی چیز نہیں کیونکہ اس صورت میں شیطان کو تقدیر پر سے یقین ہٹانے کا موقع مل جاتا ہے۔

﴿125﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينُ نَفْتُ فِي رُوحِي أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي السُّطْبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوا بِمَعَاصِي اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يُلْزَمُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

(وہو طرف من الحديث) شرح السنة للبخاري ۳۰۵/۱۴، قال المحشي: رجاله ثقات وهو مرسل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا (مقرر) رزق پورا نہیں کر لیتا وہ ہرگز مر نہیں سکتا، لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف ستھرے طریقے اختیار کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تم کو رزق کی تلاش

میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کر دے، کیونکہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز ان کے قبضہ میں ہو وہ صرف ان کی فرمانبرداری ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (شرح النہ)

﴿126﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَفَافِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

رواہ ابو داؤد، باب الرجل يحلف على حقه، رقم: ۳۶۲۷

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے (افسوس کے ساتھ) حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کہا (اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مناسب تدبیر نہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں، اس لئے ہمیشہ پہلے اپنے معاملات میں سمجھداری سے کام لیا کرو پھر اس کے بعد بھی اگر حالات ناموافق ہو جائیں تو حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھو (اور اس سے اپنی دلی تسلی کر لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی ان حالات میں بھی میرے کام بنائیں گے)۔

(ابوداؤد)

موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ [الحج: ۲۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہوگا۔ جس دن تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے دودھ پیتے بچے کو دہشت کی وجہ سے بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی اور لوگ نشے کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ہی بہت سخت (جس کی وجہ سے وہ مدہوش نظر آئیں گے)۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَسْتَلْ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُصْرُونَهُمْ ط يُؤَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي

مِنْ عَذَابٍ يَوْمِيذٍ ۖ بَيْنِيهِ ۖ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۖ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُتَوْنِيهِ ۖ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا لَكُمْ يُنْجِيهِ ۖ كَلَّا ۖ ﴿المعارج: ۱۰-۱۵﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن یعنی قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھائیے جائیں گے (یعنی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے) اس روز مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو، بیوی کو، بھائی کو اور خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے اور یہ فدیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ (معارج)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۖ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۖ مَهْطِعِينَ مُقْبِعِينَ رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْلَتْ لَهُمْ هَوَاءٌ﴾
(ابراہیم: ۴۲، ۴۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ یہ ظالم لوگ کر رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کو (فوری پکڑنے کرنے کی وجہ سے) بے خبر ہرگز نہ سمجھو کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن ہیبت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ حساب کی جگہ کی طرف سر اٹھائے ہوئے دوڑے جارہے ہوں گے اور آنکھوں کی ایسی ٹلکلی بندھے گی کہ آنکھ جھپکے گی نہیں اور ان کے دل بالکل بدحواس ہوں گے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۖ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ﴾
(الاعراف: ۸، ۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس دن اعمال کا وزن ایک حقیقت ہے۔ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو وہی کامیاب ہوگا۔ اور جن کے ایمان و اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا تو یہی لوگ ہونگے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ

شُكُورٌ ۝ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۴﴾
[فاطر: ۳۳-۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اچھے عمل کرنے والوں کے لئے) جنت میں ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کو سونے کے نگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا اور وہ ان باغوں میں داخل ہو کر کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے ہر قسم کا رنج و غم دور کیا۔ بیشک ہمارے رب بڑے بخشنے والے اور بڑے قدردان ہیں جنہوں نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں داخل کیا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔
(فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ يَلْبَسُونَ مِنْ تَحْتِهَا أَلْبِسًا ۝ وَلا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلا زَجْرًا وَلا يَسْمَعُونَ فِيهَا مِمَّنْ ظَلَمَ النَّفْسَ إِذَا ظَلَمَ النَّفْسَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ فِيهَا عَنْ أَلْفَاءِهِمْ لَنُفَوِّنَّهُمْ بِمِثْلِهِمْ ۝ وَلا يَذْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۝ لَا يَذُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۝ وَوَقَّهْمُ عَذَابُ الْجَحِيمِ ۝ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۝ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾
[الدخان: ۵۱-۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پر امن مقام میں ہونگے یعنی باغوں اور نہروں میں۔ وہ لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آنسنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب باتیں اسی طرح ہوں گی۔ اور ہم ان کا نکاح، گوری اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوار ہے ہوں گے۔ وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی دوبارہ موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، یہ سب کچھ ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملا۔ بڑی کامیابی یہی ہے۔
(دخان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْآبِرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ۝ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعَمُونَ فِيهَا بِطَعَامٍ خَيْرٍ مِّنْ سَمِينٍ ۝ وَيَتَذَكَّرُونَ فِيهَا لِقَاءَ رَبِّهِمْ ۝ إِنَّهَا نَزَّاهٌ ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا

قَمَطَرِيًّا ۝ فَوَقَّهْمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَصْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَّاهُمْ بِمَا
صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُتَكَبِّينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا
زَهْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذُلَّتْ قُطُوفُهَا تَذَلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ
مِّن فِضَّةٍ وَأَنحُوبٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا مِّن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ
فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثُمَّ رَأَيْتَ
نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُدُوسٌ خُضَرٌ مُّسْتَبْرَقٌ ۝ وَخُلُوعٌ مُّأَسَّوْرٌ مِّن
فِضَّةٍ ۝ وَسَقَّاهُمْ مِنْهُم شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمُ
مُّشْكُورًا ﴿٢٢٠﴾

[الذھر: ۵-۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نیک لوگ ایسے پیالوں میں شراب پئیں گے جس میں
کا نور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور اس چشمہ کو
وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ضروری اعمال کو خلوص
سے پورا کرتے ہیں اور وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی کا اثر کم و بیش ہر کسی پر ہوگا اور وہ
اللہ تعالیٰ کی محبت میں، غریب یتیم اور یتیم کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو
محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کسی بدلے کے خواہش مند
ہیں اور نہ ”شکریہ“ کے، اور ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو دن نہایت تلخ اور
نہایت سخت ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی سختی سے
بچالیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائیں گے اور ان لوگوں کو ان کی دین میں پختگی کے
بدلے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیں گے۔ وہ وہاں اس حالت میں ہوں گے کہ جنت
میں تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور جنت میں نہ دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سخت سردی
(بلکہ فرحت بخش معتدل موسم ہوگا) اور جنت کے درختوں کے سائے ان لوگوں پر جھکے ہوئے
ہوں گے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے یعنی ہر وقت بلا مشقت پھل لے
سکیں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی چاندی
کے ہوں گے یعنی صاف شفاف ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور

ان کو وہاں ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں خشک ادراک کی ملاوٹ ہوگی جس کے چشمے کا نام جنت میں سلسبیل مشہور ہوگا اور ان کے پاس یہ چیزیں لے کر ایسے لڑکے آنا جانا کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ اور وہ لڑکے اس قدر حسین ہوں گے کہ تم ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے اور جب تم وہاں دیکھو گے تو بکثرت نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اور ان اہل جنت پر سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور ان کو چاندی کے نگین پہنائے جائیں گے۔ انھیں ان کے رب خود نہایت پاکیزہ شراب پلائیں گے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ یہ سب نعمتیں تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت و کوشش مقبول ہوئی۔

(دہر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ لَا مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ ۝ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنْشَأْنَهُمْ إِنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ أَبْنَاءَ ۝ غُرَبَاءَ ۝ أَتْرَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ﴾

[الواقعة: ۲۷-۴۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور داہنے والے، کیا ہی اچھے ہیں داہنے والے (مراد وہ لوگ ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے لئے جنت کا فیصلہ ہوگا) وہ لوگ ایسے باغات میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹے کے بیریاں ہوں گی اور اس باغ کے درختوں میں تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے اور ان باغوں میں سائے پھیلے ہوں گے اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جن کی نہ کبھی فصل ختم ہوگی اور نہ ان کے کھانے میں کوئی روک ٹوک ہوگی اور ان باغوں میں اونچے اونچے اور نیچے نیچے پھونے ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے کہ وہ ہمیشہ کنواری رہیں گی، خاوندوں کی محبوبہ اور اہل جنت کی ہم عمر ہوں گی۔ یہ سب نعمتیں داہنے والوں کے لئے ہیں اور ان کی ایک بڑی جماعت تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں سے ہوگی۔

(واقعہ)

فائدہ: پہلے لوگوں سے مراد پچھلی امتوں کے لوگ اور پچھلے لوگوں سے مراد اس امت

(بیان القرآن)

کے لوگ ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ﴾ نَزَّلَ مِنْ
عَفْوَ رَحِيمٍ ﴿[حم السجدة: ۳۱، ۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جنت میں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کو تمہارا دل
چاہے گا اور جو تم وہاں مانگو گے، ملے گا۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا جو
بہت بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالِ لِلظَّالِمِينَ لَشَرٌّ مَأْوٍ﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ
هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿وَأَخْرَجَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجَ﴾ [ص: ۵۵-۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یعنی دوزخ
جس میں وہ گریں گے۔ وہ کیسی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (موجود) ہے، یہ لوگ اس کو
چکھیں اور اس کے علاوہ اور بھی اس قسم کی مختلف ناگوار چیزیں ہیں (اُس کو بھی چکھیں)۔ (ص)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿انْطَلِقُوا إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ﴾ انْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ
شُعَبٍ ﴿لَا ظُلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ الْهَبِّ﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَافٍ قَصِيرٍ ﴿كَأَنَّهُ
جَمَلٌ صُفَّرَ﴾ [المرسل: ۲۹-۳۲]

اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے فرمائیں گے چلو اس عذاب کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ تم
دھوئیں کے ایسے سائے کی طرف چلو جو بلند ہو کر پھٹ کر تین حصوں میں ہو جائے گا جس میں نہ
سایہ ہے نہ وہ آگ کی تپش سے بچاتا ہے۔ وہ آگ ایسے انگارے برسائے گی جیسے بڑے محل، گویا
کہ وہ کالے اونٹ ہوں یعنی جب وہ انگارے اوپر کو اٹھیں گے تو محل نما معلوم ہوں گے اور جب
نیچے آ کر گریں گے تو اونٹ کے مثل معلوم ہوں گے۔ (مرسلات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ ذَلِكَ يُخَوِّفُ
اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ط يَعْبَادُ فَاتَّقُوا ﴿[الزمر: ۱۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان دوزخیوں کو آگ اوپر سے بھی گھیرے میں لئے ہوئے ہوگی اور

نیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْآثِمِينَ ۝ كَأَلْمُهْلٍ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلِيِّ الْحَمِيمِ ۝ خُذُوهُ فَاعْلَوْهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝ إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ﴾

[الدخان: ۴۳-۵۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک دوزخ میں بڑے گناہ گاروں کے لئے زَقُّوم کا درخت خوراک ہے اور وہ صورت میں کالے تیل کی پگھل کی طرح ہوگا جو پیٹ میں ایسا جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو پکڑو اور تھسیٹے ہوئے دوزخ کے پتھوں نیچ دھکیل دو اور اس کے سر پر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو (اور تمسخر کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ) لے پکھ لے۔ تو بڑا باعزت و مکرّم ہے (یعنی تو دنیا میں بڑا عزت والا سمجھا جاتا تھا اس لئے میرے حکموں پر چلنے میں شرم محسوس کرتا تھا، اب یہ تیری تقسیم ہو رہی ہے) اور یہ تمام وہی چیزیں ہیں جس میں تم شک کر کے انکار کر دیتے تھے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ وَرَّأَيْهِ جَهَنَّمُ يُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسَبِّغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَمَيَّطٍ ۝ وَمَنْ وَرَّأَيْهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ﴾

[ابراہیم: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور سرکش شخص) اب اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو (سخت پیاس کی وجہ سے) گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا (لیکن سخت گرم ہونے کی وجہ سے) آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آتی معلوم ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں (بلکہ اسی طرح سسکتا رہے گا) اور اس عذاب کے علاوہ اور بھی سخت عذاب ہوتا رہے گا۔ (ابراہیم)

احادیث نبویہ

﴿127﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ ثَبِتَ قَالَ: شَيْئِي هُوَ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الواقعة، رقم: ۳۲۹۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر بڑھاپا آگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عمّ يتساءلون اور سورہ إذا الشمس كورت نے بوڑھا کر دیا۔

فائدہ: بوڑھا اس لئے کر دیا کہ ان سورتوں میں قیامت اور آخرت اور محرموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بڑا ہولناک بیان ہے۔

﴿128﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا عُثْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتَ بِضُرْمٍ، وَوَلَّتْ حَذَاءً، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا ضَبَابَةٌ كَضَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا، وَأَنْكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا رَوَالَ لَهَا، فَاتَّقِلُوا بِخَيْرٍ مَا يَحْضُرُكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللَّهُ لَتُمْلَأَنَّ، أَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مِصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْظٍ مِنَ الرَّحَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي أَغْوَدُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا، وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ، حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا، فَسْتَخْبِرُونَ وَتُجْرَبُونَ الْأَمْوَاءَ بَعْدَنَا.

رواہ مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر، رقم: ۷۴۳۵

حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے

ہم لوگوں میں بیان کیا۔ پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جارہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہے اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو بچوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سات آدمی تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جڑے زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کر لو گے۔

﴿129﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَيْتِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَا كُمْ مَا تُوْعَدُونَ غَدًا مُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَيْتِ بَيْتِ الْعَرْفَةِ.

رواہ مسلم، باب ما یقال عند دخول القبور رقم: ۲۲۵۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری ہوتی اور رات کو تشریف لاتے تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَا كُمْ مَا تُوْعَدُونَ غَدًا مُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ

لَا هَلْ يَقْنَعُ الْعَرَفُ قَدْ تَرَجَمَهُ: اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم تم پر وہ کل آگئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما دیجئے۔ (مسلم)

﴿130﴾ عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ بِمِ تَرْجِعُ؟ رواه مسلم، باب فناء الدنيا.....، رقم: ۷۱۹۷

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْكَفَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن، باب حديث الكيس من دان نفسه.....، رقم: ۲۴۵۹

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اور نا سمجھ آدمی وہ ہے جو نفس کی خواہشوں پر چلے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں رکھے (کہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے ہیں)۔ (ترمذی)

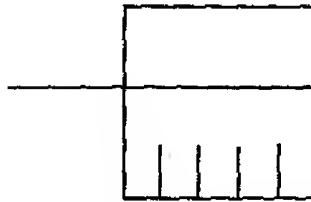
﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةِ فِقَامٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ أَكْبَسَ النَّاسَ، وَأَخْزَمَ النَّاسَ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَكْثَرُهُمْ إِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِ الْمَوْتِ، أُولَئِكَ هُمُ الْآكْفِيَاءُ، ذَهَبُوا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ.

رواه ابن ماجه باختصار، رواه الطبرانی في الصغير واسناده حسن، مجمع الزوائد، ۵۵۶/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں دس آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے نبی! لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھدار اور محتاط آدمی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو اور موت کے آنے سے پہلے سب سے زیادہ موت کی تیاری کرنے والا ہو (جو لوگ ایسا کریں) وہی سمجھدار ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت حاصل کر لی۔

﴿133﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مَرْبَعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خَطًّا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ. أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ. وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا. رواه البخاری، باب فی الامل وطلوله، رقم: ۶۴۱۷

حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مربع (چار کپڑوں والی) شکل بنائی۔ پھر اس مربع شکل میں ایک دوسری کثیر کھینچی جو اس مربع سے باہر نکل گئی۔ پھر اس مربع شکل کے اندر چھوٹی چھوٹی کثیریں بنائیں۔ جس کی صورت علماء نے مختلف لکھی ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔



اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درمیانی کثیر تو آدمی ہے اور جو (مربع کثیر) اس کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہیں وہ اس کی موت ہے کہ آدمی اس سے نکل ہی نہیں سکتا، اور جو کثیر باہر نکل رہی ہے وہ اس کی امیدیں ہیں کہ وہ اس کی زندگی سے بھی آگے ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی کثیریں اس کی بیماریاں اور حادثات ہیں۔ ہر چھوٹی کثیر ایک آفت ہے اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری پکڑ لیتی ہے اور اگر اس سے جان چھوٹ جائے تو کوئی دوسری آفت پکڑتی ہے۔ (بخاری)

﴿134﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ.

رواہ احمد با سندین و رجال احدهما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۴۰۳/۱۰

حضرت محمود بن لیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی پسند نہیں کرتا۔ (پہلی چیز) موت ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے یعنی مرنے کی وجہ سے آدمی دین کو نقصان پہنچانے والے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور (دوسری چیز) مال کا کم ہونا جس کو آدمی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت کم کرنے والی ہے۔

﴿135﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَآمَنَ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ذكر الحافظ ابن كثير هذا الحديث يطوله في البداية والنهاية ۳۰۴/۵

حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (اور اس حال میں ملے کہ) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب و کتاب پر ایمان لایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿136﴾ عَنْ أَمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ: أَلَا تَبْتَغِي لِأَضْيَافِكَ مَا يَنْتَعِي الرِّجَالُ لِأَضْيَافِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَوُودًا لَا يُجَاوِزُهَا الْمُتَّقِلُونَ فَأَحْبَبُ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِيُنْصَحَ إِلَيْكَ الْعَقَبَةُ.

رواہ البيهقي في شعب الایمان ۳۰۹/۷

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداءؓ سے عرض کیا کہ آپ اور لوگوں کی طرح اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کے لئے مال کیوں نہیں کماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک

مشکل گھائی ہے اس پر زیادہ بوجھ دالے آسانی سے نہ گذر سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھائی سے گذرنے کے لئے ہلکا بھلکا رہوں۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنْ هَانِيٍّ مَوْلَى عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيٍّ حَتَّى يَسْأَلَ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ تَذَكَّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنَ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَحَ مِنْهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فضاة القبر..... رقم: ۲۳۰۸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے اپنی ڈاڑھی کو تر کر دیتے۔ ان سے عرض کیا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر اس منزل سے نجات نہ پاسکا تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں (نیز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

﴿138﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمُ وَاسْأَلُوا اللَّهَ بِالتَّيْبَتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

رواہ ابو داؤد، باب الاستغفار عند القبر..... رقم: ۳۲۲۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو، اور یہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس کو (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدم رکھیں کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿139﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُصَلَّاهُ فَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَكْشُرُونَ قَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ لَوِ اكْتُرْتُمْ ذِكْرَ هَٰذِمِ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتِ فَاكْثَرُوا مِنْ ذِكْرِ هَٰذِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الْغُرَبَاءِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التَّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، أَمَا أَنْ كُنْتُ لَا حَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَاذٍ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ، قَالَ: فَيَتَّبِعُ لَهُ مَذَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا أَنْ كُنْتُ لَا بَعْضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَاذٍ وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ، قَالَ: فَيَلْتَمِسُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ أَصْلَاغُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ فَإِذَا دَخَلَ بَعْضُهَا فِي جُوفِ بَعْضٍ قَالَ: وَيَقْبِضُ اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ تَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَعَ فِي الْأَرْضِ مَا أَثْبَتَ شَيْئًا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسُهُ وَيَخْدَشُهُ حَتَّى يَقْطَعِي بِهِ إِلَى الْحِسَابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب حديث أكثروا ذكر هاذم اللذات، رقم: ۲۶۶۰

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے دانت ہنسی کی وجہ سے کھل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کے توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو تمہاری یہ حالت نہ ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، لہذا لذتیں ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں پردیس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تمہارا آنا مبارک ہے، بہت اچھا کیا جو تم آگئے۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے مجھے تم ان سب میں زیادہ پسند تھے۔ آج جب تم میرے سپرد کئے گئے ہو اور میرے پاس آئے ہو تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھو گے۔ اس کے بعد قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہگار یا کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہے، بہت برا کیا جو تو آیا۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تجھ ہی سے مجھے

زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے اور میرے پاس آیا ہے تو میرے برے سلوک کو بھی دیکھ لے گا۔ اس کے بعد قبر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر سزا ڈھے ایسے مُسلط کر دیتے ہیں کہ اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو اس کے (زہریلے) اثر سے قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ہو جائے، وہ اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈتے رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی)

﴿140﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَوَّجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطُّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِي الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يَذُرُّكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَقْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبُهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ، فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهَا لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهَا لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهَا لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَقْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبُسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ.

رواہ ابو داؤد، باب المسألة فی القبر.....، رقم: ۴۷۵۳

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے میں (قبرستان) گئے۔ جب ہم قبر کے پاس پہنچے جو کہ

ابھی کھودی نہیں گئی تھی، نبی کریم ﷺ (وہاں قبر کی تیاری کے انتظار میں) تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جو کسی گہری سوچ کے وقت ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ”عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو“ پھر ارشاد فرمایا: (اللہ کا مومن بندہ اس دنیا سے منتقل ہو کر جب عالم برزخ میں پہنچتا ہے، یعنی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ آدمی جو تم میں (نبی بنا کر) بھیجے گئے تھے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی یعنی تمہیں ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا، اور اس کو سچ مانا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مومن بندہ فرشتوں کے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات جب اس طرح ٹھیک ٹھیک دے دیتا ہے تو) ایک منادی آسمان سے ندا دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، لہذا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو، اُسے جنت کا لباس پہنا دو، اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو چنانچہ وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں، اور قبر اس کے لئے حدنگاہ تک کھول دی جاتی ہے (یہ حال تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے مومن کا بیان فرمایا) اس کے بعد آپ نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس (بھی) دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے اندر (بحیثیت نبی کے) بھیجا گیا تھا، تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے: ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال و جواب کے بعد) آسمان سے ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک

مُنادی آواز لگاتا ہے کہ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اُسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو (چنانچہ یہ سب کچھ کر دیا جاتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (دوزخ کے اس دروازے سے) دوزخ کی گرمی اور جلانے جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ جس کی وجہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ : فرشتوں کا کافر کو یوں کہنا کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کا فرشتوں کے سوال کے جواب میں اپنے انجان ہونے کو ظاہر کرنا جھوٹ ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے رسول اور دین اسلام کا منکر تھا۔

﴿141﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِهِمْ، آتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُهُ النَّاسُ، فَيَقَالُ: لَا ذَرْبَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمِطَارِقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصْنَعُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلْتَهُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں اور (ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جوتیوں کی آواز وہ سن رہا ہوتا ہے، اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (یہ جواب سن کر) اس سے کہا جاتا ہے کہ (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) دوزخ میں جو تمہاری جگہ ہوتی اس کو دیکھ لو، اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں جگہ دی ہے (دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے

سامنے کر دیئے جاتے ہیں) چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔ اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ وہ منافق اور کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے اس جواب پر) اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ ہی (جاننے والوں کی) پیروی کی۔ (پھر مزا کے طور پر) لوہے کے تھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے جس سے وہ اس طرح چیختا ہے کہ انسان و جنات کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا سنتی ہے۔ (بخاری)

﴿142﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ لِي الْأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ، اللَّهُ

رواہ مسلم، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان برقم: ۳۷۵، ۳۷۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا برا وقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے۔ ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل ہی خالی ہو جائے گی۔

اس حدیث کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

(مرقاۃ)

﴿143﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَوَارِ النَّاسِ..

رواہ مسلم، باب قرب الساعة برقم: ۷۴۰۲

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین آدمیوں پر ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّكَ أَرْبَعِينَ: لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيُطْلِبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّكَ النَّاسُ سَنَعٍ سِتِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ: فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَخْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَمَثِّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ، حَسَنَ عَيْشِهِمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِنَاثٍ وَرَفَعَ لِنِثَاءٍ، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَضَعُ وَيَضَعُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارِ، فَيَقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيَقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

رواه مسلم، باب فی خروج الدجال..... رقم: ۷۳۸۱

وَفِي رِوَايَةٍ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغْيِرَتْ وَجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِنْ يَأْخُذُ وَمَا جُوزَ تِسْعِمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ

(الحديث) رواه البخاری، باب قوله: وترى الناس سكارى، رقم: ۴۷۴۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے پہلے) دجال نکلے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب چالیس سے چالیس دن تھے، یا چالیس مہینے، یا چالیس سال۔ آگے حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو (دنیا میں) بھیجیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں (یعنی ان کی شکل و صورت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی)۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے (اور اس کا تعاقب کریں گے اور اس کو پکڑ کر) اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ پھر سات سال تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان (بھی) آپس

میں دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ (ملک) شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلائیں گے جس کا یہ اثر ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو (بہر حال اس ہوا سے تمام اہل ایمان ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر (بھی) چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد صرف برے لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی ہوگی (یعنی جس طرح پرندے اڑنے میں پھر تیلے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ اپنی غلط خواہشات کے پورا کرنے میں پھرتی دکھائیں گے) اور (دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے میں) درندوں والی عادات ہوں گی، بھلائی کو بھلا نہیں سمجھیں گے اور برائی کو برانہ جانیں گے۔ شیطان ایک شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا: کیا تم میرا حکم نہیں مانو گے؟ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ یعنی جو تم کہو وہ ہم کریں۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کی تعمیل کریں گے) اور اس وقت ان پر روزی کی فراوانی ہوگی، اور ان کی زندگی (بظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا، جو کوئی اس صور کی آواز کو سنے گا (اس آواز کی دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہ سکے گا بلکہ) اس کی گردن ادھر ادھر ڈھلک جائے گی۔ سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اونٹ کے حوض کوٹھی سے درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا یعنی مر جائے گا اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ہلکی سی) بارش برمائیں گے ایسی جیسے کہ شبنم، اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں جان پڑ جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ لوگو! اپنے رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو (کیونکہ) ان سے پوچھ گچھ ہوگی (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) پھر حکم ہوگا کہ ان میں سے دوزخیوں کے گروہ کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ حکم ہوگا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن

ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا یعنی اس روز کی سختی اور لمبائی کا تقاضا یہی ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کر دے اگرچہ حقیقت میں بچے بوڑھے نہ ہوں اور یہی وہ دن ہوگا جس میں پنڈلی کھولی جائے گی یعنی جس دن اللہ تعالیٰ خاص قسم کا ظہور فرمائیں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جائیں گے تو اس بات سے وہ اتنے پریشان ہوئے کہ چہروں کے رنگ بدل گئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ نو سو ننانوے جو جہنم میں جائیں گے وہ یا جوج ماجوج (اور ان کی طرح کفار و مشرکین) میں سے ہوں گے، اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں جائے گا) وہ تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔

(بخاری)

﴿145﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدْ تَلَقَّيْنَا الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْعِ فَيَنْفَعُ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في شأن الصور، رقم: ۲۴۳۱

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چین سے رہ سکتا ہوں حالانکہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے، اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور پھونک دینے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ترمذی)

﴿146﴾ عَنْ الْإِسْقَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتَّى تَكُونَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِثْلِ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيَّتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمَامًا قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

رواہ مسلم، باب في صفة يوم القيامة، رقم: ۷۲۰۶

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں ہوں گے یعنی جن کے اعمال جتنے بُرے ہوں گے اسی قدر ان کو پسینہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُخَشِّرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي أَمْسَاهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ فَأَدْرُ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَمَّا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ومن سورة بنی اسرائیل، رقم: ۳۱۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے۔ پیدل چلنے والے، سوار اور منہ کے بل چلنے والے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو! یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کانٹے سے بچیں گے۔

(ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

رواہ البخاری، باب كلام الرب تعالى، رقم: ۷۵۱۲

حضرت عبدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائیں گے کہ درمیان میں

کوئی ترجمان نہیں ہوگا، (اس وقت بندہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھے گا) جب اپنی دامنہ جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہذا دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ خشک کھجور کے ٹکڑے (کو صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو۔

﴿149﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهُ اِمَّا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يُنْظَرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مِنْ نُّوْقَشِ الْحِسَابِ يَوْمَئِذٍ يَاعَائِشَةُ هَلَكْ.

(الحديث) رواه احمد 6/48

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرما دیجئے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پھر اس سے ورگزر کر دیا جائے کیونکہ اے عائشہ اس دن جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی جائے گی وہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿150﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوَى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَقَالَ: يُخَفِّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور، مشكوة المصابيح، رقم: ٥٥٦٣

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن (جو کہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) کے کھڑے رہنے کی طاقت ہوگی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ“ ترجمہ جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے یہ کھڑا ہونا اتنا آسان کر دیا جائے گا کہ وہ دن اُس کے لئے فرض نماز کی ادائیگی کے بعد رہ جائے گا۔

(تیسری مشکوٰۃ)

﴿151﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا بِيَأْتِ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيْرٌ لِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

رواہ الترمذی، باب منہ حدیث تخییر النبی ﷺ،رقم: ۲۴۴۱

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا، یا تو اللہ تعالیٰ میری امت کو جنت میں داخل فرمادیں یا (سب کے لئے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے دیں تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا، (تا کہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں کوئی محروم نہ رہے) چنانچہ میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

(ترمذی)

﴿152﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكُتُبِ مِنْ أُمَّتِي.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح غریب، باب منہ حدیث

شفاعتی،رقم: ۲۴۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری امت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوگی (دوسری امتوں کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی)۔

(ترمذی)

﴿153﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَآجِ النَّاسِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدَهُ بِهَا لَا تَخْضُرُنِي إِلَّا نَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخْبِرُهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْزُقْ

رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمْتِي أُمْتِي، فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا! اِرْقَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمْتِي أُمْتِي، فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا! اِرْقَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمْتِي أُمْتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى أَذْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ، ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا! اِرْقَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رواہ البخاری، باب کلام الرب تعالیٰ، رقم: ۷۵۱۰

(وَفِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ، قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَقْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيَاةِ، فَيُخْرِجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلٍ السَّيْلِ قَالَ: فَيُخْرِجُونَ كَاللُّوْلُو فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، هَؤُلَاءِ عَتَقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ: أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهِيَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْطَيْنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا! أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

رواہ مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: ۴۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو (پریشانی کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے پھریں گے۔ چنانچہ (حضرت) آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم ابراہیم

(علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے) ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: (بہت اچھا) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہے۔ اس کے بعد میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ایسی تعریفیں ڈالیں گے جو اس وقت مجھے نہیں آتیں۔ میں ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! یعنی میری امت کو بخش دیجئے۔ مجھ سے کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ سے بھی کم سے کمر ایمان ہو اسے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعمیل کر کے چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا۔ اور پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! مجھے ان کے نکالنے کی بھی اجازت دے دیجئے جنہوں نے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری عزت کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم، میری بڑائی کی قسم اور میری بزرگی کی قسم! جنہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے انہیں تو میں ضرور جہنم سے (خود) نکال لوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ (جو تھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے جواب میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: فرشتے بھی شفاعت کر چکے، انبیاء (علیہم السلام) بھی شفاعت کر چکے اور مؤمنین بھی شفاعت کر چکے اب اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر کر ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جنہوں نے پہلے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہو گا وہ لوگ دوزخ میں (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈال دیں گے۔ وہ اس میں سے (فوری طور پر تروتازہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے اور یہ لوگ موتی کی طرح صاف ستھرے اور چمکدار ہو جائیں گے، ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچانیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کے ہوئے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائیں گے، جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے افضل نعمت ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا نعمت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا اس کے بعد اب میں تم سے کبھی نڈراؤں نہیں ہوں گا۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رُوحِ اللہ اور کَلِمَةُ اللہ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ”کن“ سے اس طرح ہوئی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کی ماں کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ ایک رُوح اور جان دار چیز بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿154﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ.

رواہ البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم: ۶۵۶۶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی ایک جماعت جن کا لقب جہنمی ہوگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر یہ لوگ دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری)

﴿155﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِتَنِ مِنَ النَّاسِ، مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب منه دخول سبعين الفا..... رقم: ۲۴۴۰

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں بعض افراد وہ ہوں گے جو قوموں کی شفاعت کریں گے۔ یعنی ان کا مقام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قوموں کی شفاعت کی اجازت دیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جو قبیلے کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہوں گے جو عصبہ کی شفاعت کریں گے اور بعض وہ ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کر سکیں گے (اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرمائیں گے) یہاں تک کہ وہ سب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (ترمذی)

فائدہ: دس سے چالیس تک کی تعداد والی جماعت کو عصبہ (کنبد) کہتے ہیں۔

﴿156﴾ عَنْ حَدِيثَةِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَقَقُومَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوْلَكُمُ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي أَيْ شَيْءٍ كَمَرِ الْبَرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُورُ وَيَرْجِعُ فِي طَرَفَيْ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحَ، ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرَ وَشِدَّةَ الرِّجَالِ، تَجْعَرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيَّكُمْ قَائِمًا عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْبُجَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَخْفًا قَالَ: وَفِي خَافَتِي الصِّرَاطُ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أَمَرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَخْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ

أَبَى هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ فَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَعِينٌ خَرِيفًا.

رواہ مسلم، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها، رقم: ۴۸۲

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صفتِ امانت اور صلہ رحمی کو (ایک شکل دے کر) چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی (تاکہ اپنی رعایت کرنے والوں کی سفارش اور نہ رعایت کرنے والوں کی شکایت کریں) تمہارا پہلا قافلہ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، بجلی کی طرح تیز گزرنے کا کیا مطلب ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح پل بھر میں گزر کر لوٹ بھی آتی ہے۔ اس کے بعد گزرنے والے ہوا کی طرح تیزی سے گزریں گے پھر تیز پرندوں کی طرح پھر جواں مردوں کے دوڑنے کی رفتار سے۔ غرض ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گزار دیجئے ان کو سلامتی سے گزار دیجئے، یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے اعمال کی کمزوری کی وجہ سے پل صراط پر گھسٹ کر ہی چل سکیں گے۔ پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے آکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے بارے میں حکم دیا جائے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے۔ بعض لوگوں کو ان آکڑوں کی وجہ سے صرف خراش آئے گی وہ تو نجات پا جائیں گے اور بعض جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿157﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِسَهْرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ الدَّرِّ الْمَجُوفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ.

رواہ البخاری، باب فی الحوض، رقم: ۶۵۸۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں چلنے کے دوران میرا گزر ایک نہر پر ہوا، اس کے دونوں جانب کھوکھلے موتیوں سے تیار کئے ہوئے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ

یہ نہر کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہہ میں تھی) وہ نہایت مہکنے والی مشک تھی۔ (بخاری)

﴿158﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَوْضِي مَبْسُورَةٌ شَهْرٍ، وَزَوَائِدُ مَسَوَاءٍ، وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرَقِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكَيْزَانُهُ كَنْجُومُ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

رواہ مسلم، باب اثبات حوض نبینا، رقم: ۵۹۷۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے دونوں کونے بالکل برابر ہیں یعنی اس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مشک سے بھی اچھی ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح (بے شمار) ہیں جو اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (مسلم)

فائدہ: ”حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے، وہ اس قدر طویل و عریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینے کی مسافت ہے۔

﴿159﴾ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ فِيْهِمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٍ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب ما جاء فی صفة الحوض، رقم: ۲۴۴۳

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پینے والے زیادہ آتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پینے کے لئے لوگ میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)۔ (ترمذی)

﴿160﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَعَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. زَادَ جَنَادَةُ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ.

رواہ البخاری، باب قوله تعالى يأهل الكتاب رقم: ۳۴۳۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہیں، اور ان کا کلمہ ہیں (کہ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ”کُنْ“ سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں (جس جان کو حضرت جبریل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (بخاری)

﴿161﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ: أَغْدِثُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاغْرُؤْ وَإِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾

رواہ البخاری، باب ما جاء في صفة الجنة رقم: ۳۲۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ“ ترجمہ: کوئی آدمی بھی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان ہے۔ (بخاری)

﴿162﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَوْضِعٌ

سَوَّطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی صفة الجنة، رقم: ۳۲۵۰

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر (اور زیادہ قیمتی) ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مُوَضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَكَمَالَاتِ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْجِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

رواہ البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم: ۶۵۶۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت (جنت سے) زمین کی طرف جھانکے تو جنت سے لے کر زمین تک (کی جگہ کو) روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ بھی دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿164﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا، وَأَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ ﴿وَوَظِلٌّ مِمْدُودٌ﴾.

رواہ البخاری، باب قوله وظل ممدود، رقم: ۴۸۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال چل کر بھی اس کو پار نہ کر سکے اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھو ”وَوَظِلٌّ مِمْدُودٌ“ اور (جنتی) لمبے سایوں میں (ہوں گے)۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَفْلُونَ وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَغَوْطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءٌ وَرَشَحٌ كَرَشَحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ

النَّفْسِ .

رواہ مسلم، باب فی صفات الجنة واهلها، رقم: ۷۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے (لیکن) نہ تو تھوک آئے گا، نہ پیشاب پائخانہ ہوگا اور نہ ناک کی صفائی کی ضرورت ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہوگا؟ یعنی ہضم کیسے ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا: ذکر آئے گی اور پسینہ مشک کے پسینے کی طرح ہوگا یعنی غذا کا جو اثر نکلتا ہوگا وہ ذکر اور پسینہ کے ذریعہ نکل جایا کرے گا اور جنتیوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی جس طرح ان کا سانس جاری ہوگا۔ (مسلم)

﴿166﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَخِيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنَعُمُوا فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

رواہ مسلم، باب فی دوام نعيم اهل الجنة رقم: ۷۱۵۷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا کہ تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے، تمہارے لئے زندگی ہے کبھی موت نہ آئے گی، تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا اور تمہارے لئے خوشحالی ہے کبھی کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“ ترجمہ: اور ان سے پکار کر کہا جائے گا یہ جنت تم کو تمہارے اعمال کے بدلے دی گئی ہے۔

(مسلم)

﴿167﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تَبْطِئْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَمَا أَعْطَوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ مسلم، باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة رقم: ۴۴۹

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مزید ایک چیز عطا کروں یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا ہے اس پر مزید ایک خاص چیز عنایت کروں؟ وہ کہیں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ (اب اس کے علاوہ اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں، بندوں کے اس جواب کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے (جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) اب ان کا حال یہ ہوگا کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محبوب ان کے لئے اپنے رب کے دیدار کی نعمت ہوگی۔ (مسلم)

﴿168﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَغْبُطُوا فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۶۴۳/۱۰

الْقَاتِلُ: النَّارُ

(شرح السنة ۲۹۵/۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی گناہگار کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو، تمہیں معلوم نہیں موت کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے ایک ایسا قاتل ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی (قاتل سے مراد دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿169﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَبْلَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ، قَالَ: فَصَلَّتْ عَلَيْهِنَّ بِسَبْعَةِ وَسَبْعِينَ جُزْءًا كَلَّهِنَّ مِثْلَ حَرِّهَا. رواه البخاری، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ۳۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں اُنہتر^{۲۹} درجہ بڑھادی گئی ہے۔ ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔ (بخاری)

﴿170﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُؤْتَى بِأَنعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُضْبَعُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَهْلُ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُضْبَعُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَهْلُ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.

رواہ مسلم، باب صبغ انعم اهل الدنيا فی النار، رقم: ۷۰۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دو چیزوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی، اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی حالت دیکھی ہے، اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تجھ پر گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! اسی طرح ایک شخص جنتیوں میں سے ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ تکلیف میں گزری ہوگی، اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے، کیا کوئی دور تجھ پر تکلیف کا گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! کبھی کوئی تکلیف مجھ پر نہیں گزری اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (مسلم)

﴿171﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى خُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْفُوتِهِ.

رواہ مسلم، باب جہنم، رقم: ۷۱۷۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی ہنسی (گروں کے نیچے کی ہڈی) تک پکڑے گی۔ (مسلم)

﴿172﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (البقرة: ۱۶۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ

قَطْرَةٌ مِنَ الزُّقُومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا فَسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، رقم: ۲۵۸۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (کامل) اسلام ہی پر جان دینا۔ (اللہ تعالیٰ سے اور ان کے عذاب سے ڈرنے کے بارے میں) (آپ نے بیان فرمایا: "زُقُوم" کا اگر ایک قطرہ دنیا میں نپک جائے تو دنیا میں بسنے والوں کے سامان زندگی کو خراب کر دے، تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا (زقوم جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے)۔ (ترمذی)

﴿173﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَلُكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی خلق الجنة والنار: ۴۷۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل (علیہ السلام) سے فرمایا: جاؤ جنت کو دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس جنت کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا یعنی پہنچنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناگوار یوں سے گھیر دیا یعنی شرعی احکام کی پابندی لگا دی، جن پر عمل کرنا نفس کو ناگوار ہے۔ پھر فرمایا: جبریل اب جا کر دیکھو چنانچہ انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جاسکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے

دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل (علیہ السلام) سے فرمایا: جبریل جاؤ جہنم کو دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچے گا یعنی بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا پھر فرمایا: جبریل اب جا کر دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آکر عرض کیا اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم، آپ کے بلند مرتبہ کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی بھی جہنم میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔

(ابوداؤد)

تعمیلِ اوامر میں کامیابی کا یقین

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پورا کرنے میں دنیا و آخرت کی تمام کامیابیوں کا یقین کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾

[الاحزاب: ۳۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے لئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کسی کام کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے کام میں کوئی اختیار باقی رہے یعنی اس کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ عمل کرنا ہی ضروری ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہوگا۔

(احزاب)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [النساء: ۶۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی مقصد کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

[الحشر: ۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جایا کرو (یعنی جو حکم بھی دیں اس کو مان لو)۔ (حشر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ [الاحزاب: ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اچھا نمونہ ہے خاص طور سے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [التور: ۶۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ (تور)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: ۹۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے (یہ دنیا میں ہوگا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ۷۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی بات مانی، اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾
[ال عمران: ۳۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے سب گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (ال عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾
[مریم: ۹۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کر دیں گے۔ (مریم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَفُ ظُلُمًا وَلَا هَضْمًا﴾
[طہ: ۱۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا اس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو نہ کسی زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ ہی حق تلفی کا یعنی نہ یہ ہوگا کہ گناہ کے بغیر لکھ دیا جائے اور نہ ہی کوئی نیکی کم لکھ کر حق تلفی کی جائے گی۔ (طہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۖ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾
[الطلاق: ۳۰۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ (طلاق)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَرَوْا كَمَ أَهْلَكُنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنْهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِذْرَازًا صَّ وَجَعَلْنَا الْاَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَهُمْ بِدُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ﴾
[الانعام: ۶۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (جسمانی قوت، مال کی فراوانی، بڑے خاندان والا ہونا، عزت کا ملنا، عمروں کا دراز ہونا، حکومتی طاقت کا ہونا وغیرہ وغیرہ) اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں، ہم نے ان کے کھیت اور باغوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر (باوجود اس قوت و سامان کے) ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾
[الکہف: ۴۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی (فنا ہونے والی) رونق ہیں اور اچھے اعمال جو ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے یہاں یعنی آخرت میں ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں یعنی اچھے اعمال پر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور امید سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس مال و اسباب سے امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا عِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾
[النحل: ۹۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو عمل تم اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَوْثِنُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾
[القصص: ۶۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تم کو دنیا میں دیا گیا ہے وہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی گزارنے کا سامان اور یہاں کی (فنا ہونے والی) رونق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (قصص)

احادیث نبویہ

﴿۱۷۴﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْهِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ؟ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمَرُّ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في المبادرة بالعمل، رقم: ۲۳۰۶

الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی طبع دارالباز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تنگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے، یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنادے، یا ایسی بیماری کا جو ناکارہ کر دے، یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھودے، یا ایسی موت کا جو اچانک آجائے (کہ بعض وقت توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا) یا دجال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں بدترین برائی ہے، یا قیامت کا؟ قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان سات چیزوں میں سے کسی چیز کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ آجائے اور انسان اعمالِ صالحہ سے محروم ہو جائے۔

﴿۱۷۵﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ أَثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ.

رواہ مسلم، کتاب الزہد: ۷۴۲۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں۔ پھر گھر والے اور مال واپس آ جاتا ہے اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿۱۷۶﴾ عَنْ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضَى فِيهَا مِلْكُ قَادِرٍ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَدِّ، وَاعْمَلُوا أَنْتُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ. مسند الشافعی ۱/ ۱۴۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے) اس میں ہر اچھے برے کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔ بلاشبہ آخرت مقررہ وقت پر آنے والی سچی حقیقت ہے اور اس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ غور سے سنو، ساری بھلائیاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور ہر قسم کی برائی اور اس کی تمام قسمیں جہنم میں ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو، جو کچھ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو اور سمجھ لو، تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے۔ جس شخص نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

(مسند شافعی)

﴿۱۷۷﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سِتِّ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا.

رواہ البخاری، باب حسن إسلام المرء، رقم: ۴۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور اسلام کا حسن اس کی زندگی میں آ جاتا ہے تو جو برائیاں اس نے پہلے کی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان سب کو مغاف

فرمادیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب یہ رہتا ہے کہ ایک نیکی پر دس گنا سے سات سو گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور برائی کرنے پر وہ اسی ایک برائی کی سزا کا مستحق ہوتا ہے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرمادیں تو بات دوسری ہے۔ (بخاری)

فائدہ: زندگی میں اسلام کے حسن کا آنا یہ ہے کہ دل ایمان کے نور سے روشن ہو اور جسم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے آراستہ ہو۔

﴿۱۷۸﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

(وہو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بيان الايمان والاسلام.....، رقم: ۹۳

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ (دل د زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور یہ کہ محمد ﷺ ان کے رسول ہیں اور نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ (مسلم)

﴿۱۷۹﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِمَ لِمَنْ عَلَى أَهْلِكَ فَمَنْ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْإِسْلَامِ يَدْعُهُ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ.

رواه الحاكم في المستدرک ۲۱/۱ وقال: هذا الحديث مثل الاول في الاستقامة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے روکو، اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس شخص نے ان میں سے کسی چیز میں کچھ کمی کی تو وہ اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ رہا ہے اور جس نے ان سب کو بالکل ہی چھوڑ دیا اس نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ (متدرک حاکم)

﴿180﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةٌ أَسْهُمٌ، الْإِسْلَامُ سَهْمٌ وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَحُجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ وَالصِّيَامُ سَهْمٌ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَهْمٌ وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ.

رواہ البزار وفیہ یزید بن عطاء وثقه احمد وغیره وضعفه جماعة وبقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱/۹۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے (اہم) ہیں۔ ایمان ایک حصہ ہے، نماز پڑھنا ایک حصہ ہے، زکوٰۃ دینا ایک حصہ ہے، حج کرنا ایک حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے، نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ ہے، برائی سے روکنا ایک حصہ ہے، بلاشبہ وہ شخص ناکام ہے جس کا اسلام کے ان اہم حصوں میں سے کسی میں بھی (کوئی حصہ نہیں۔) (بزار، مجمع الزوائد)

﴿181﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تُسَلِّمَ وَجْهَكَ لِلَّهِ وَتُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ.

(الحديث) رواه احمد ۱/۳۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو (عقائد اور اعمال میں) اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور (دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (مسند احمد)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ذُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وُلِّيَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

رواه البخاری، باب وجوب الزكاة، رقم: ۱۳۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کیا کرو کسی کو ان کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز پڑھا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! (جو اعمال آپ نے فرمائے ہیں ویسے ہی کروں گا) ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ صاحب چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھ لے۔ (بخاری)

﴿183﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَبْرَزَ الرَّأْسَ نَسَمْعُ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا تَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَاذًا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَصِيَامٌ وَمِصَانٌ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ، قَالَ: فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ. رواه البخاری، باب الزكاة من الاسلام، رقم: ۴۶۰

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل نجد میں سے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم ان کی آواز کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے (لیکن فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے) ان کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں سمجھ میں آیا کہ وہ آپ سے اسلام (کے اعمال) کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کے جواب میں) ارشاد فرمایا: دن رات میں پانچ (فرض) نمازیں ہیں۔ ان صاحب نے عرض کیا: کیا ان نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل روزہ رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس پر بھی انہوں نے عرض کیا: کیا زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی صدقہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس

کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے چلے گئے: اللہ کی قسم! میں ان اعمال میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری)

﴿184﴾ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا يُعُزُّنِي عَلَى الْأَلَّا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، فَبِأَيِّعَنَاءُ عَلَى ذَلِكَ.

رواہ البخاری، کتاب الایمان، رقم: ۱۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت سے جو آپ کے گرد بیٹھی تھی، مخاطب ہو کر فرمایا: مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، (نفر کے ڈر سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور شرعی احکامات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص (شرک کے علاوہ) ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے اور پھر دنیا میں اس کو اس گناہ کی سزا بھی مل جائے (جیسے حد وغیرہ جاری ہو جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی گناہ کی پردہ پوشی فرمائی (اور دنیا میں اسے سزا نہ ملی) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، چاہیں (وہ اپنے فضل و کرم سے) آخرت میں بھی درگزر فرمائیں اور چاہیں تو عذاب دیں (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی۔ (بخاری)

﴿185﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعْقَنْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَشْرُكَنَّ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِيَّاكَ

وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّخْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَائْتِثْ، وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَذْبًا وَأَخْفَهُمْ فِي اللَّهِ. رواه احمد ۵/۲۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلاد دیا جائے۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں اس بات کا حکم دیں کہ بیوی کو چھوڑ دو اور سارا مال خرچ کر دو۔ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے۔ میدان جنگ سے نہ بھاگنا اگرچہ تمہارے ساتھی ہلاک ہو جائیں۔ جب لوگوں میں موت (وبا کی صورت میں) عام ہو جائے (جیسے طاعون وغیرہ) اور تم ان میں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگنا۔ گھر والوں پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا، (تربیت کے لئے) ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہنا۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں والدین کی اطاعت کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ اطاعت کے اعلیٰ درجہ کا بیان ہے۔ جیسے اسی حدیث شریف میں یہ فرمان کہ ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلاد دیا جائے“ اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے کی گنجائش ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہو۔ (مرقاۃ)

﴿۱۸۶﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَقَوْفُهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. رواه البخاری، باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ، رقم: ۲۷۹۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ

تعالیٰ پر اور ان کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اسی سرزمین پر رہ رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی یعنی جہاد نہ کیا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد پر جانے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہترین اور سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔

(بخاری)

﴿187﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُمْسٌ مَن جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافِظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وَضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَآتَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ إِنْ اللَّهُ لَمْ يَأْمَنْ ابْنُ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ غَيْرَهَا. رواه الطبرانی بإسناد جيد، الترغيب ٢٤١/١

حضرت ابوذر داء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ پانچ اعمال کرتا ہو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر اہتمام سے اس طرح پڑھے کہ ان کا وضو اور رکوع سجدہ صحیح طور پر کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اگر حج کی طاقت ہو تو حج کرے، خوش دلی سے زکوٰۃ دے اور امانت ادا کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کے ادا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جنابت کا غسل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے کے دینی اعمال میں سے کسی عمل پر اعتماد نہیں فرمایا سوائے غسل جنابت کے (کیونکہ غسل جنابت ایسا چھپا ہوا عمل ہے کہ اس کے کرنے پر اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اسے آمادہ کر سکتا ہے)۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿188﴾ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ غُنَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بَيْتِي فِي رَيْضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِي فِي وَسْطِ

الْجَنَّةِ، وَأَنَارَ عَيْنِمَ لِمَنَ آمَنَ بَنِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَنِيَتْ فِي رَبْضِ الْجَنَّةِ، وَبَنِيَتْ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَبَنِيَتْ فِي أَعْلَى عُرْفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَدْعُ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: استناد صحيح ٤٨٠/١٠

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور ہجرت کرے، ایک گھر جنت کے مضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں دلانے کا ذمہ دار ہوں اور میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے۔ ایک گھر جنت کے مضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں اور ایک گھر جنت کے بالا خانوں میں دلانے کا ذمہ دار ہوں۔ جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہر قسم کی بھلائی کو حاصل کر لیا اور ہر قسم کی برائی سے بچ گیا اب اس کی موت چاہے جیسے آئے (وہ جنت کا مستحق ہو گیا)۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّيَ الْخُمْسَ وَيَصُومَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ.

(الحديث) رواه احمد ٢٣٢/٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مسند احمد)

﴿190﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

(الحديث) رواه احمد ٣٦١/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت سے ادا کی ہو اور (مسلمانوں کے) امام کی بات کو سن کر اسے مانا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ (مسند احمد)

﴿191﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ. رواه الترمذی وقال: حديث فضالة حديث حسن صحيح، باب ما جاء في فضل من مات

مرابطاً، رقم: ۱۶۲۱

حضرت فضالہ بن عبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے، یعنی نفسانی خواہشات کے خلاف چلنے کی کوشش کرے۔ (ترمذی)

﴿192﴾ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخِرُّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَدَ إِلَى يَوْمٍ يَمُوتُ فِي مَرْضَاةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه احمد والطبرانی في الكبير وفيه: بقية وهو مدلس ولكنه صرح بالتحديث وبقية رجاله

وثقوا، مجمع الزوائد ۱/۲۱۰

حضرت عتبہ بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے موت کے دن تک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے منہ کے بل (سجدہ میں) پڑا رہے تو قیامت کے دن وہ اپنے اس عمل کو بھی کم سمجھے گا۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿193﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَضَلْتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كِتْبَةُ اللَّهِ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُنَا فِيهِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَقْتَدَى بِهِ، وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَصَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسْتَفْ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ، لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب انظروا الى من هو اسفل منكم، رقم: ۲۵۱۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص میں دو عادتیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین اور صابرین کی جماعت میں شمار کرتے ہیں اور جس میں یہ دو عادتیں نہ پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں نہیں لکھتے۔ جو شخص دین میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرے، اور دنیا

کے بارے میں اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو دیکھے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ (اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے) اس کو ان لوگوں سے بہتر حالت میں رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص دین کے بارے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے اونچے لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے کم ملنے پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کو صبر کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے نہ شکر گزاروں میں شمار فرمائیں گے۔

(ترمذی)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رواه مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن برقم: ۷۴۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (مسلم)

فائدہ: ایک مؤمن کے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار ہیں اس لحاظ سے یہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جو ہمیشہ کا عذاب ہے اس لحاظ سے دنیا اس کے لئے جنت ہے۔ (مرقاۃ)

﴿195﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَخَذَ الْفَقِيءُ دُولًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا، وَتَعَلَّمَ لَغِيَرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَذْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَضْوَاءُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرَذَلَهُمْ، وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِفُ، وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَيْطَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَبَاعَ. رواه الترمذی وقال:

هذا حديث غريب، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف، رقم: ۲۲۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مالِ غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کے بجائے خود استعمال کر لیا جائے، زکوٰۃ کو ناپاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کے بجائے ناگواری سے دی جائے۔ علم، دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے حاصل کیا جانے لگے،

آدمی بیوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے، مسجدوں میں کھلم کھلا شور مچایا جانے لگے، قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے، قوم کا سربراہ قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے، آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جانے لگے، گانے والی عورتوں اور ساز و باجے کا رواج ہو جائے، شراب عام پنی جانے لگے اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اس وقت سرخ آندھی، زلزلے، زمین کے دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرنا چاہئے اور ایسے ہی مسلسل آفات کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگا ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے جلدی جلدی گرنے لگیں۔ (ترمذی)

﴿196﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ السَّيِّئَاتِ، ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيْقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَةً أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ حَلَقَةً أُخْرَى، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ.

رواہ احمد ۱۴۵/۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرتا ہے پھر نیک اعمال کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس پر ایک تنگ زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو۔ پھر وہ کوئی نیکی کرے جس کی وجہ سے اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر دوسرا کوئی نیک عمل کرے جس کی وجہ سے دوسری کڑی کھل جائے (اسی طرح نیکیاں کرتا رہے اور کڑیاں کھلتی رہیں) یہاں تک کہ پوری زرہ کھل کر زمین پر آ پڑے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ گناہگار گناہوں میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور پریشان رہتا ہے، نیکیاں کرنے کی وجہ سے گناہوں کا بندھن کھل جاتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

﴿197﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أَلْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبَ وَلَا فَنَى الزَّيْنَاءُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمْ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بَغْيِرِ الْحَقِّ إِلَّا فَنَى فِيهِمُ الدَّمُ

وَلَا خَيْرَ قَوْمٍ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ.

رواہ الامام مالک فی الموطا، باب ماجاء فی الغلول ص ۴۷۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں مالِ غنیمت کے اندر خیانت کھلم کھلا ہونے لگے تو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے۔ جب کسی قوم میں زنا عام طور سے ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو اس کا رزق اٹھالیا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔ جب کوئی قوم فیصلوں کے کرنے میں نا انصافی کرتی ہے تو ان میں خونریزی پھیل جاتی ہے۔ جب کوئی قوم عہد کو توڑنے لگے تو اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ (موطا امام مالک)

﴿198﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمْعَ رَجُلًا يَقُولُ: إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَلَى وَاللَّهِ حَتَّى الْمُبَارَى لَتَمُوتَ فِي وَكْرَهَا هَزْلًا لِّظُلْمِ الظَّالِمِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۵۴/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم آدمی صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنا تو نقصان کرتا ہی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ظالم کے ظلم سے سُرخاب (پرندہ) بھی اپنے گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے۔

فائدہ: ظلم کا نقصان خود ظالم کی ذات تک محدود نہیں رہتا اس کے ظلم کی خواست سے قسم قسم کی مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں، بارشیں بند ہو جاتی ہیں، پرندوں کو بھی جنگل میں کہیں دانہ نصیب نہیں ہوتا اور بالآخر وہ بھوک سے اپنے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں۔

﴿199﴾ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِي مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةُ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَتْلُغُ رَأْسَهُ فَيَتَذَهُدُهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرُ فَيَأْخُذُهُ فَلَا

يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ يَكْلُوبُ مِنْ حَيْدِهِ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَى وَجْهِهِ فَيَشْرِشُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ، قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ. قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ، قَالَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فَإِذَا فِيهِ لَفْطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطْلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلِ مِنْهُمْ، فَإِذَا آتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ صُورُوا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هُؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ، حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَحْمَرُ مِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ سَبَحَ مَا سَبَحَ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعُرُ لَهُ فَاهُ فَيَلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَعَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقَمَهُ حَجَرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهٍ الْمَرَاةَ كَاكْرِهِ مَا أَنْتَ رَأَى رَجُلًا مَرَاةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحْشُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرٍ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ مَا هُؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ ثُمَّ أَرَى رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ، قَالَ: قَالَ لِي: إِرْقُ، فَارْتَقَيْتُ فِيهَا، قَالَ: فَارْتَقَيْتُ فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَنِيَّةٍ بَلَدٍ ذَهَبٌ وَلَبَنٌ قِصَّةٌ، فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطَرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى، وَشَطَرٌ كَأَفْحٍ مَا أَنْتَ رَأَى، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَفَعَلُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُعَرَّضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْبَمَحْضِ مِنَ الْبَيَاضِ، فَدْهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عِلْدَنَ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصْرِي صُعْدًا

فَإِذَا قُضِيَ مِنَ الرِّبَاةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَ لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا، ذَرَانِي فَأَذْخِلْنِي، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَ لِي: أَمَّا أَنَا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يُبْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَتَأَمَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يُشْرِشُرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْجُوْرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرَّجُلَانِ وَالنِّسَاءُ الْعَرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُورِ فَهُمْ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي آتَيْتَ عَلَيْهِ يَنْسُجُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ أَكَلَ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيمَةُ الْمَرْأَةُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يُحْسِنُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنٌ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرُّوْحَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنَ وَشَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيحَ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

رواه البخاری، باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح رقم: ۷۰۴۷

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو کوئی خواب بیان کرتا (تو آپ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے) ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر کہا: ہمارے ساتھ چلے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ایک شخص اس پر ہمارا گزر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور دوسرا اس کے پاس پتھر اٹھائے ہوئے کھڑا ہے اور وہ لیٹے ہوئے شخص کے سر پر زور سے پتھر مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سر گچل جاتا ہے اور پتھر لڑھک کر دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ یہ جا کر پتھر اٹھا کر لاتا ہے اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر بالکل صحیح جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو پہلے ہوا تھا۔ میں نے ان دونوں سے تعجب سے کہا: سبحان اللہ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ (اور یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے؟) انہوں نے کہا: چلے آگے چلے۔ ہم آگے چلے، ہمارا گزر ایک شخص پر ہوا جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک شخص اس کے پاس زنبور (لوہے کی

کیلیں نکالنے والا آله) لئے کھڑا ہے جو لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک جانب آکر اس کا جڑا، نتھنا، اور آنکھ گدھی تک چیرتا چلا جاتا ہے۔ پھر دوسری جانب بھی اسی طرح کرتا ہے ابھی یہ دوسری جانب سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب بالکل اچھی ہو جاتی ہے وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا: سُبْحَانَ اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک تنور کے پاس پہنچے جس میں بڑا شور و غل ہو رہا ہے ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد و عورت ننگے ہیں ان کے نیچے سے آگ کا ایک شعلہ آتا ہے جب وہ ان کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے تو وہ چیخنے لگتے ہیں میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ ہم آگے چلے ایک نہر پر پہنچے جو خون کی طرح سرخ تھی اور اس میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے دوسرا شخص تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے، جب تیرنے والا شخص تیرتے ہوئے اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کئے ہوئے ہیں تو یہ شخص اپنا منہ کھول دیتا ہے تو کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے (جس کی وجہ سے وہ دور) چلا جاتا ہے۔ اور پھر تیر کر واپس اسی شخص کے پاس آتا ہے جب بھی یہ شخص تیرتے ہوئے کنارے والے شخص کے پاس آتا ہے تو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ دونوں شخص کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ پھر ہم آگے چلے تو جتنے بد صورت آدمی تم نے دیکھے ہوں گے ان سب سے زیادہ بد صورت آدمی کے پاس سے ہم گزرے، اس کے پاس آگ جل رہی تھی جس کو وہ بھڑکار رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلئے آگے چلئے۔ پھر ہم ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہر ابھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے تمام پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک بہت لمبے صاحب نظر آئے۔ ان کے بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے میرے لئے ان کے سر کو دیکھنا مشکل تھا، ان کے چاروں طرف بہت سارے بچے تھے اتنے زیادہ بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: آگے چلئے آگے چلئے، پھر ہم چلے اور ایک بڑے باغ میں پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور خوب صورت باغ کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اس کے اوپر چڑھیے۔ ہم اس پر چڑھے اور ایسے شہر کے قریب پہنچے جو اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کی ایک اینٹ

سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور اسے کھلوا یا، وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں ایسے لوگوں سے ملے جن کے جسم کا آدھا حصہ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے اتنا خوبصورت نہ دیکھا ہوگا اور آدھا حصہ اتنا بدصورت تھا کہ اتنا بدصورت تم نے نہ دیکھا ہوگا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اس شہر میں کو جاؤ۔ میں نے دیکھا سامنے ایک چوڑی نہر بہہ رہی ہے اس کا پانی دودھ جیسا سفید ہے۔ وہ لوگ اس میں کود گئے، پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا گھر ہے، میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے سفید بادل کی طرح ایک محل دیکھا انہوں نے کہا: یہی آپ کا گھر ہے۔ میں نے ان سے کہا: بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ مَا (اللہ تعالیٰ تم دونوں میں برکت دیں) مجھے چھوڑو، میں اس کے اندر جاؤں۔ انہوں نے کہا: ابھی نہیں لیکن بعد میں تشریف لے جائیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا: آج رات میں نے عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: اب ہم آپ کو بتاتے ہیں: (پہلا شخص) جس کے پاس سے آپ گزرے اور اُس کا سر پتھر سے پکلا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور اس کو چھوڑ دیتا ہے (نہ پڑھتا ہے نہ عمل کرتا ہے) اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے اور اُس کے جڑے، ننھنے اور آنکھ کو گندی تک چیرا جا رہا تھا یہ وہ ہے جو صبح گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا ہے اور وہ جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ (تیسرے) وہ ننگے مرد اور عورتیں جنہیں آپ نے تنور میں جلتے ہوئے دیکھا تھا زنا کار مرد اور عورتیں ہیں۔ (چوتھے) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا سو دُور ہے۔ (پانچواں) وہ بدصورت آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا جہنم کا داروغہ ہے جس کا نام مالک ہے۔ (چھٹے) وہ صاحبِ جوباغ میں تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے جو ان کے چاروں طرف تھے یہ وہ ہیں جو بچپن ہی میں فطرت (اسلام) پر مر گئے۔ اس پر کسی صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (وہی) تھے۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا جسم بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل کئے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ (بخاری)

﴿200﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَا أَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْأُمَمِ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسَيِّمَاتِهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ وَأَعْرِفُهُمْ بِنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ.

رواہ احمد ۱۹۹/۵

حضرت ابو ذرؓ اور حضرت ابو درداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ساری امتوں میں سے اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لوں گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جانے کی وجہ سے پہچانوں گا اور انہیں ان کے چہروں کے نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر نمایاں ہوگا۔ اور انہیں ان کے ایک (خاص) نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(مسند احمد)

فائدہ: یہ نور ہر مومن کے ایمان کی روشنی ہوگی۔ ہر ایک کی ایمانی قوت کے بقدر اسے روشنی ملے گی۔

(کشف الرحمن)



نماز

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست استفادہ کے لئے اللہ رب
العزت کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا
کرنے میں سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے۔

فرض نمازیں

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی

پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (نقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالٍ﴾ [ابراہیم: ۳۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خفیہ اور علانیہ خیرات بھی کیا کریں اس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی (کہ کوئی چیز دے کر نیک اعمال خرید لئے جائیں) اور نہ اس دن کوئی دوستی کام آئے گی (کہ کوئی دوست تمھیں نیک اعمال دے دے)۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾

[ابراہیم: ۴۰]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دعا قبول کر لیجئے۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ط إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [بنی اسرائیل: ۷۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: زوالِ آفتاب سے لے کر رات کا اندھیرا ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بھی ادا کیا کیجئے۔ بیشک فجر کی نماز (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ [المؤمنون: ۹۰]

(اللہ تعالیٰ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى

ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذَلِكَمُ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ [الجمعة: ٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ سمجھ ہو۔ (جمعہ)

احادیث نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. رواه البخاری، باب دعاؤکم ایمانکم..... رقم: ۸۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دینا یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری)

﴿ 2 ﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ، وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ، وَلَكِنْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ: سَبِّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَتَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ، وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ.

رواه البغوی فی شرح السنة، مشکاة المصابیح، رقم: ۵۲۰۶

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔ (شرح السنة، مشکاة المصابیح)

﴿ 3 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سُؤَالِ جِبْرِئِيلَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُحِجَّ الْبَيْتَ، وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُعِمَّ الْوُضُوءَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ.

رواہ ابن خزیمہ ۴/۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل علیہ السلام نے (جب کہ وہ ایک اجنبی شخص کی شکل میں حاضر ہوئے تھے) اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) اس بات کی شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرو، وضو کو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: جب میں یہ سارے اعمال کروں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 4 ﴾ عَنْ قُرَّةِ بِنِ دَعْمُوسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلْفَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أَعْهَدُ إِلَيْكُمْ أَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَتُحِجُّوا الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَتَصُومُوا رَمَضَانَ فَإِنَّ فِيهِ لَيْلَةَ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَتَحَرِّمُوا دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَالَهُ وَالْمُعَاهِدَ إِلَّا بِحَقِّهِ وَتَعْتَصِمُوا بِاللَّهِ وَالطَّاعَةِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۴۲/۴

حضرت قرہ بن دعووس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری ملاقات نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کن چیزوں کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ مسلمان اور ذمی (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہے) کے قتل کرنے کو اور ان کے مال لینے کو حرام سمجھو البتہ کسی جرم کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی۔ اور تمہیں وصیت کرتا ہوں

کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کی فرمانبرداری کو مضبوطی سے پکڑے رہو یعنی ہمت کے ساتھ دین کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کے غیر کی خوشنودی اور ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر لگے رہو۔ (تہذیبی)

﴿ 5 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ. رواه احمد ۳/۳۴۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 6 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: جُعِلَ قَرَّةٌ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ. (وهو بعض الحديث) رواه النسائي، باب حب النساء، رقم: ۳۳۹۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ عَمُودُ الدِّينِ. رواه ابو نعيم في الحلية وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۲/۱۲۰

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿ 8 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. رواه ابو داؤد، باب في حق المملوك، رقم: ۵۱۵۶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ (ابوداؤد)

﴿ 9 ﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرَ، وَمَعَهُ غُلَامَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اخْدِمْنَا، قَالَ: خُذْ أَتَهُمَا شِمْتُ، قَالَ: خِزْلِي قَالَ: خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتَهُ يُصَلِّي مُقْفِلًا مِنْ خَيْبَرَ، وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ. (وهو بعض الحديث) رواه احمد والطبرانی، مجمع الزوائد ۴/۴۳۳

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو غلام تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں خدمت کے لئے کوئی خادم دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ انہوں نے عرض کیا: آپ ہی پسند فرمادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کو لے لو لیکن اس کو مارنا نہیں کیوں کہ خیبر سے واپسی پر میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 10 ﴾ عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لَوْفَتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٢٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے، اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں۔ (ابوداؤد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وَضُوءِهَا وَمَوَاقِيتِهَا وَرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا يَرَاهَا حَقًّا اللَّهُ عَلَيْهِ حُرْمٌ عَلَى النَّارِ. رواه احمد ٤/٢٦٧

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿ 12 ﴾ عَنْ أَبِي قَسَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَعَهْدْتُ عِنْدِي عَهْدًا، أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لَوْ قَتِلَتْهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي.

رواہ ابو داؤد، باب المحافظة علی الصلوات، رقم: ۴۳۰

حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لے لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس شخص نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں (چاہے معاف کر دوں یا سزا دوں)۔

﴿ 13 ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه عبد الله بن أحمد في زيادته و ابو يعلى الا انه قال: حَقٌّ مَكْنُوتٌ وَاجِبٌ.

والنزار بنحوه، ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱۵/۲

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، ابویعلیٰ، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 14 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُوبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ.

رواه الطبرانی في الاوسط ولا باس باسناده انشاء الله، الترغيب ۲۴۵/۱

حضرت عبد اللہ بن قرطوبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿ 15 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ فَلَانًا يُصَلِّي فَاذَا أَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ: مَسْنَاهُ مَا يَقُولُ.

رواه النزار ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۵۳۱/۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: فلاں شخص (رات کو) نماز پڑھتا ہے پھر صبح ہوتے ہی چوری کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز اس کو اس برے کام سے عنقریب ہی روک دے گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿16﴾ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَاةَ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذَا كَرِنَ﴾ [هود: ١١٤] (وهو جزء من الحديث) رواه أحمد ٤٣٧

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط“ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: الصَّلَاةُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكْفِرَاتٌ مِمَّا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رواه مسلم، باب الصلوات الخمس..... رقم: ٥٥٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

﴿ 18 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(الحديث) رواه ابن خزيمة في صحيحه، ٢/١٨٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (ابن خزيمة)

﴿ 19 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنْي حَلَفٍ.

رواه احمد والطبرانی في الكبير والابوسط، ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٢/٢٧٧

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اس کے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا اسْلَمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ عَلِمُوهُ الصَّلَاةَ.

رواه الطبرانی في الكبير ٨/٣٨٠ وفي الحاشية:

قال في المجموع ١/٢٩٣: رواه الطبرانی والبخاری ورجال الصحيح

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔ (طبرانی)

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب حديث ينزل ربنا كل ليلة.....، رقم: ۳۴۹۹

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی)

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَغْتَمِلُ فَكَانَ يَتَنَزَّلُ وَمُغْتَمِلُهُ خَمْسَةُ أَثْنَاءٍ، فَإِذَا أَتَى مُغْتَمِلَهُ عَمِلَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَصَابَهُ الْوَسْخُ أَوْ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَا كَانَ ذَلِكَ يَبْقَى مِنْ ذَرْبِهِ، فَكَذَلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِيئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا. رواه البيهزار والطبرانی في الاوسط والكبير وزاد فيه ثُمَّ صَلَّى صَلَاةً اسْتَغْفَرَ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وفيه: عبد الله بن قريظ ذكره ابن حبان في الثقات، بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۲/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آ جاتا ہے۔ پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ اس (بار بار غسل کرنے) سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کر لیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

وَتَحْمَدُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا.

رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث صحیح، باب منه ماجاء فی

التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام، رقم: ۳۴۱۳، الجامع الصحیح وھوسن الترمذی، طبع دار الکتب العلمیۃ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللہ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کوئی صاحب کہتے ہیں: کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللہ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ان صاحب نے کہا: ہر کلمہ کو ۲۵ مرتبہ کر لو اور ان کلمات کے ساتھ (۲۵ مرتبہ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اضافہ کر لو۔ چنانچہ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کر لو، یعنی اس کی اجازت فرمادی۔ (ترمذی)

﴿ 24 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَّأ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِاللَّزَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَذَرُكُمْ بِهِ مِنْ سَبَقِكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ. قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

رواہ مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۱۳۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا: مالدار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے

گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں، وہ روزہ رکھتے ہیں (لیکن) وہ صدقہ دیتے ہیں ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں کہ جس کی وجہ سے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کے درجوں کو حاصل کر لو اور اپنے سے کم درجہ والے سے آگے بڑھے رہو اور کوئی تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک کہ یہ عمل نہ کر لے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (چنانچہ انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن مالداروں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچ گیا تو وہ بھی اس پر عمل کرنے لگے) فقراء مہاجرین نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿25﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، قَبِّلَكَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رواہ مسلم باب استحباب الذکر بعد الصلوة، وبيان صفته، رقم: ۱۳۵۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھے، یہ کل ۹۹ مرتبہ ہوا، اور سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے ایک مرتبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم)

﴿26﴾ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّمَرِيِّ أَنَّ أُمَّ الْحَكَمِ أَوْضَاعَةَ ابْنَتِي الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَتْهُ عَنْ إِخْوَانِهِمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّئًا فَذَعَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا لَحَنَ فِيهِ وَسَأَلْنَا أَنْ

يَأْمُرُنَا بِشَيْءٍ مِنَ السُّبْحِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ، وَلَكِنْ سَادَلُكُنَّ عَلَيَّ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُنَّ مِنْ ذَلِكَ، تُكَبِّرُنَ اللَّهَ عَلَى الْكُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

رواه ابو داؤد، باب فی مواضع قسم الخمس رقم: ۲۹۸۷

حضرت فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ زبیر بن عبد المطلب کی دو صاحبزادیوں میں سے حضرت اُمّ حکم یا حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں اور میری بہن اور نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ ہم تینوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی مشکلات کا ذکر کر کے کچھ قیدی خدمت کے لئے مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خادم کے دینے میں تو بدر کے یتیم تم سے پہلے ہیں البتہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد یہ تینوں کلمے: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳، ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد)

﴿27﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ: ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رواه مسلم، باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ۱۳۵۰

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں جن کا پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ وہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۴ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (مسلم)

﴿28﴾ عَنِ السَّائِبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَوَّجَهُ فَاطِمَةُ بَعَثَ مَعَهُ بِحَمِيلَةٍ، وَوَسَادَةَ مِنْ أَدَمَ حَشَوْهَا لَيْفٌ، وَرَحِيْنٌ وَسِقَاءٌ، وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى لَقَدْ اشْتَكَيْتُ صَدْرِي، قَالَ: وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسَنِي فَأَذْهَبِي فَاستُخْدِمِيهِ، فَقَالَتْ: وَأَنَا وَاللَّهِ قَدْ طَحَنْتُ

حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، فَاتَّبَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ أَيْ بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْكَ وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ تَسْأَلَهُ وَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ، قَالَتْ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَاتَيْنَاهُ جَمِيعًا، فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، وَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِسَبْيٍ وَسَعَةٍ فَأَخْدِمْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصُّفَةِ تَطْوِي بُطُونَهُمْ لَا أَجِدُ مَا أَنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنِّي أَبْتَغُهُمْ وَأَنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَثْمَانَهُمْ، فَرَجَعَا فَاتَاهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَدْ دَخَلَا فِي قُطَيْفَتَيْهِمَا إِذَا غُطِّيَا رُؤُوسَهُمَا تَكَشَّفَتْ أَفْدَامُهُمَا وَإِذَا غُطِّيَا أَفْدَامُهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوسُهُمَا فَقَارَا، فَقَالَ: مَكَانُكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ قَالَا: بَلَى، فَقَالَ: كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: تُسَبِّحَان فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدَانِ عَشْرًا، وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا، وَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْنَهُنَّ مِنْذُ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّازِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ، فَقَالَ: قَاتَلَكُمُ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ نَعَمْ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِينَ.

رواه احمد ۱۰۶/۱

حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر، ایک چڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، ایک مشکیزہ اور دو مکے بھیجے۔ حضرت علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! کنویں سے ڈول کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں درد ہو گیا، تمہارے والد کے پاس کچھ قیدی اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ان کے خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلاتے چلاتے گتے پڑ گئے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پیاری بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ نے عرض کیا: سلام کرنے آئی ہوں اور شرم کی وجہ سے اپنی ضرورت نہ بتا سکیں اور یوں ہی واپس آ گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں تو شرم کی وجہ سے خادمہ نہ مانگ سکی۔ پھر ہم دونوں اکٹھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کنویں سے پانی کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں تکلیف ہو گئی اور حضرت فاطمہ نے عرض کیا: چکی چلا چلا کر

میرے ہاتھوں میں گئے پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قیدی بھیجے ہیں اور کچھ وسعت عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں بھی ایک خادم دیے دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! صفہ والے بھوک کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ ان کے پیٹوں پر بل پڑے ہوئے ہیں ان پر خرچ کرنے کے لئے میرے پاس اور کچھ نہیں ہے اس لئے یہ غلام بیچ کر ان کی رقم کو صفہ والوں پر خرچ کروں گا۔ یہ سن کر ہم دونوں واپس آ گئے۔ رات کو ہم دونوں چھوٹے سے ایک کمر میں لیٹے ہوئے تھے کہ جب اس سے سر ڈھانکتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانکتے تو سر کھل جاتا۔ اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم دونوں جلدی سے اٹھنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ لیٹے رہو اور فرمایا: تم نے مجھ سے جو خادم مانگا ہے کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور بتلائیے۔ ارشاد فرمایا: یہ چند کلمات مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، دس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو اور جب بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہہ کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہ چھوڑا۔ ابن کواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا آپ نے) جنگ صفین کی رات میں بھی ان کلمات کو پڑھنا نہ چھوڑا؟ فرمایا: عراق والو! تم پر اللہ کی مار ہو، جنگ صفین کی رات کو بھی میں نے یہ کلمات نہیں چھوڑے۔ (مسند احمد)

﴿ 29 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَصَلْتَانِ لَا يُخْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحَ اللَّهُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا قَالَ: فَإِنَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُهَا بِيَدِهِ قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ، وَأَلْفَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَبَلَكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ، وَأَلْفَ فِي الْمِيزَانِ، فَإِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِيهِ الْيَوْمَ الْوَاحِدِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، قَالَ: كَيْفَ لَا يُخْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَا بَنِي آدَمَ كُنْهُ الشَّيْطَانِ، وَهُوَ فِي صَلَاةٍ، فَيَقُولُ: أَذْكُرُ كَذَا، أَذْكُرُ كَذَا، حَتَّى شَغَلَهُ وَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَقْلُ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَتَوَمَّهُ حَتَّى يَنَامَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: حديث صحيح ۳۵۴/۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو مسلمان بھی ان کی پابندی کرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ وہ دونوں عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، دس مرتبہ اللّٰہ اَکْبَرُ پڑھے۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر شمار فرما رہے تھے کہ یہ (تینوں کلمات دس دس مرتبہ پانچ نمازوں کے بعد) پڑھنے میں ایک سو پچاس ہوئے لیکن اعمال کی ترازو میں (دس گنا ہو جانے کی وجہ سے) پندرہ سو ہو گئے۔ دوسری عادت یہ کہ جب سونے کے لئے بستر پر آئے تو سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اللّٰہ اَکْبَرُ سو مرتبہ پڑھے (اس طور پر کہ سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ، اللّٰہ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرے) یہ پڑھنے میں سو کلمے ہو گئے جن کا ثواب ایک ہزار نیکیاں ہو گئیں (اب ان کی اور دن بھر کی نمازوں کے بعد کی کل میزان دو ہزار پانچ سو نیکیاں ہو گئیں) آپ نے ارشاد فرمایا: دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہوگا؟ یعنی اتنے گناہ نہیں ہوتے اور دو ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان عادتوں پر عمل کرنے والے آدمی کم ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وجہ سے کہ) شیطان نماز میں آکر کہتا ہے کہ فلاں ضرورت اور فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ اس کو ان ہی خیالات میں مشغول کر دیتا ہے تاکہ ان کلمات کے پڑھنے کا دھیان نہ رہے۔ اور شیطان بستر پر آکر سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان کلمات کو پڑھے بغیر ہی سو جاتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿30﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا مُعَاذُ! وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ، فَقَالَ: أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ! لَا تَدْعُنِي فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۲۲

حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: معاذ، اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ! اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرمائیے کہ میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کا شکر کروں

اور آپ کی اچھی عبادت کروں۔ (ابوداؤد)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم: ۱۰۰، وفي رواية: وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

رواه الطبرانی فی الكبير والارسط باسناد جيد، مجمع الزوائد ۱۲۸/۱۰

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے۔ ایک روایت میں آیت الکرسی کے ساتھ سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ (عمل اليوم والليلة، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 32 ﴾ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخِرَى.

رواه الطبرانی واسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۲۸/۱۰

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد ”آیت الکرسی“ پڑھ لیتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَاغْفِرْ لِيْ وَاجْبُرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَضُرُّ سَيِّئِهَا اِلَّا اَنْتَ.

رواه الطبرانی فی الصغير والارسط واسناده جيد، مجمع الزوائد ۱۴۵/۱۰

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہیں نماز سے فارغ ہو کر یہی دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَاغْفِرْ لِيْ وَاجْبُرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَضُرُّ سَيِّئِهَا اِلَّا اَنْتَ۔ ترجمہ: یا اللہ! میری تمام غلطیاں اور گناہ معاف

فرمائیے۔ یا اللہ! مجھے بلندی عطا فرمائیے، میری کمی کو دور فرمائیے اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق نصیب فرمائیے اس لئے کہ اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو آپ کے سوا اور کوئی دور نہیں کر سکتا۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 34 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرَدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه البخاری، باب فضل صلاة الفجر، رقم: ۵۷۴

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

فائدہ: دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ فجر ٹھنڈے وقت کے اختتام پر اور عصر ٹھنڈک کی ابتداء پر ادا کی جاتی ہے۔ ان دونوں نمازوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور عصر کی نماز کاروباری مشغولیت کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہوتا ہے لہذا ان دو نمازوں کا اہتمام کرنے والا یقیناً باقی تین نمازوں کا بھی اہتمام کرے گا۔ (مرقاۃ)

﴿ 35 ﴾ عَنْ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، يَغْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

رواہ مسلم، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، رقم: ۱۴۳۶

حضرت رویبہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 36 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ فِي حِزْبٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوزٍ وَ

خَوْسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لَذَنْبٍ أَنْ يُذْرِكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَّا الشَّرْكَ بِاللَّهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب في ثواب كلمة التوحيد.....

رقم: ۳۴۷۴ ورواہ النسائی فی عمل اليوم والليلة، رقم: ۱۱۷ وذكر بيده الخَيْرُ مكان يُخَيِّ وَيُمِيتُ، وزاد فيه: وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَتَقَ رَقَبَةً، رقم: ۱۲۷ ورواہ النسائی ايضا فی عمل اليوم والليلة، من حديث معاذ، وزاد فيه: وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ أُعْطِيَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي لَيْلَتِهِ، رقم: ۱۲۶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح) دو انو بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ (یہ کلمات) پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عصر کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں، پورے دن ہر ناگوار اور نا پسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیتے ہیں اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر کلمہ پڑھنے پر اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی رات بھر وہی ثواب ملتا ہے جو فجر کی نماز کے بعد پڑھنے پر دن بھر ملتا ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ایک روایت میں يُخَيِّ وَيُمِيتُ کی جگہ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ہے ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، سارا ملک، دنیا و آخرت انہی کا ہے، انہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ انہی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتے ہیں، وہی مارتے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (ترمذی، عمل اليوم والليلة)

﴿ 37 ﴾ عَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُذْرِكُهُ، ثُمَّ يَكْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ. رواه مسلم، باب فضل صلاة العشاء..... رقم: ۱۴۹۴

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے (لہذا اسے نہ ستاؤ) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمائیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے۔ (مسلم)

﴿38﴾ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْبَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ نُمْتُ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ، فَإِنَّكَ إِنْ نُمْتَ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۹

حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چپکے سے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو: ”اَللّٰهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ“ ”یا اللہ! مجھ کو دوزخ سے محفوظ رکھے“ جب تم اس کو پڑھ لو گے اور پھر اسی رات تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ فجر کی نماز کے بعد (بھی) پڑھ لو اور اسی دن تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے اس لئے فرمایا تا کہ سننے والے کے دل میں بات کی اہمیت رہے۔ (بذل المحمود)

﴿39﴾ عَنْ أُمِّ فَرَوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا.

رواہ ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ۴۲۶

حضرت ام فرورہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔ (ابوداؤد)

﴿40﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرِجِبُ الْوُتْرَ.

رواہ ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن والو یعنی

مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہیں، وتر پڑھنے کو پسند فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: وتر بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔ وتر پڑھنے کو پسند فرمانا بھی اس وجہ سے ہے کہ اس نماز کی رکعتوں کی تعداد طاق ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿41﴾ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ خُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوُتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ. رواه أبو داود، باب استحباب الوتر، رقم: ١٤١٨.

حضرت خارجه بن خذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿42﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَرُكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

رواه الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٢/ ٤٦٠.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: جنہیں رات کو اٹھنے کی عادت ہے ان کے لئے اٹھ کر وتر پڑھنا افضل ہے اور اگر اٹھنے کی عادت نہیں تو سونے سے پہلے ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

﴿43﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طَهْرَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، إِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّينِ

كَمْوَضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر وقال: تفرد به الحسن بن الحکم الجبیری، الترغیب ۱/۲۴۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امانت دار نہیں وہ کامل ایمان والا نہیں۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہی ہے جیسے سر کا درجہ بدن میں ہے یعنی جیسے سر کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز کے بغیر دین باقی نہیں رہ سکتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 44 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

رواہ مسلم، باب بیان اطلاق اسم الکفر رقم: ۲۴۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر و شرک تک پہنچانے والا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: علماء نے اس حدیث کے کئی مطلب بیان فرمائے ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ بے نمازی گناہوں کے کرنے پر بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفر میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ بے نمازی کے برے خاتمے کا اندیشہ ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر، وفیہ: سهل بن محمود ذکرہ ابن ابی حاتم وقال: روی عنه احمد بن ابراهيم الدورقي وسعدان بن يزيد، قلت: وروی عنه محمد بن عبد الله المخرمي ولم يتكلم فيه احد، وبقيہ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۲۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 46 ﴾ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ، فَكَانَ مَا وَرَئَهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ.

رواہ ابن حبان (واسنادہ صحیح) ۴/۳۳۰

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. رواه ابو داؤد، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: 490

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو اور اس عمر میں پہنچ کر (بہن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مار ایسی ہو کہ جس سے کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچے نیز چہرے پر نہ ماریں۔

باجماعت نماز

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾

[البقرة: ۴۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (یعنی باجماعت نماز پڑھو)۔ (بقرہ)

احادیث نبویہ

﴿48﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤَدِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا. رواه ابو داؤد، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۵۱۵.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک معاف کر دیئے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اگر اتنی مسافت

تک کی جگہ اس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
 جاندارو بے جان جو مؤذن کی آواز سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں
 گے۔ مؤذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور
 ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک پچیس نمازوں کا ثواب مؤذن کے لئے ہے اور اس کی
 ایک اذان سے پچھلی اذان تک کے درمیانی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (بذل الحمود)

﴿ 49 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهَى
 أَذَانِهِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهُ. رواه أحمد والطبرانی في الكبير والبخاري
 إلا أنه قال: وَيُجِيبُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَرَجَالَهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ، مجمع الزوائد ٨١/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہر جاندار اور
 بے جان جو اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں
 ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 50 ﴾ عَنْ أَبِي صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا كُنْتُ
 فِي الْبُؤَادَى فَأَزْفَعُ صَوْتَكَ بِالْبَدَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ
 شَجَرٌ، وَلَا مَذْرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ. رواه ابن خزيمة ٢٠٣/١

حضرت ابو صعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: جب
 تم جنگلات میں ہو کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد
 فرماتے ہوئے سنا: مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ
 سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 51 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
 يُصَلُّونَ عَلَى الصَّافِّ الْمُقَدِّمِ، وَالْمُؤَذِّنِ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ، وَيُصَلِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ
 وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ. رواه النسائي، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ٦٤٧

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور مؤذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے، جو جاندار دے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (نسائی)

فائدہ: بعض علماء نے حدیث شریف کے دوسرے جملے کا یہ مطلب بھی بیان فرمایا ہے کہ مؤذن کے وہ گناہ جو اذان دینے کی جگہ سے اذان کی آواز پہنچنے کی جگہ تک کے درمیانی علاقے میں ہوئے ہوں سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے رہنے والے لوگوں کے گناہوں کو مؤذن کی سفارش کی وجہ سے معاف کر دیا جائے گا۔ (بذل الحمود)

﴿ 52 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ اغْنَاءًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب فضل الاذان رقم: ۸۵۲

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم)

فائدہ: علماء نے اس حدیث کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ چونکہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں لہذا نمازی تابع اور مؤذن اصل ہوا اور اصل چونکہ سردار ہوتا ہے اس لئے اس کی گردن لمبی ہوگی تاکہ اس کا سر نمایاں نظر آئے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ مؤذن کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اس لئے وہ اپنے زیادہ ثواب کے شوق میں گردن اٹھا اٹھا کر دیکھے گا اس لئے اس کی گردن لمبی نظر آئے گی۔ تیسرا یہ کہ مؤذن کی گردن بلند ہوگی اس لئے کہ وہ اپنے اعمال پر نادم نہ ہوگا، اور جو نادم ہوتا ہے اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ چوتھا یہ کہ گردن لمبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ مؤذن میدانِ حشر میں سب سے ممتاز نظر آئے گا۔ بعض علماء کے نزدیک حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن مؤذن جنت کی طرف تیزی سے جائیں گے۔ (نووی)

﴿ 53 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذِنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ بِتَأْذِينِهِ سِتُّونَ حَسَنَةً وَبِاقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً. رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي ٢٠٥/١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس کے لئے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 54 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهْوُلُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلَى كَيْفٍ مِنْ مَسْكِ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ بِهِ، وَدَاعَ يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَعَبَدَ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ.

رواه الترمذی باختصار، وقد رواه الطبرانی فی الاوسط والصفیر،

وفیه: عبدالصمد بن عبد العزیز المقرئ ذکرہ ابن حبان فی الثقات، مجمع الزوائد ٨٥/٢

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔ جب تک مخلوق اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ مُشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا اور اس طرح امامت کی کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی اچھا معاملہ رکھے۔ (ترمذی، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتْبَانِ الْمَسْكِ. أَرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْطِيهِمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ: رَجُلٌ يُدَاعِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب احاديث فی صفة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مُشک کے ٹیلوں پر ہونگے۔ ان پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے۔ (ترمذی)

﴿56﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللَّهُمَّ! أَرْشِدِ الْآئِمَّةَ وَاعْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ.

رواہ ابو داؤد باب ما یجب علی المؤذن رقم: ۵۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔ (ابوداؤد)

فائدہ : امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے۔ مؤذن پر بھروسہ کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نماز روزے کے اوقات کے بارے میں اس پر اعتماد کیا ہے۔ لہذا مؤذن کو چاہئے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے اور چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا کی ہے۔ (بذل المحمود)

﴿57﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرُّوحَاءِ؟ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا.

رواہ مسلم، باب فضل الاذان رقم: ۸۵۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شیطان جب نماز کے لئے اذان سنتا ہے تو مقامِ رُوحاء تک دور چلا جاتا ہے۔ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مقامِ رُوحاء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مدینہ سے چھتیس میل دور ہے۔ (مسلم)

﴿58﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّأَذِينَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ: أَذْكَرَ كَذَا، وَأَذْكَرَ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَذْكُرُ كَمْ صَلَّى.

رواہ مسلم، باب فضل الاذان، رقم: ۸۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان باواز ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے: یہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم)

﴿59﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا.

(وہو جزء من الحديث) رواہ البخاری، باب الاستہام فی الاذان، رقم: ۶۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جاتا اور انہیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری)

﴿60﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِأَرْضٍ فِي فَحَافَةِ الصَّلَاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَيْمَّمْ، فَإِنْ أَقَامَ صَلَاتَهُ مَعَ مَلَكَاةٍ،

وَأَنَّ أَذْنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ مَا لَا يُرَى طَرَفُهُ. رواه عبد الرزاق في مصنفه ٥١٠/١..

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرے، پانی نہ ملے تو تیمم کرے۔ پھر جب وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دونوں (لکھنے والے) فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اگر اذان دیتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی یعنی فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد نماز پڑھتی ہے کہ جن کے دونوں کنارے دیکھے نہیں جاسکتے۔

(مصنف عبد الرزاق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَغْجِبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَأْيِي غَمٍّ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ يَجَلُّ يُوَدِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنْظِرُوا إِلَيَّ عَبْدِي هَذَا يُؤَدِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّي قَدْ عَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَذْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. رواه ابو داؤد، باب الاذان في السفر، رقم: ١٢٠٣

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے رب اس بکری چرانے والے سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو اذان کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ، وَعِنْدَ النَّاسِ حِينَ يُلْجِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

رواه ابو داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ٢٥٤٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک اذان کے وقت دوسرے اس وقت جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے۔

﴿ 63 ﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ

يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

رواہ مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم: ۸۵۱

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سننے کے وقت یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ترجمہ: میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تھا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر، محمد ﷺ کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

﴿ 64 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي قَلَمًا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواہ الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه هكذا ووافقه الذهبي ۲۰۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے۔ جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ ان جیسے کلمات کہتا ہے جو مؤذن نے اذان میں کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا وہی الفاظ دہرائے

جو مؤذن نے کہے۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا جائے۔ (مسلم)

﴿ 65 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضِلُونَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تَغْطَهُ.

رواہ ابوداؤد، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، رقم: ۵۲۴

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذان کہنے والے ہم سے اجر و ثواب میں بڑھے ہوئے ہیں (کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ ہمیں بھی اذان دینے والی فضیلت مل جائے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی کلمات کہا کرو جو مؤذن کہتے ہیں پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو دعا مانگو (جو مانگو گے) وہ دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.

رواہ مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم: ۸۴۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب مؤذن کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں بھیجتے ہیں پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا حق دار ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 67 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَخْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ البخاری، باب الدعاء عند النداء، رقم: ۶۱۴ ورواہ البيهقي في سننه

الكبرى، وزاد في آخره: إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۱/ ۴۱۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَخْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ، إِنَّكَ

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ترجمہ: اے اللہ اس پوری دعوت اور (اذان کے بعد) ادا کی جانے والی نماز کے رب! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرما دیجئے اور فضیلت عطا فرما دیجئے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (بخاری، بیہقی)

﴿ 68 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ النَّافِعَةُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ، اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ دَعْوَتَهُ. رواه احمد ۳۳۷/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ النَّافِعَةُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعوت (اذان) اور نفع دینے والی نماز کے رب، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرمائیے، اور آپ ان سے ایسے راضی ہو جائیں کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 69 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا: فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب في العفو والعافية، رقم: ۳۵۹۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا رد نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی)

﴿ 70 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتَجِيبَ الدُّعَاءُ. رواه احمد ۳۴۲/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے

اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

(مسند احمد)

﴿71﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِإِخْدَائِ خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ، وَيُمْلَخِي عَنْهُ بِالْأُخْرَى سِتَّةً، فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْإِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ، فَإِنَّ أَغْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا قَالُوا: لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخَطَا.

رواہ الامام مالک فی الموطا، جامع الوضوء ص ۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو جب تک وہ اس ارادے پر قائم رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں کوئی اقامت سنے تو دوڑ کر نہ چلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ ابو ہریرہ! گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لئے کہ قدم زیادہ ہوں گے۔

(موطا امام مالک)

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه النهي ۲۰۶/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد آتا ہے تو گھر واپس آنے تک اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور ارشاد فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

(متدرک حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے

میں ڈالنا درست نہیں اور بلا وجہ ایسا کرنا پسندیدہ عمل نہیں اسی طرح جو گھر سے وضو کر کے نماز کے

ارادے سے مسجد آئے اس کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کیونکہ نماز کا ثواب حاصل کرنے کی وجہ سے یہ شخص بھی گویا نماز کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔

﴿ 73 ﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً، وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيَقْرَبْ أَحَدُكُمْ أَوْلِيَّيْعِدْ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّاهُ بَعْضًا وَبَقِيَ نَعُضٌ صَلَّى مَا أَذْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ، كَانَ كَذَلِكَ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّاهُ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذَلِكَ.

رواہ ابو داؤد، باب ماجاء فی الہدی فی المشی الی الصلاۃ، رقم: ۵۶۳

حضرت سعید بن مسیبؒ ایک انصاری صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کیلئے نکلتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (اب اسے اختیار ہے) کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھے یا لمبے لمبے قدم رکھے۔ اگر یہ شخص مسجد آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور لوگ نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے ہیں اور کچھ باقی ہے تو اسے جتنی نماز مل جاتی ہے اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھ لیتا ہے اور باقی نماز خود مکمل کر لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اگر یہ شخص مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور یہ اپنی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابوداؤد)

﴿ 74 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الصُّحَى لَا يُنْصَبُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ لَا لَعَوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيْنِ.

رواہ ابو داؤد، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوۃ، رقم: ۵۵۷

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے

گھر سے اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے ارادے سے نکلتا ہے اسے احرام باندھ کر حج پر جانے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص صرف چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے مشقت اٹھا کر اپنی جگہ سے نکلتا ہے اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی فضول کام اور بے فائدہ بات نہ ہو، یہ عمل اونچے درجہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوئَهُ وَيُسَبِّحُهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ.

رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ ۲/۲۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ کسی دور گئے ہوئے رشتہ دار کے اچانک آنے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمہ)

﴿ 76 ﴾ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ، وَحَقَّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۱۴۹

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی مجمع الزوائد)

﴿ 77 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ! دِيَارُكُمْ! تُكْتَبُ آثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ! تُكْتَبُ آثَارُكُمْ.

رواہ مسلم، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، رقم: ۱۰۱۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ارد گرد کچھ زمین خالی پڑی تھی۔ بنو سلمہ (جو مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے) انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہم یہی چاہ رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بنو سلمہ وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں، وہیں رہو! تمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حِينَ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَى مَسْجِدِي فَرَجُلٍ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً، وَرَجُلٍ تَحُطُّ عَنْهُ سَيِّئَةٌ حَتَّى يَرْجِعَ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۵۰۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے گھر والے ہونے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

﴿79﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ سَلَامَةٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ. قَالَ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَنْجِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ، صَدَقَةٌ، قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الْآذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

رواہ مسلم، باب بیان ان اسم الصلوة يقع على كل نوع من المعروف رقم: ۲۳۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے ذمہ ہے کہ ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے اپنے بدن کے ہر جوڑی طرف سے (اس کی سلامتی کے شکرانے میں) ایک صدقہ ادا کرے۔ تمہارا دواؤں کے درمیان انصاف کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (مسلم)

﴿ 80 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُصْنِئُ لِلَّذِينَ يَتَخَلَّلُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ نُورًا سَاطِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۴۸/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں، (چاروں طرف) پھیلنے والے نور سے منور فرمائیں گے۔

﴿ 81 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَشَاءُ وَنَّ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ، أُولَئِكَ الْخَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ.

رواه ابن ماجہ و فی

اسناده اسماعیل بن رافع تکلم فیہ الناس، وقال الترمذی: ضعفه بعض أهل العلم وسمعت محمدًا یعنی البخاری بقول هو ثقة مقارب الحديث الترغیب ۲۱۳/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیروں میں بکثرت مسجدوں میں جانے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔

﴿ 82 ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه ابو داؤد، باب ماجاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم، رقم: ۵۶۱

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔

﴿ 83 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا، وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اسْبِغِ الْوُضُوءَ. أَوْ الظُّهُورَ. فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةَ الْخَطَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ مَعَ

الْإِمَامُ، ثُمَّ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الَّتِي بَعْدَهَا، إِلَّا قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.
(الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۲۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: طبیعت کی ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے پھر اس کے بعد والی نماز کے انتظار میں بیٹھ جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرما دیجئے، یا اللہ! اس پر رحم فرما دیجئے۔ (ابن حبان)

﴿ 84 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضْوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَاذِلْكُمْ الرِّبَاطُ.

رواہ مسلم، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم: ۵۸۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیے۔ ارشاد فرمایا: ناگواری و مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی رباط ہے۔ (مسلم)

فائدہ: ”رباط“ کے مشہور معنی ”اسلامی سرحد پر دشمن سے حفاظت کے لئے پڑاؤ ڈالنے“ کے ہیں جو بڑا عظیم الشان عمل ہے۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اعمال کو رباط غالباً اس لحاظ سے فرمایا کہ جیسے سرحد پر پڑاؤ ڈال کر حفاظت کی جاتی ہے اسی طرح ان اعمال کے ذریعہ نفس و شیطان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 85 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَزْعِي الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ. (أَوْ كَاتِبُهُ). بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَزْعِي الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ.

رواہ احمد ۴/ ۱۵۷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد آکر نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہر اس قدم کے بدلہ جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اور گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر واپس لوٹنے تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 86 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى): يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الْكُفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشَى الْأَقْدَامُ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَاسْتَبَاحُ الرُّضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلَبْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ، قَالَ: سَلِّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مُفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرُبُ إِلَى حُبِّكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَأَدْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا.

(وہو بعض الحديث) رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة ص، رقم: ۳۲۳۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں) ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مقرب فرشتے کون سے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ان اعمال کے بارے میں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا: وہ اعمال کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جماعت کی نمازوں کے لئے چل کر جانا، ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھ رہنا اور ناگواری کے

باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کوئی اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھانا، نرم بات کرنا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مانگو، میں نے یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِّیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا ارَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یَّقْرِبُ الِیْ حَبْلِكَ تَرْجِعُهُ: ”یا اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کا کہ آپ مجھے معاف فرمادیجئے، مجھ پر رحم فرمادیجئے اور جب آپ کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے اور عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ فرمائیں تو مجھے آزمائے بغیر اپنے پاس بلا لیجئے۔ یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت سے مجھے قریب کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا حق ہے لہذا اسے سیکھنے کے لئے بار بار پڑھو۔

﴿ 87 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَخَذْتُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُہُ، وَالْمَلَائِکَةُ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ، مَا لَمْ یَقُمْ مِنْ صَلَاتِہٖ اَوْ یُخَدِّثَ۔ رواہ البخاری، باب اذا قال: احدکم آمین..... رقم: ۳۲۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے اور اس پر رحم فرمائیے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ با وضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہی دعا کرتے رہتے ہیں۔

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، کَفَّارٌ مِّمَّا اشْتَدَّ بِہٖ قَرَسُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، عَلٰی کَشْحِہٖ وَہُوَ فِی الرِّبَاطِ الْاَکْثَرِ۔ رواہ احمد و الطبرانی فی الاوسط، واسناد احمد صالح، الترغیب ۲۸۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جس کا گھوڑا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیزی سے لے کر دوڑے۔ نماز کا انتظار کرنے والا (نفس و شیطان کے خلاف) سب سے بڑے مورچہ پر ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ترمذی)

﴿89﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّغِيرِ الْمَقْدَمِ، فَلَأْتَاءَ وَلِلثَّانِي مَرَّةً. رواه ابن ماجه، باب فضل الصف المقدم، رقم: ۹۹۶

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ)

﴿90﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيرِ الْأَوَّلِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِي، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَوَّوْا صُفُوفَكُمْ وَخَازُوا بَيْنَ مَنْابِكُمْ، وَلْيَتَوَفَّيْ أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ. يَعْنِي: أَوْلَادَ الصَّغِيرِ الصَّغَارِ. رواه احمد والطبرانی في الكبير و رجال احمد موثقون، مجمع الزوائد ۲/۲۵۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دوسری صف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھ میں رکھا کرو، صفوں کو سیدھا رکھنے میں اپنے بھائیوں کے لئے نرم بن جایا کرو اور صفوں کے درمیان خلا کو پُر کیا کرو اس لئے کہ شیطان (صفوں میں خالی جگہ دیکھ کر) تمہارے درمیان بھیڑ کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: بھائیوں کے لئے نرم بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صف سیدھی کرنے کے لئے تم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے ہونے کو کہے تو اس کی بات مان لیا کرو۔

﴿91﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ

أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

رواہ مسلم، باب تسبیۃ الصفوف..... رقم: ۹۸۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب آخری صف کا ہے اور سب سے کم ثواب پہلی صف کا ہے۔ (مسلم)

﴿ 92 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَى نَاحِيَةٍ، يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُولِ.

رواہ ابو داؤد، باب تسبیۃ الصفوف، رقم: ۶۶۴

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے، ہمارے سینوں اور کاندھوں پر ہاتھ مبارک پھیر کر صفوں کو سیدھا فرماتے اور ارشاد فرماتے: (صفوں میں) آگے پیچھے نہ رہو اگر ایسا ہوا تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے اختلاف پیدا ہو جائے گا اور فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(ابوداؤد)

﴿ 93 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونِ الصُّفُوفِ الْأُولِ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا.

رواہ ابو داؤد، باب فی الصلوۃ تقام..... رقم: ۵۴۳

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں سے قریب صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 94 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ الصُّفُوفِ۔ رواہ ابو داؤد، باب من يستحب ان يلى الامام فى الصف رقم: ۶۷۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَمَرَ جَانِبَ

الْمَسْجِدِ الْأَيْسَرِ لِقَلْبِهِ أَهْلُهُ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر، وفیہ: بقیۃ، وهو مدلس وقد عنعنہ، ولكنه ثقة، مجمع الزوائد ۲/۲۵۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کی بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

﴿ 96 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفِ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۲۱۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کی خالی جگہیں پر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (مسند رک حاکم)

﴿ 97 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصِلُ عَبْدٌ صَفًّا إِلَّا

رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، وَذُرَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْبُورِ۔

(وهو بعض الحديث) رواہ الطبرانی فی الاوسط ولا باس باسناده، الترغیب ۱/۳۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور فرشتے اس پر رحمتوں کو بکھیر دیتے ہیں۔ (طبرانی، تریغ)

﴿ ۹۸ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرًا لَكُمْ الْيُسُفُفُ مَنَاصِبٌ فِي الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَكْثَرَ أَجْرًا مِنْ خُطْوَةٍ مَشَاهَا رَجُلٌ إِلَى فُرْجَةٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهَا. رواه البزار باسناد حسن، وابن حبان في صحيحه

کلاهما بالشرط الاول، ورواه بتمامه الطبرانی في الاوسط، الترغيب ۳۲۲/۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔

(بزار، ابن حبان، طبرانی، تریغ)

فائدہ: نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں بائیں کے نمازی اس کے لئے اپنے مونڈھوں کو نرم کر دیں تاکہ آنے والا صف میں داخل ہو جائے۔

﴿ ۹۹ ﴾ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ. رواه البزار واسناده حسن، مجمع الزوائد ۲۵۱/۲

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ ۱۰۰ ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داود، باب تسوية الصفوف، رقم: ۶۶۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملادیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہو سکے یا صف میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اسے پُر نہ کرے (مرقاۃ)

﴿101﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. رواه البخاری، باب إقامة الصف من تمام الصلاة، رقم: ۷۲۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔ (بخاری)

﴿102﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَاسْتَبْعَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ.

رواہ مسلم باب فضل الوضوء والصلاة عقبہ، رقم: ۵۹۹

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لئے چل کر جاتا ہے اور نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿103﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَغْضَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمْعِ.

رواہ احمد و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۶۳/۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٍ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً. رواه احمد ۳۷۶/۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس درجے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿105﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا.

(الحديث) رواه البخاری، باب فضل صلوة الجماعة، رقم: ۶۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری)

﴿106﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. رواه مسلم، باب فضل صلوة الجماعة رقم: ۱۴۷۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر و ثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔ (مسلم)

﴿107﴾ عَنْ قُبَابِ بْنِ أَشِيمٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَوْمٌ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلَاةِ أَرْبَعَةٍ تَتَرَى، وَصَلَاةُ أَرْبَعَةٍ يَوْمٌ أَحَدُهُمْ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِيَةٍ تَتَرَى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَةٍ يَوْمٌ أَحَدُهُمْ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مِائَةِ تَتَرَى. رواه البزار والطبرانی في الكبير ورجال الطبرانی موثقون، مجمع الزوائد ۱۶۳/۲

حضرت قباب بن اشیم لیشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿108﴾ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَخِدَّةً، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داود، باب في

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز میں جمع جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿109﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً، فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً. رواه ابو داؤد، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلوة، رقم: ۵۶۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور جب کوئی شخص جنگل یا باں میں نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع سجدہ بھی پورا کرتا ہے یعنی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھتا ہے تو اس نماز کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر پہنچ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَلَدٍ لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ. رواه ابو داؤد، باب التشديد في ترك الجماعة، رقم: ۵۴۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان پوری طرح غالب آجاتا ہے اس لئے جماعت سے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھو۔ بھیڑ یا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے (اور آدمیوں کا بھیڑ یا شیطان ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَرَوَاجَهُ فِي أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي فَأِذِنْ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخْطُرُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ. رواه البخاری، باب الغسل والوضوء في المخبض، رقم: ۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ نے دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری

میرے گھر میں کی جائے۔ انہوں نے آپ کو اس بات کی اجازت دے دی۔ (پھر جب نماز کا وقت ہوا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لے کر (مسجد جانے کے لئے اس طرح) نکلے کہ (کمزوری کی وجہ سے) آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هَؤُلَاءِ مَجَانِنٌ أَوْ مَجَانُونٌ، فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَخْبَيْتُمْ أَنْ تَرُدَّادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ: وَأَنَايُومِيذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في معيشة

اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۲۳۶۷

حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض اصحاب صفہ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جاتے یہاں تک کہ باہر کے دیہاتی لوگ ان کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر تمہیں وہ ثواب معلوم ہو جائے جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو تم اس سے بھی زیادہ تنگدستی اور فاقے میں رہنا پسند کرو۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رواه مسلم، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، رقم: ۱۴۹۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

﴿114﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ.

(الحديث) رواه مسلم، باب فضل صلاة الجماعة.....، رقم: ۱۴۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بیماری عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

(وہو طرف من الحديث) رواہ البخاری، باب الاستہام فی الاذان، رقم: ۶۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لئے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لئے مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (بخاری)

﴿116﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَمَنْ أَخْفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ كَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ لَوِجْهٍ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصّحیح، مجمع الزوائد ۲۹/۲

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے ہوئے شخص کو ستائے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیں گے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿117﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى اللَّهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ قَاتِنٌ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْيَفَاقِ.

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم:

۲۴۱ قال الحافظ المنذرى: رواه الترمذی وقال: لا اعلم احدا رفعه الا ما روى مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمر وقال المصنف رحمه الله: ومسلم وطعمة وبقية رواه ثقات، الترغيب ۲۶۳/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

چالیس دن اخلاص سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے بری ہونے کا دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ فَيُجْمَعُ حَزْمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتَى قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأَجَرَهَا عَلَيْهِمْ. رواه ابو داؤد، باب التشديد في ترك الجماعة، رقم: ٥٤٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ فَلَاقَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَعَا. رواه مسلم، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة، رقم: ١٩٨٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دوران خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا (اور اس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کر دیا)۔ (مسلم)

﴿120﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طِينٍ إِنْ كَانَ عُنْدَهُ، وَلَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى. رواه احمد ٥/٤٢٠

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اگر خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرتا ہے،

اچھے کپڑے پہنتا ہے، اس کے بعد مسجد جاتا ہے۔ پھر مسجد آکر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں جاتا۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے اس وقت سے نماز ہونے تک خاموش رہتا ہے یعنی کوئی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿۱۲۱﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَيَذْهَبُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. رواه البخاری، باب الدھن للجمعة، رقم: ۸۸۳

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا اور حتمی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

﴿۱۲۲﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۸/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہذا اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿۱۲۳﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ أَصُولِ الشَّعْرِ اسْتِئْثِلًا. رواه الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۷۷/۲،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال دیتا ہے۔ (طبرانی، معجم الروائد)

﴿124﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفْتَ الْمَلَكَةَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمِثْلَ الْمُهْجَرِ كَمِثْلِ الَّذِي يَهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بِقَرَّةٍ، ثُمَّ كَبِشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. رواه البخاری، باب الاستماع إلى الخطبة يوم الجمعة، رقم: ۹۶۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو اٹھارہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجسٹرن میں آنے والوں کے نام لکھ گئے ہیں لیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿125﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: لِحَقْنِي عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَبَشِرْ، فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، سَمِعْتُ أَبَا عَبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في فضل من اغبرت قدماء في سبيل الله، رقم: ۱۶۳۲

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جا رہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رفاعہ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى، وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةِ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی الغسل للجمعة، رقم: ۳۴۵

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے مسجد جاتا ہے، پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا، امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کسی قسم کی بات نہیں کرتا، خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا، فَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ قِيَامِ سَنَةٍ وَصِيَامِهَا.

رواہ احمد ۲/۲۰۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لئے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اس دوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر قدم کے بدلے سال بھر کی تہجد اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿128﴾ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَفِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقْرَأُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقُنْ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رواہ ابن ماجہ، باب فی فضل الجمعة، رقم: ۱۰۸۴

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سارے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اس دن میں پانچ (اہم) باتیں ہوں گی۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن ان کو زمین پر اتارا، اسی دن ان کو موت دی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو چیز بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ، سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں (اس لئے کہ قیامت جمعہ کے دن ہی آئے گی)۔ (ابن ماجہ)

﴿129﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تَفْرَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا هَذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسَ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۵/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج کے طلوع و غروب والے دنوں میں کوئی بھی دن جمعہ کے دن سے افضل نہیں یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ انسان و جنات کے علاوہ تمام جاندار جمعہ کے دن سے گھبراتے ہیں (کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے)۔ (ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

رواہ احمد، الفتح الربانی ۱۳/۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿131﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ.

رواه مسلم، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، رقم: ۱۹۷۵

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لیکر نماز کے ختم ہونے تک کا درمیانی وقت ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کی تعیین کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں لہذا اس پورے دن زیادہ سے زیادہ دعا اور عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (نوی)

سنن ونوافل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ فَ عَمَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾
[بنی اسرائیل: ۷۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے خطاب فرمایا: اور رات کے بعض حصے میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھا کریں جو کہ آپ کے لئے پانچ نمازوں کے علاوہ ایک زائد نماز ہے۔ امید ہے کہ اس تہجد پڑھنے کی وجہ سے آپ کے رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیں گے۔ (بنی اسرائیل)

فائدہ: قیامت میں جب سب لوگ پریشان ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کی سفارش پر اس پریشانی سے نجات ملے گی اور حساب کتاب شروع ہوگا۔ اس سفارش کے حق کو مقام محمود کہتے ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَسْتَوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ [الفرقان: ۶۴]

(اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ لوگ اپنے رب

کے سامنے سجدے میں اور کھڑے ہو کر رات گزارتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ذُرِّيَّتَهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءُ ۙ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ۱۶، ۱۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید سے پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر، دعا میں لگے رہتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان خزانہ غیب میں موجود ہے اس کی کسی شخص کو بھی خبر نہیں۔ یہ ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سجدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٌ ۖ اِخْلِدِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُجْسِنِينَ ۖ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۖ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [التہمت: ۱۵، ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: متقی لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے انہیں جو ثواب عطا کیا ہو گا وہ اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ لوگ اس سے پہلے یعنی دنیا میں نیکی کرنے والے تھے۔ وہ لوگ رات میں بہت ہی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت کی مشغولیت میں گزرتا تھا) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے۔ (ذاریات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ ۖ قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۖ نِصْفَهُ ۖ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ ۖ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۖ إِنَّا سَمِعْنَا عَلَنِكَ قَوْلًا تَقِيلًا ۖ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا ۖ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا﴾ [المزمل: ۱-۷]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا: اے چادر اوڑھنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمالیں یعنی آدھی رات یا آدھی رات سے کچھ کم یا آدھی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمالیں۔ اور (اس تہجد کی نماز میں) قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔ (تہجد کے حکم کی ایک حکمت یہ ہے کہ رات کے اٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے طبیعت میں بھاری

کلام برداشت کرنے کی استعداد خوب کامل ہو جائے کیونکہ) ہم غریب آپ پر ایک بھاری کلام (یعنی قرآن کریم) نازل کرنے والے ہیں۔ (دوسری حکمت یہ ہے کہ) رات کا اٹھنا نفس کو خوب کچلتا ہے اور اس وقت بات ٹھیک نکلتی ہے (یعنی قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ خوب اطمینان سے ادا ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جی لگتا ہے۔) (تیسری حکمت یہ ہے کہ) آپ کو دن میں بہت سے مشاغل رہتے ہیں (جیسے تبلیغی مشغلہ للہذرات کا وقت تو یکسوئی کے ساتھ عبادت الہی کے لئے ہونا چاہئے)

(مزل)

احادیث نبویہ

﴿۱۳۲﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رُكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَدْرُ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ. قَالَ أَبُو النَّضَرِ: يَعْنِي الْقُرْآنَ.

رواہ الترمذی، باب ما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منه، رقم: ۲۹۱۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دو رکعت نماز کی توفیق دے دیں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے بھلائیاں اس کے سر پر نکھیر دی جاتی ہیں۔ اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلتی ہے یعنی قرآن شریف۔

(ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب قرآن کریم کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿۱۳۳﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرِ فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوا: فَلَانٌ فَقَالَ: رُكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ هَذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۵/۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے

گذرے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دو رکعتوں کا پڑھنا تمہاری دنیا کی باقی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دو رکعت کی قیمت تمام دنیا کے ساز و سامان سے زیادہ ہے، اس کا صحیح علم قبر میں پہنچ کر ہوگا۔

﴿134﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ يَنْتَهَأَتْ فَآخَذَ بَعْضَنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَنْتَهَأَتْ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَقْلْتُ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَأَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَنْتَهَأَتْ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.

رواہ احمد ۱۷۹/۵

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے، پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپؐ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو ذر! میں نے عرض کیا: لے لے یا رسول اللہ! آپؐ نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿135﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

رواہ النسائی، باب ثواب من صلى في اليوم والليلة اثنتي عشرة ركعة، رقم: ۱۷۹۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: جو شخص بارہ رکعتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ (نسائی)

﴿۱۳۶﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

رواہ مسلم، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر رقم: ۱۶۸۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوافل (اور سنتوں) میں سے کسی نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا اہتمام تھا۔ (مسلم)

﴿۱۳۷﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا.

رواہ مسلم، استحباب رکعتی سنۃ الفجر رقم: ۱۶۸۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

﴿۱۳۸﴾ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ.

رواہ النسائی، باب الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد، رقم: ۱۸۱۷

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔ (نسائی)

فائدہ: ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتوں میں دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور دو نفل ہیں۔

﴿۱۳۹﴾ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَيَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارَ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ النسائی، باب الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد، رقم: ۱۸۱۴

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی

مومن بندہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاء اللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔

(نسائی)

﴿140﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَضَعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رواه الترمذی وقال: حديث عبد الله بن السائب حديث

حسن غریب، باب ماجاء فی الصلاة عند الزوال، رقم: ۴۷۸ الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی)

فائدہ: ظہر سے پہلے کی چار رکعت سے مراد چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک زوال کے بعد یہ چار رکعت ظہر کی سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔

﴿141﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَكَّرُوا ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ﴾ [النحل: ۴۸] الْآيَةَ. كُلُّهَا رواه الترمذی وقال: هذا حديث غریب، باب ومن

سورة النحل، رقم: ۳۱۲۸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: سایہ دار چیزیں اور ان کے سائے (زوال کے وقت) کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری طرف کو عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿142﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَمْرًا صَلَّى

قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا. رواه ابو داؤد، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ۱۲۷۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿143﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه البخاری، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، رقم: ۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان، رقم: ۱۳۲۸

حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رمضان کے مہینہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کی تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں اس مہینہ کے روزے رکھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿145﴾ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ الْأَزْدِيَّ أَوْ الْأَسَدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا فَاطِمَةَ! إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَانِي فَأَكْثِرِ السُّجُودَ. رواه احمد ۳/۸۲۴

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو فاطمہ! اگر تم مجھ سے (آخرت میں) ملنا چاہتے ہو تو سجدے زیادہ کیا کرو یعنی نمازیں کثرت سے پڑھا کرو۔ (مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا

يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَانْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء ان اول ما

بحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة رقم: ۴۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور باسراد ہوگا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے۔ اگر نفلیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا یعنی فرض روزوں کی کمی نفل روزوں سے پوری کی جائے گی اور فرض زکوٰۃ کی کمی نفل صدقات سے پوری کی جائے گی۔

(ترمذی)

﴿۱۴۷﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ أَخْطَأَ أَوْلِيَانِي عِنْدِي لَمْ أَوْفِ خَفِيفَ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةٍ رَبِّهِ وَأَطَاعَةٍ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِأَلَا صَابِغٍ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَّرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ: عَجَلْتُ مَبِيتَهُ قُلْتُ بَوَاكِجِهِ قُلْتُ تَرَاتُهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في الكفاف رقم: ۲۳۴۷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے دوستوں میں میرے نزدیک زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو یعنی دنیا کے ساز و سامان اور اہل و عیال کا زیادہ بوجھ نہ ہو، نماز سے اس کو بڑا حصہ ملا ہو یعنی نوافل کثرت سے پڑھتا ہو، اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جس طرح ظاہر میں کرتا ہو اسی طرح) تنہائی میں بھی کرتا ہو، لوگوں میں گناہ ہوا اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں یعنی لوگوں میں مشہور نہ ہو، روزی صرف گزارے کے قابل ہو جس پر صبر کر کے عمر گزار دے۔ پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجا کی (جیسے کسی چیز کے جلد ہو جانے پر چٹکی بجاتے ہیں) اور ارشاد فرمایا: اسے موت جلدی آجائے نہ اس پر رونے والیاں زیادہ ہوں اور نہ میراث زیادہ ہو۔ (ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحْنَا خَيْرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْيِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَنَاقَشُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ رِبَحْتُ رِبْحًا مَارِبَحَ الْيَوْمِ مِثْلَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِي قَالَ: وَنَحَكَ وَمَا رِبِحُكَ؟ قَالَ: مَا زِلْتُ أَبِيعُ وَابْتَاغُ حَتَّى رِبِحْتُ ثَلَاثَ ثِمَانِيَةِ أَوْقِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَنْبَتُكَ بِخَيْرِ رَجُلٍ رِبَحَ، قَالَ: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی التجارة فی الغزو، رقم: ۲۶۶۷ مختصر سنن ابی داؤد للمندری

حضرت عبد اللہ بن سلمانؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ جب خیر فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنا مالی غنیمت نکالا جس میں مختلف سامان اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ یہاں تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بیچی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتاتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نفع کیا ہے (جسے اس آدمی نے حاصل کیا)؟ ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

فائدہ: ایک اوقیہ چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً تین گرام چاندی کا ہوتا ہے۔ اس طرح تقریباً تین ہزار تولہ چاندی ہوگی۔

﴿149﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ. ثَلَاثَ عَقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عَقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

فَإِنْ قَدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَالْأُصْبَحُ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانٍ. رواه ابوداؤد، باب قیام اللیل، رقم: ۱۳۰۶ وفی روایۃ ابن ماجہ: فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، أَصْبَحَ كَسَلًا خَبِيثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا۔ باب ماجاء فی قیام اللیل، رقم: ۱۳۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گڈی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ پھوٹک دیتا ہے ”ابھی رات بہت پڑی ہے سوتا رہے“۔ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر تہجد پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ صبح کو چست ہشاش بشاش ہوتا ہے اسے بہت بڑی خیر مل چکی ہوتی ہے اور اگر تہجد نہیں پڑھتا تو سست رہتا ہے، طبیعت بوجھل ہوتی ہے اور بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

﴿150﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ أَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَيُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطُّهُورِ، وَعَلَيْهِ عُقْدَةٌ فَيَتَوَضَّأُ، فَإِذَا وَضَّأَ يَذْنِبُهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا رَجَلَ رَجُلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ لِلَّذِينَ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ مَا سَأَلَنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ كَـ۔ رواه احمد، الفتح الرباني، ۳۰۴/۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک رات کو اٹھتا ہے اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اس حال میں وضو پر آمادہ کرتا ہے کہ اس پر شیطان کی طرف سے گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وضو میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں جو انسانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو کہ وہ کس طرح مشقت اٹھا رہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿۱۵۱﴾ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتَجِيبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

رواہ البخاری، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، رقم: ۱۱۵۴

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کو آنکھ کھل جائے اور پھر وہ یہ پڑھ لے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے کہے یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھنے لگ جائے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری)

﴿۱۵۲﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ، قَالَ سَفِيَّان: وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمِيَّةٍ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواہ البخاری، باب التہجد باللیل، رقم: ۱۱۶۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ

الْحَقُّ، وَلَفَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَآلَيْكَ اَتَيْتُ، وَإِلَيْكَ اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ يَا اِلَهَ غَيْرُكَ تَرْجِعُهُ اِلَهِ اللّٰهِ!

تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کو اور جو مخلوق ان میں آباد ہے ان کے سنبالنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، زمین و آسمان اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف آپ ہی کی ہے۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان کے روشن کرنے والے ہیں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، اصل وجود آپ ہی کا ہے، آپ کا وعدہ حق ہے (مکمل نہیں سکتا) آپ سے ملاقات ضرور ہوگی، آپ ہی کا فرمان حق ہے، جنت کا وجود حق ہے، جہنم کا وجود حق ہے، سارے انبیاء علیہم السلام برحق ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق (رسول) ہیں اور قیامت ضرور آئے گی۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کر دیا، میں نے آپ کو دل سے مانا، میں نے آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا، (نہ ماننے والوں میں سے) جس سے جھگڑا کیا آپ ہی کی مدد سے کیا اور آپ ہی کی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں لہذا میرے ان گناہوں کو معاف کر دیجئے جو آپ سے پہلے کیے اور جو اس کے بعد کروں اور جو گناہ میں نے چھپا کر کیے اور جو علانیہ کیے۔ آپ ہی توفیق دے کر دینی اعمال میں آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی توفیق چھین کر پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ (بخاری)

﴿153﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رواہ مسلم، باب فضل صوم المحرم، رقم: ۲۷۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی (نماز تہجد) ہے۔ (مسلم)

﴿154﴾ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُرَزِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ لَيْلٍ وَلَوْ خَلَبَ شَاةٌ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.

رواه الطبرانی فی الکبیر وفيه: محمد بن اسحاق وهو منلس وبقيہ

رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۲۱، وهو ثقة، ۹۲/۱۰.

حضرت ایسا بن معاویہ مزی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو اگرچہ اتنی تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوبا جاتا ہے اور جو نماز بھی عشاء کے بعد پڑھی جائے وہ تہجد میں شامل ہے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

فائدہ: سو کر اٹھنے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک عشاء کے بعد سونے سے پہلے جو نفل پڑھ لئے جائیں وہ بھی تہجد ہے۔ (اعلاء السنن)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۵۱۹

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نفل نماز دن کی نفل نماز سے ایسی ہی افضل ہے جیسا کہ چھپ کر دیا ہوا صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿156﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۳۰۸/۱

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔ (متدرک حاکم)

﴿157﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ، وَيَسْتَبْشِرُ بِهِمُ الَّذِي إِذَا انْكَشَفَتْ قُبَّةٌ، قَاتَلَ وَرَاءَهَا بِنَفْسِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فِيمَا أَنْ

يُقْتَلُ، وَإِنَّمَا أَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُخَفِّفَهُ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا كَيْفَ صَبَرْتُ لِي
بِنَفْسِهِ؟ وَالَّذِي لَهُ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ، وَفِرَاشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: يَنْدُرُ شَهْوَتُهُ،
وَيَنْدُرُ كُونِي، وَلَوْ شَاءَ رَفَدَهُ، وَالَّذِي إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ رَكْبٌ فَسَهَرُوا ثُمَّ هَجَعُوا
فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِي ضَرَاءَ وَسَرَاءَ. رواه الطبرانی فی الکبیر نا سناد حسن، الترغیب ۱/۲۳۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین
شخص ایسے ہیں جن سے اللہ محبت فرماتے ہیں اور انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ ان میں
سے ایک وہ شخص ہے جو جہاد میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکیلا لڑتا رہے جبکہ اس کے سب
ساتھی میدان چھوڑ جائیں پھر یا تو وہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں اور اسے غلبہ
عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو! میری خوشنودی
کی خاطر کس طرح میدان میں جمارہا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو
اور بہترین نرم بستر موجود ہو اور پھر وہ (ان سب کو چھوڑ کر) تہجد میں مشغول ہو جائے۔ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں: دیکھو! اپنی چاہتوں کو چھوڑ رہا ہے اور مجھے یاد کر رہا ہے اگر چاہتا تو سوتا رہتا۔
تیسرا وہ شخص ہے جو سفر میں قافلے کے ساتھ ہو اور قافلے والے رات دیر تک جاگ کر سو چکے
ہوں۔ یہ اخیر شب میں طبیعت چاہے نہ چاہے ہر حال میں تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿158﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرْفًا
يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَفْشَى
السَّلَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ قوی ۲/۲۶۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت
میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔ یہ
بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، خوب سلام
پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿159﴾ عَنْ مَهْدِي بْنِ مَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
يَا مُحَمَّدُ: عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْرِيٌّ بِهِ، وَأَخْبِثْ مَنْ

بَشَتْ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاءُهُ عَنِ النَّاسِ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن، الترغیب ۴۳۱/۱

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی زندہ رہیں ایک دن موت آئی ہے۔ آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا بدلہ آپ کو دیا جائے گا۔ جس سے چاہیں محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے۔ جان لیجئے کہ مؤمن کی بزرگی تہجد پڑھنے میں ہے اور مؤمن کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿160﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتْرُكُ قِيَامَ اللَّيْلِ.

رواہ البخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل لمن کان یقومہ، رقم: ۱۱۵۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبد اللہ! تم فلاں کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر تہجد چھوڑ دی۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بلا کسی عذر کے اپنے دینی معمول کو چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے۔

(مظاہر حق)

﴿161﴾ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَشْنَى مَشْنَى وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَشَهَّدْ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُخَفِّفْ فِي الْمَسْئَلَةِ ثُمَّ إِذَا دَعَا فَلْيَتَسَاكَنَ وَلْيَتَبَأَسْ وَلْيَتَضَعَّفْ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَذَاكَ الْخِدَاجُ أَوْ كَالْخِدَاجِ.

رواہ احمد ۱۶۷/۴

حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھے۔ پھر دعا میں اصرار کرے، مسکنت اختیار کرے، بے کسی اور کمزوری کا اظہار کرے۔ جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ادھوری ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: تشہد کے بعد دعا، نماز میں بھی اور سلام کے بعد بھی مانگی جاسکتی ہے۔

﴿162﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ: قَفُمْتُ أَصَلَّى وَرَاءَهُ يُخِيلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقُلْتُ إِذَا جَاءَ مِائَةَ آيَةٍ رَكَعٌ، فَجَاءَ هَا فَلَمْ يَزَكَعْ، فَقُلْتُ إِذَا جَاءَ مِائَتَيْنِ آيَةٍ رَكَعٌ، فَجَاءَ هَا فَلَمْ يَزَكَعْ، فَقُلْتُ إِذَا خَتَمَهَا رَكَعٌ، فَخَتَمَ فَلَمْ يَزَكَعْ، فَلَمَّا خَتَمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، وَتَرَانُثُ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقُلْتُ إِنَّ خَتَمَهَا رَكَعٌ، فَخَتَمَهَا وَلَمْ يَزَكَعْ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْمَائِدَةِ، فَقُلْتُ: إِذَا خَتَمَ رَكَعٌ، فَخَتَمَهَا فَكَرَكَعٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَبَرَجَعُ شَفْتَيْهِ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، وَبَرَجَعُ شَفْتَيْهِ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا أَفْهَمُ غَيْرَهُ ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ الْاِنْعَامِ فَتَرَكَهُ وَذَهَبَ.

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ ۱۴۷/۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپؐ مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپؐ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دو سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دو سو آیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپؐ نے سورت ختم فرمائی تو اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرما ہی لیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورہ مائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپؐ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے سنا اور آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپؐ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپؐ

نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپؐ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے سنا اور آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپؐ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جس کو میں نہیں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا آیا (کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی مزید ہمت نہ کر سکا)۔ (مصنف عبدالرزاق)

﴿163﴾ عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْلَةَ حِينِ فَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ، وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا شَعْنِيْ، وَتُصْلِحَ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعَ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُرْخِيْ بِهَا عَمَلِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَرْدُ بِهَا اَلْفَتِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَبِقِيْنًا لِّیْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً اَنَالَ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْقُوْرَ فِي الْقَضَاءِ وَنَزْلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلٰی الْاَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاۤیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقِرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ، فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ اَلْاُمُوْر، وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْر، كَمَا تُجِیْبُ بَيْنَ النُّحُوْر، اَنْ تُجِیْبُنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ النُّوْر، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْر. اَللّٰهُمَّ مَا قَصَرَ عَنْهُ رَاۤیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسَآلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرَ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحِجْلِ الشَّدِيْدِ، وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ، الرَّكْعِ السُّجُوْدِ، الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْمَعْهُوْدِ، اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سَلَمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَتُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَاعْظِمْنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَيْسَ الْمَعْجَدُ وَتَكْرَمُ

بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْفَعِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْيَمِّ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب،

باب منه دعاء: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ رقم: ۳۴۱۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلْمُ بِهَا شَعْنِي، وَتُضِلِّحَ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعَ بِهَا شَاهِدِي، وَتُزَكِّيَ بِهَا عَمَلِي، وَتُلْهِمْنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَرْدُ بِهَا الْفِتْنِي، وَتَعْصِمَنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ اعْطِنِي إِيْمَانًا وَبِقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنْالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَاسْأَلْكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ، أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَغْوَةِ الشُّورِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ. اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نَيْتِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَاسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّرِ بَيْنَ الشُّهُودِ، الرُّكَّعِ السُّجُودِ، الْمُؤْمِنِينَ بِالْمَعْهُودِ، أَنْتَ رَحِيمٌ وَدُودٌ، وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سَلَامًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعُدْوًا لِأَعْدَائِكَ نَحْبُ بِحَبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهِدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشْرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْظِمْنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، سُبْحَانَ

الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ، سُبحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْمَجْدُ وَتَكْرُمُ بِهِ، سُبحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

ترجمہ :- اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خاص رحمت مانگتا ہوں جس سے آپ میرے دل کو ہدایت نصیب فرمادیجئے اور اس کے ذریعے میرے کام کو آسان فرمادیجئے اور میری پریشان حالی کو اس رحمت کے ذریعہ دور فرمادیجئے اور میری غیر حاضری کے معاملات کی نگہبانی فرمادیجئے اور جو چیزیں میرے پاس ہیں ان کو اس رحمت کے ذریعہ بلندی اور عزت نصیب فرمادیجئے اور میرے عمل کو اس رحمت کے ذریعہ (شرک و ریا) سے پاک فرمادیجئے اور میرے دل میں اس رحمت کے ذریعہ وہی بات ڈال دیجئے جو میرے لئے صحیح اور مناسب ہو اور جس چیز سے مجھے محبت ہو وہ مجھے اس رحمت کے ذریعہ عطا فرمادیجئے اور اس رحمت کے ذریعہ میری ہر برائی سے حفاظت فرمادیجئے۔ یا اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرمادیجئے جس کے بعد کسی قسم کا بھی کفر نہ ہو اور مجھے اپنی وہ رحمت عطا فرمائیے جس کے طفیل مجھے دنیا و آخرت میں آپ کی جانب سے عزت و شرف کا مقام حاصل ہو جائے۔ یا اللہ! میں آپ سے فیصلوں کی درنگی، اور آپ کے ہاں شہیدوں والی مہمانی، اور خوش نصیبوں والی زندگی اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل ناقص ہے اور میرا عمل کمزور ہے میں آپ کی رحمت کا محتاج ہوں۔ اے کام بنانے والے اور دلوں کو شفا دینے والے! جس طرح آپ اپنی قدرت سے (ایک ساتھ بننے والے) سمندروں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے ہیں (کہ کھارا میٹھے سے الگ رہتا ہے اور میٹھا کھارے سے الگ) اسی طرح میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ کی آگ سے اور اس عذاب سے جس کو دیکھ کر آدمی داویلا کرنے (موت کی دعا مانگنے) لگے اور قبر کے عذاب سے دور رکھیے۔ یا اللہ! جس بھلائی تک میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل اس بھلائی کے حاصل کرنے میں کمزور رہا، اور میری نیت بھی اس تک نہ پہنچی، اور میں نے آپ سے اس بھلائی کی درخواست بھی نہ کی ہو جس کا آپ نے اپنی مخلوق میں کسی بندے سے وعدہ فرمایا ہو یا کوئی ایسی بھلائی ہو کہ اس کو آپ اپنے بندوں میں کسی کو دینے والے ہوں، اے تمام جہانوں کے پالنے والے! میں بھی آپ سے اس بھلائی کا خواہش

مند ہوں اور اس کو آپ کی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے مضبوط عہد والے اور نیک کاموں کے مالک اللہ! میں آپ سے عذاب کے دن امن کا، اور قیامت کے دن جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے مقرر، اور آپ کے دربار میں حاضر رہنے والے، رکوع سجدے میں پڑے رہنے والے اور عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک آپ بڑے مہربان اور بہت محبت فرمانے والے ہیں اور بلاشبہ آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہمیں دوسروں کو خیر کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے، ایسا نہ کیجئے کہ ہم خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں۔ آپ کے دوستوں سے ہماری صلح ہو آپ کے دشمنوں کے ہم دشمن ہوں۔ جو آپ سے محبت رکھے، ہم آپ کی اس محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں اور جو آپ کا مخالف ہو، ہم آپ کی اس دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی کریں۔ اے اللہ! یہ دعا کرنا میرا کام ہے اور قبول کرنا آپ کا کام ہے اور یہ میری کوشش ہے اور بھروسہ آپ کی ذات پر ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں نور ڈال دیجئے، اور میری قبر کو نورانی کر دیجئے میرے آگے نور میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یعنی میرے ہر طرف آپ کا ہی نور ہو، اور میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے روئیں روئیں میں نور، میری کھال میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، اور میری ہڈی ہڈی میں نور ہی نور کر دیں۔ اے اللہ! میرے نور کو بڑھا دیجئے، مجھ کو نور عطا فرما دیجئے اور میرے لئے نور مقدر فرما دیجئے۔ پاک ہے وہ ذات، عزت جس کی چادر ہے اور اس کا فرمان عزت والا ہے، شرافت و بزرگی جس کا لباس ہے اور اس کی بخشش ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے پاکی صرف اسی کی شایان شایان ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے شرف و کرم والی ہے۔ اور پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال و اکرام کی مالک ہے۔ (ترمذی)

﴿164﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْنِ آيَةٍ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِئِينَ الْمُتَمَلِّصِينَ.

رواہ الحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی ۳۰۹/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

رات نماز میں سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص کسی رات نماز میں دو سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات مخلص عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے۔ (مسند رک حاکم)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْسِطِينَ. رواه ابن خزيمة في صحيحه ۱۸۱/۲

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد میں دس آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ اس رات غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ جو سو آیتیں پڑھ لیتا ہے اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوتا ہے اور جو ہزار آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جن کو قسطار برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابن خزيمة)

﴿166﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوقِيَةٍ، كُلُّ أُوقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ حسن ۳۱۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے۔ ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿167﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ انْقَضَ أَمْرُهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ انْقَضَتْ رَوْجُهَا فَصَلَّى، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ. رواه النسائي، باب الترغيب في قيام الليل، رقم: ۱۶۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہ اٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کہ جگادے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کہ

اتحادے۔

(نسائی)

فائدہ : اس حدیث کا تعلق ان میاں بیوی سے ہے جو تہجد کا شوق رکھتے ہوں اور اس

طرح اٹھانا ان کے درمیان ناگواری کا سبب نہ ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿168﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَيْقَطَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ يَا أَوْصَلِي رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ.

رواہ ابو داؤد، باب قیام اللیل، رقم: ۱۳۰۹

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تہجد کی (کم از کم) دو رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

﴿169﴾ عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَخْبِرْنِي بِأَعَجَبٍ مَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: وَآئِي شَأْنِهِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا؟ إِنَّهُ أَتَانِي لَيْلَةً فَبَدَخَلَ مَعِيَ لِيَحْفَانِي ثُمَّ قَالَ: ذَرِينِي أَتَعْبُدُ لِرَبِّي، فَقَامَ فَنَوَضًا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَبَكَى حَتَّى سَأَلَتْ دُمُوعُهُ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكَى، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَكَى، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا يُبْكِيكَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا، وَلَمْ لَا أَفْعَلْ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا﴾ الْآيَاتِ.

اخرجه ابن حبان فی صحيحه اقامة الحجۃ ص ۱۱۲

حضرت عطاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمانے لگے: چھوڑ دو میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک پہنچ گئے۔ پھر رکوع فرمایا اور اس میں بھی اسی طرح

روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر جہدے سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رورہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿إِنَّ فِى خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِلَافِ السَّلٰوٰتِ وَالنَّهَارِ لَآیٰتٍ لِّاُولٰٓئِی الْاَلْبَابِ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (ابن حبان اقلہ الحجۃ)

﴿170﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَمْرٍ يَوْمُهُ تَكُونُ لَهُ صَلَوةٌ بَلِيلٍ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ.

رواہ النسائی، باب من كان له صلاة باللیل رقم: ۱۷۸۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے (کسی رات) آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک انعام ہے کہ بغیر تہجد پڑھے اسے (اس رات) تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ (نسائی)

﴿171﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ، يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. رواه النسائی، باب من اتى فراشه وهو ينوى القيام فنام، رقم: ۱۷۸۸

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لئے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی لیکن وہ ایسا سویا کہ صبح ہی جاگا تو اس کو اس کی نیت پر تہجد کا ثواب ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ (نسائی)

﴿172﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكَعَتِي الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا

غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ رَبْدِ الْبَحْرِ . رواه ابوداؤد، باب صلوة الضحى، رقم: ۱۲۸۷

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿173﴾ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدُهُ النَّارَ . رواه البيهقي في شعب الإيمان ۳/ ۴۲۰

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو اس کی کھال کو (بھی) دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)

﴿174﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ . قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ . رواه الترمذی وقال:

هذا حديث حسن غريب، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس، رقم: ۸۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿175﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ لَا تَعْجِزَنَّ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ .

رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/ ۴۹۲

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بنو میں تمہارے دن بھر کے کام بنادوں گا۔
(مسند احمد، مجمع الزوائد)

فائدہ: یہ فضیلت اشراق کی نماز کی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد چاشت کی نماز ہو۔

﴿176﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغْنَا فَاغْطُمُوا الْغَنِيمَةَ، وَأَسْرِعُوا الْكُرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْنَا بَغْنَا قَطُّ أَسْرَعَ كُرَّةً وَلَا أَغْطَمَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَغْتِ! فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْرَعَ كُرَّةٍ مِنْهُ، وَأَعْظَمَ غَنِيمَةً؟ رَجُلٌ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ الْعَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الصُّخْرَةِ فَقَدْ أَسْرَعَ الْكُرَّةَ، وَأَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ.

رواہ ابو یعلیٰ ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۴۹۱/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد بہت سارا مال غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا سارا مال غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ غنیمت کمانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کمانے والا ہے۔
(ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿177﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُضِيحُ عَلَى كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرَكُهُمَا مِنَ الصُّحَى.

زواہ مسلم، باب استحباب صلاة الصبحی..... رقم: ۱۶۷۱

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمے اس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کی سلامتی کے شکرانے میں روزانہ صبح کو ایک صدقہ ہوتا

ہے۔ ہر بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر بار الْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اللّٰہ اَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لئے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا کافی ہو جاتی ہیں۔

﴿178﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا: وَمَنْ يُطِيعُ ذَلِكَ يَأْتِيَ اللَّهَ؟ قَالَ: النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذْفِئُهَا، وَالشَّيْءُ تَنْجِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِلُكَ. رواه أبو داود، باب في اماطة الاذى عن الطريق، رقم: ٥٢٤٢.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس کے ذمہ ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی سلامتی کے شکرانہ میں ایک صدقہ ادا کیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے صدقے کون ادا کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دفن کر دینا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے، راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، اگر ان عملوں کا موقع نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا ان سب صدقات کے بدلے تمہارے لئے کافی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿179﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ.

رواه ابن ماجه، باب ماجاء في صلوة الضحى، رقم: ١٣٨٢.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿180﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِينَ، وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ

يَتَسَا فِي الْجَنَّةِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا اللَّهُ مَن يَمُنُّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصَدَقَةً، وَمَا مَنَ اللَّهُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر وفيہ: موسیٰ بن یعقوب الزمعی، وثقہ ابن معین

وابن حبان، وضعفہ ابن المدینی وغیرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۹۴/۲

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اس کے اس دن کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرمان برداروں میں لکھ دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمادیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿181﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً.

رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ہریرہ حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل التطوع رقم: ۴۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہو جائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت، مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔ (مرقاۃ، مظاہر حق)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبَلالٍ عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ: يَا بَلالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْحَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ ذَكَرَ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْحَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَطَهَّرْ طَهْرًا فِي مَسَاعِي لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا

صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ.

رواہ البخاری، باب فضل الطهور باللیل والنهار رقم: ۱۱۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت دریافت فرمایا: بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ رات خواب میں سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو اس وضو سے اتنی نماز (حِجَّةُ الْوُضُوءِ) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی۔

(بخاری)

صلوۃ التَّسْبِيح

﴿183﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ! أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذُنُوبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاةَ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً سِرًّا وَعَلَانِيَةً. عَشْرَ خِصَالٍ. أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ قَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ مُسَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرِ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.

رواہ ابوداؤد، باب صلوۃ التسبیح، رقم: ۱۲۹۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس! میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطیہ نہ کروں؟ کیا ایک

ہدیہ نہ کروں؟ کیا ایک تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسا عمل نہ بتاؤں جب آپ اس کو کریں گے تو آپ کو دس فائدے حاصل ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، غلطی سے کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے، بڑے، چھپ کر کئے ہوئے، کھلم کھلا کیے ہوئے گناہ سب ہی معاف فرمادیں گے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (صلوٰۃ التبیح) پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں رکوع سے پہلے **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے بیٹھے یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ چاروں رکعت اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ کہیں۔ (میرے بچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں۔ تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں۔ (ابوداؤد)

﴿184﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بِلَادِ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اغْتَسَقَهُ، وَقَبِلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَهَبُ لَكَ، أَلَا أُبَشِّرُكَ أَلَا أَمْنُحُكَ أَلَا أَتُحْفِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ.

آخر حرجہ الحاکم وقال: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ومما استدلل به على صحة هذا

الحدیث استعمال الائمة من اتباع التابعين الى عصرنا هذا اياه ومواظبتهم عليه وتعليمهم الناس منهم

عبدالله بن المبارك رحمه الله، قال النهي: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ۳۱۹/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ روانہ فرمایا۔ جب وہ وہاں سے مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک

خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ پھر آپ نے صلاۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی۔ (مسند کرم)

﴿185﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُثَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَحْمَدَ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَيَّ ثُمَّ أَدْعُهُ، قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي اذْعُ تُحِبُّ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب فی ایجاب الدعاء رقم: ۳۴۷۶

حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ ”اے اللہ میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی سے ارشاد فرمایا: تم نے دعا مانگنے میں جلدی کی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی شایان شان تعریف کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا مانگو۔

حضرت فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر ایک اور صاحب نے نماز پڑھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا: اب تم دعا کرو قبول ہوگی۔ (ترمذی)

﴿186﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ، وَهُوَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ، وَلَا تَخَالِطُهُ الظُّنُونُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ، وَلَا تَغْيِرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَنَاقِبَ الْجِبَالِ، وَمَكَائِلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَادِي مِنْهُ سَمَاءُ سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضُ أَرْضًا، وَلَا بَخْرٌ مَا فِي قَعْرِهِ، وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَغْرِهِ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ، وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ الْفَلَاحِ فِيهِ، فَوَكَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَعْرَابِيِّ رَجُلًا فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَاتَّبِعْنِيْ بِهِ، فَلَمَّا صَلَّى آتَاهُ، وَقَدْ كَانَ أَهْلِيْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَهَبٌ مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ، فَلَمَّا آتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ وَهَبَ لَهُ الذَّهَبَ، وَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ يَا أَعْرَابِيٌّ؟ قَالَ: مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ صَعْصَعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي

لَمْ وَهَبْتُ لَكَ الدَّهَبَ؟ قَالَ: لِلرَّحِمِ يَنُنَا وَبَيْنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ لِلرَّحِمِ حَقًّا، وَلَكِنْ وَهَبْتُ لَكَ الدَّهَبَ بِحُسْنِ ثَنَاءِكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجالہ الصحيح غیر عبد اللہ بن

محمد بن ابی عبد الرحمن الاذرمی وهو ثقة، مجمع الزوائد ۲۴۲/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہات کے رہنے والے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز میں یوں دعا مانگ رہے تھے: يَاسْمَنُ لَا تَرَاهُ الْعَيُونُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَقَابِلَ الْجِبَالِ، وَمَسَايِلَ الْبَحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءُ سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضُ أَرْضًا، وَلَا بَحْرُ مَا فِي قَعْرِهِ، وَلَا جَبَلٌ مَافِي وَغَرِهِ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ، وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ الْفَلَاحِ فِيهِ، ترجمہ: اے وہ ذات جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور کسی کا خیال و گمان اس تک پہنچ نہیں سکتا اور نہ ہی تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان کر سکتے ہیں اور نہ زمانے کی مصیبتیں اس پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور نہ اسے زمانے کی آفتوں کا کوئی خوف ہے، (اے وہ ذات) جو پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پیمانے، بارش کے قطرہوں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتی ہے اور (اے وہ ذات جو) ان تمام چیزوں کو جانتی ہے جن پر رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے، نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے، آپ میری عمر کے آخری حصہ کو سب سے بہترین حصہ بنا دیجئے اور میرے آخری عمل کو سب سے بہترین عمل بنا دیجئے اور میرا بہترین دن وہ بنا دیجئے جس دن میری آپ سے ملاقات ہو یعنی موت کا دن۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مقرر فرمایا کہ جب یہ نماز سے فارغ ہو جائیں تو انہیں میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ وہ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کان سے کچھ سونا ہدیہ میں آیا ہوا تھا۔ آپ نے انہیں وہ سونا ہدیہ میں دیا۔ پھر ان دیہات کے رہنے والے شخص سے پوچھا: تم کس قبیلہ کے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ بنو عامر سے ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سونا میں نے تمہیں کیوں ہدیہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وجہ سے کہ ہماری آپؐ کی رشتہ داری ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں سونا اس وجہ سے ہدیہ کیا کہ تم نے بہت اچھے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: نفل نماز کے ہر رکن میں اس طرح کی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

﴿187﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[ال عمران: ۱۳۵] رواہ ابو داؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۲۱

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ ترجمہ: اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

(ابوداؤد)

﴿188﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى تَرَازٍ مِنَ الْأَرْضِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴۰۳/۵

حضرت حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص سے کوئی گناہ ہوا پھر اس نے اچھی طرح وضو کیا اور کھلے میدان میں جا کر دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ

کی معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرما دیتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿189﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْأَسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ وَكُعْتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَأَقْضِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَأَقْضِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ، قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، رقم: ۱۱۶۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ ایسے ہی اہتمام سے سکھاتے تھے جس اہتمام سے ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اور اس کے نتیجہ کے بارے میں فکر مند ہو تو اس کو اس طرح استخارہ کرنا چاہئے کہ) وہ پہلے دو نفل پڑھے اس کے بعد اس طرح دعا کرے: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، (أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ)، فَأَقْضِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، (أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ)، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَأَقْضِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ، ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، آپ کی قدرت کے ذریعہ قوت چاہتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ تو ہر کام کی قدرت رکھتے ہیں اور میں کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا آپ سب کچھ جانتے ہیں اور میں کچھ نہیں جانتا اور آپ ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والے ہیں۔ یا

اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادیجئے اور آسان بھی فرمادیجئے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے دیجئے۔ اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر نہ ہو تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھیے اور مجھے اس سے روک دیجئے اور جہاں بھی جس کام میں میرے لئے بہتری ہو وہ مجھے نصیب فرمادیجئے پھر مجھے اس کام سے راضی اور مطمئن کر دیجئے۔ (دعا میں دونوں جگہ جب ”هَذَا الْاَمْرُ“ پر پہنچے تو اپنی ضرورت کا دھیان رکھے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے)۔ (بخاری)

﴿190﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ يَخْرُجُ رِجَاءً حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ، فَاَنْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَأَنْهَمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بَيْنَكُمْ، وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ يُقَالُ لَهُ: إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

رواه البخاری، باب الصلاة فی کسوف القمر، رقم: ۱۰۶۳

حضرت ابو بکر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ ؓ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین و آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی و تار کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اس لئے جب سورج اور چاند گرہن ہوں تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اس لئے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔ (بخاری)

﴿191﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى

الْمُصَلِّي فَاَسْتَسْقَى، وَحَوْلَ رِذَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

رواہ مسلم، باب کتاب صلاۃ الاستسقاء، رقم: ۲۰۷۰.

حضرت عبداللہ بن زید نازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعائے مانگنے کے لئے عید گاہ تشریف لے گئے، اور آپ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حال اس طرح بدل دیں)۔ (مسلم)

﴿192﴾ عَنْ حَدِیْفَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا حَزَبَهُ أَمَرَ صَلَّی.

رواہ ابو داؤد، باب وقت فیاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، رقم: ۱۳۱۹.

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ فوراً نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (ابوداؤد)

﴿193﴾ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ بَغْضَ الصِّیْقِ فِی الرِّزْقِ أَمَرَ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآیَةَ ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾

اتحاف السادة المتقين عن مصنف عبدالرزاق وعبد بن حمید ۱۱/۳

حضرت معمرؒ ایک قریشی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر خرچ کی کچھ تنگی ہوتی تو آپ ان کو نماز کا حکم فرماتے اور پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾ ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی نماز کے پابند رہیے۔ ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو آپ کو ہم دیں گے، اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، اتحاف السادة)

﴿194﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللہ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُصَلِّ رَكَعَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللہ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلہ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً

هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي، ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يَقْدَرُ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في صلوة الحاجة، رقم: ۱۳۴۸ قال البوصيري: قلت: رواه الترمذي من طريق فائد به دون قوله. ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَى آخِرِهِ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ بِاخْتِصَارٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَوَاهُ الْإِسْبَاهَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى الْمُوصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهِ مِنْ طَرِيقٍ فَائِدَ بِهِ مصباح الزجاجة ۱/ ۲۴۶

حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا مخلوق میں کسی سے ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس طرح دعا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُكَ إِلَّا تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے علم والے اور بڑے کریم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں عرش عظیم کے مالک ہیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں۔ یا اللہ! میں آپ سے اُن تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور جن سے آپ کا مغفرت فرمانا یقینی ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے ہر نیکی میں سے حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے اس بات کا بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے جس کو آپ بخش نہ دیں اور نہ کوئی فکر جسے آپ دور نہ فرمادیں اور نہ ہی کوئی ضرورت باقی چھوڑے جس میں آپ کی رضا مندی ہو جسے آپ میرے لئے پورا نہ فرمادیں“۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو چاہے مانگے اسے ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿195﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَجَاءِ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فِي تِجَارَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَسْبُكَ رَجْعَتَيْنِ. رواه الطبرانی في الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ۲/ ۵۷۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بحرین تجارت کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سفر سے پہلے) دو رکعت نفل پڑھ لیتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿196﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعُكَ مَذْعَلِ السُّوءِ، وَإِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعُكَ مَخْرَجِ السُّوءِ. رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۵۷۲/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر میں داخل ہونے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی۔ اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿197﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ: كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ أُمَ الْقُرْآنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَزُولُ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَأَنْهَا لَسَبْعُ الْمَنَانِي. رواه أحمد، الفتح الرباني ۶۵/۱۸

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نماز کے شروع میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ باقی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت اتاری ہے۔ اور یہی وہ (سورہ فاتحہ کی) سات آیتیں ہیں جو ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں۔ (مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿198﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بَصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: حَمِيدُنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَّنِي عَلَى عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: ﴿مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ﴾ قَالَ: مُجَدِّنِي

عَبْدِي. وَقَالَ: مَرَّةً: قَوْضَ إِلَى عَبْدِي. فَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

وہو جزء من الحديث، رواه مسلم، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة..... برقم: ۸۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے (پہلی آدھی سورت کا تعلق مجھ سے ہے اور دوسری آدھی سورت کا تعلق میرے بندے سے ہے) اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں“ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خوبی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ”جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں“ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ”جو جزا اور سزا کے دن کے مالک ہیں“ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ”ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں“ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ”ہمیں سیدھے راستے پر چلا دیجئے، ان لوگوں کے راستے پر جن لوگوں پر آپ نے فضل فرمایا ہے، نہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سورت کا یہ حصہ خالص میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اسے مل گیا۔

(مسلم)

﴿199﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مِنْ وَاقِفٍ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَتَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواه البخاری، باب جهر المأموم بالتأمين برقم: ۷۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام (سورہ فاتحہ کے اخیر میں) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے یعنی دونوں کی آمین کا وقت ایک ہو تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿200﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثِ طَوْبِلٍ): وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا آمِينَ، يُجِبْكُمْ اللَّهُ.

رواہ مسلم، باب التشهد فی الصلاة، رقم: ۹۰۴

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے۔ (مسلم)

﴿201﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ.

رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن.....، رقم: ۱۸۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹیاں موجود ہوں جو بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین آیتوں کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہے وہ تین بڑی اور موٹی اونٹیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: چونکہ عربوں کے نزدیک اونٹ نہایت پسندیدہ چیز تھی خاص طور سے وہ اونٹنی جس کا کوہان خوب گوشت سے بھرا ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی مثال دی اور فرمایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اس پسندیدہ مال سے بھی بہتر ہے۔

﴿202﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً

أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً، رُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةٌ. رواه كثره أحمد والبخاري بنحوه بإسناد وبعضها رجاله رجال الصحيح ورواه الطبرانی في الأوسط، مجمع الزوائد ۵/۱۵۰

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿203﴾ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَجُلٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنْ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتَ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ. رواه البخاري، كتاب الاذان، رقم: ۷۹۹

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اس پر ایک شخص نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، آپ نے جب نماز ختم فرمائی تو دریافت فرمایا: کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے کچھ زائد فرشتے دیکھے ہر ایک ان کلمات کا ثواب پہلے لکھنے میں دوسرے سے آگے بڑھ رہا تھا۔ (بخاری)

﴿204﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ ارَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رواه مسلم، باب التسميع والتحميد والتأمين، رقم: ۹۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم: اللَّهُمَّ ارَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿205﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ

مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاتَّخِذُوا الدُّعَاءَ. رواه مسلم، باب ما يقال في الركوع والسجود، رقم: ۱۰۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا (اس حالت میں) خوب دعائیں کیا کرو۔ (مسلم)

فائدہ: نقل نمازوں کے سجدوں میں خاص طور پر دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

﴿206﴾ عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَغْثِرُوا مِنَ السُّجُودِ. رواه ابن ماجه، باب ماجاء في كثرة السجود، رقم: ۱۴۲۴

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ لہذا خوب کثرت سے سجدے کیا کرو یعنی نماز پڑھا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اغْتَرَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَتِي! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَلَأَيْتُ فُلَيْ النَّارِ.

رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر، رقم: ۲۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کیا تو وہ جنت کا مستحق ہو گیا۔ اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا تو میں جہنم کا مستحق ہو گیا۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ): إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ

الْمَلَائِكَةُ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرْحَمَهُ. مِمَّنْ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُونَهُمْ بِآثَرِ السُّجُودِ. تَأْكُلُ النَّارُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِلَّا آثَرَ السُّجُودِ. حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ آثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ.

رواہ مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: ۴۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے اور یہ ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے جن کو چاہیں دوزخ سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ جن لوگوں نے دنیا میں شرک نہ کیا ہو اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو انہیں دوزخ کی آگ سے نکال لیں۔ فرشتے ان لوگوں کو سجدہ کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ آگ سجدوں کے نشانات کے علاوہ تمام جسم کو جلا دے گی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر سجدہ کے نشانات کو جلانا حرام کر دیا ہے اور یہ لوگ (جن کے بارے میں فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا) جہنم کی آگ سے نکال لئے جائیں گے۔ (مسلم)

فائدہ: سجدہ کے نشانات سے مراد وہ سات اعضاء ہیں جن پر انسان سجدہ کرتا ہے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر اور پیشانی (ناک سمیت)۔ (نووی)

﴿209﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

رواہ مسلم، باب التشهد في الصلاة، رقم: ۹۰۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (مسلم)

﴿210﴾ عَنْ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحْصَةَ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ السَّبَابَةِ، وَكَانَ الْمُشِيرُ كَوْنُ يَقُولُونَ يَسْحَرُ بِهَا، وَكَذَبُوا وَلَكِنَّهُ التَّوْحِيدُ.

رواہ احمد مطولاً، والطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۳۳۳

حضرت خفاف بن ایماہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے اخیر میں یعنی قعدہ میں بیٹھے تو اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے۔ مشرکین کہتے تھے یہ اس اشارہ

سے (الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ) جادو کرتے ہیں، حالانکہ وہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ اس سے توحید کا اشارہ فرماتے تھے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿211﴾ عَنْ نَافِعٍ رَّحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِإصْبَعِهِ وَاتَّبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَابَةَ. رواه احمد ۱۱۹/۲

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور (شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرمایا اور نگاہ انگلی پر رکھی۔ پھر (نماز کے بعد) فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے یعنی تشہد کی حالت میں شہادت کی انگلی سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا شیطان پر نیزے وغیرہ پھینکنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد)

خشوع و خضوع

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ قِ وَتَقُومُوا لِلَّهِ قَانِنِينَ﴾

[البقرة: ۲۳۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام نمازوں کی اور خاص طور پر درمیان والی نماز یعنی نماز عصر کی پابندی کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب اور نیاز مند ہو کر کھڑے رہا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَأِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾

[البقرة: ۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد لیا کرو۔ بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ (بقرہ)

فائدہ: صبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پورے کرے۔ نیز تکلیفوں کو برداشت کرنا بھی صبر ہے۔ (کشف الرحمان)

آیت شریفہ میں دین پر عمل کرنے کے لئے صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد کا حکم دیا گیا ہے۔
(فتح البہم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾

[المؤمنون: ۲۰۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں۔
(مؤمنون)

احادیث نبویہ

﴿212﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرٍ إِذْ مُسْلِمٌ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةٌ، وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ.

رواہ مسلم، باب فضل الوضوء..... صحیح مسلم ۲۰۶/۱ طبع دار احیاء التراث العربی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔
(مسلم)

فائدہ: نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور اعضاء میں سکون ہو۔ اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر، رکوع میں پیروں کی انگلیوں کی طرف، سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو۔

(بیان القرآن، شرح سنن ابی داؤد للعلین)

﴿213﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَالِدٍ الْمُحَنَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ

وَضُوءُهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَلَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواہ ابو داؤد، باب کراہیۃ الوضوء..... برقم: ۹۰۵

حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس میں کچھ بھولنا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ رہتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿214﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُومُ فِي صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُولُ إِلَّا انْقَضَى كَيْوَمٌ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ. (الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح وله طرق

عن ابی اسحاق ولم یخرجاه ووافقه الذہبی ۳۹۹/۲

حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی کامل وضو کرتا ہے پھر اپنی نماز میں اس طرح دھیان سے کھڑا ہوتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو نماز سے اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا جیسے اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مسند رک حاکم)

﴿215﴾ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى وَمِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى وَمِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عَلَمًاؤُنَا يَقُولُونَ: هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ. رواه مسلم، باب صفة الوضوء وكمالہ برقم: ۵۳۸

حضرت حمران جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کمر کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے

دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص میرے اس طریقے کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن شہابؓ نے فرمایا: ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لئے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم)

﴿216﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا. شَكَ سَهْلًا. يُحْسِنُ فِيهِمَا الرُّكُوعَ وَالْعُشُوءَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غَيْرَ لَه. رواه احمد واسناده حسن، مجمع الزوائد ۶/۲۶۴

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿217﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ يَقْبَلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه ابو داؤد، باب كراهية الوضوء..... برقم: ۹۰۶

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿218﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طَوَّلُ الْقُنُوتِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ۵/۴۰

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نماز میں قیام لمبا ہو۔ (ابن حبان)

﴿219﴾ عَنْ مُعِصِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟
رواہ البخاری، باب قوله: لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك رقم: ۴۸۳۶

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادیے (پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟) ارشاد فرمایا: کیا (اس بات پر) میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (بخاری)

﴿220﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا حَيْبَ لَهُ إِلَّا عَشْرُ صَلَاةٍ تَسْمَعُهَا تُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبْعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا.....
رواہ ابوداؤد، باب ما جاء في نقصان الصلوة، رقم: ۷۹۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ جس قدر نماز کی ظاہری شکل اور اندرونی کیفیات سنت کے مطابق ہوتی ہیں اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔ (بذل المحمود)

﴿221﴾ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّلَاةُ مَنَسِيٌّ، تَشْهَدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ، وَتَنْصَرُّعٌ، وَتَخَشُّعٌ، وَتَسَاكُنٌ ثُمَّ تَقَعُّ يَدَاكَ يَقُولُ تَرَفَعُهَا إِلَى رَبِّكَ عِزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلًا بِطُوقِ نِيَّتِهِمَا وَجْهَكَ تَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ ثَلَاثًا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ.....
رواہ احمد ۴/۶۷

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: نماز کی دود و رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر دو رکعتوں کے اخیر میں تشہد پڑھو۔ نماز میں عاجزی، سکون اور مسکنٹ کا اظہار کرو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اپنے رب کے سامنے اس طرح اٹھاؤ کہ دونوں ہاتھوں کی پھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں۔ پھر تین بار یا رب یا رب کہہ کر دعا کرو۔ جس نے اس طرح نہ کیا اس کی نماز (اجرو ثواب کے لحاظ سے) ناقص ہوگی۔ (مسند احمد)

﴿222﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ.

رواہ النسائی، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة، رقم: ۱۱۹۶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ (نسائی)

﴿223﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثَ سُوءٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب المصلی یتنخم، رقم: ۱۰۲۳

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے یا (نماز میں) کوئی ایسا عمل کر لے جو نماز کے خشوع کے خلاف ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿224﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ الْخُصْلَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُ.

رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ذر حدیث حسن،

باب ماجاء فی کراہیۃ مسح الخصى، رقم: ۳۷۹

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو نماز کی حالت میں بلا ضرورت کنگریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ابتدائے اسلام میں مسجدوں کے اندر صفوں کی جگہ کنکریاں بچھائی جاتی تھیں۔ کبھی کوئی کنکری کھڑی رہ جاتی جس کی وجہ سے سجدہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار کنکریاں ہٹانے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متوجہ ہونے کا ہے۔ کنکریاں ہٹانے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام میں متوجہ ہونے کی وجہ سے رحمت سے محرومی نہ ہو جائے۔

﴿225﴾ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعْنَا رُؤُوسَنَا مِنَ السُّجُودِ أَنْ نَطْمِئِنَّ عَلَى الْأَرْضِ جُلُوسًا وَلَا نَسْتَوْفِرَ عَلَى أَطْرَافِ الْأَقْدَامِ. رواه بشمامه هكذا الطبرانی في الكبير وإسناده حسن، وقد تكلم

الازدی وابن حزم فی بعض رجالہ بما لا یقدح، مجمع الزوائد ۲/۳۲۵

حضرت سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نماز کی حالت میں سجدہ سے سر اٹھائیں تو اطمینان سے زمین پر بیٹھیں، پتھروں کے بل نہ بیٹھیں۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿226﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: أَخَذْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَعْبُدِ اللَّهَ كَمَا نَأْتِكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، وَأَعِذْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى، وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُسْتَجَابُ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ وَلَوْ خَبْرًا فَلْيَفْعَلْ.

رواه الطبرانی في الكبير والرجل الذي من النسخ لم اجد من ذكره

وقد ورد من وجه آخر وسماه جابرًا، وفي الحاشية: وله شواهد يتقوى به، مجمع الزوائد ۲/۱۶۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر یہ دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ اپنے آپ کو مژدوں میں شمار کیا کرو (اپنے آپ کو زندوں میں نہ سمجھو کہ پھر نہ کسی بات سے خوشی نہ کسی بات سے رنج) مظلوم کی بددعا سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کیونکہ وہ فوراً قبول ہوتی ہے۔ جو تم میں سے عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے

زمین پر گھسٹ کر بھی جاسکتا ہو تو اسے گھسٹ کر جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے۔

(طبرانی، معجم الزوائد)

﴿227﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث) رواه أبو محمد الأبراهيمي في كتاب

الصلوة وابن النجار عن ابن عمرو هو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٦٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرح نماز پڑھا کرو جو سب سے رخصت ہونے والا ہو یعنی جس کو گمان ہو کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اور اس طرح نماز پڑھو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ حالت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ (جامع الصغیر)

﴿228﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيُرَدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ، فَتُرَدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

رواه مسلم، باب تحريم الكلام في الصلاة رقم: ١٢٠١

حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ (ابتداءً اسلام میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کر لیا کرتے تھے اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے (پہلی عادت کے مطابق) آپ کو سلام کیا آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے آپ ہمیں جواب دیتے تھے (لیکن اس مرتبہ آپ نے جواب نہ دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہئے۔ (مسلم)

﴿229﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَرِيذٌ كَأَرِيذِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ ﷺ. رواه أبو داود، باب البكاء في الصلاة، رقم: ٩٠٤.

حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل

آ رہی تھی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿230﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا قَالَ: مَثَلُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَمَثَلِ الْمِيزَانِ مَنْ أَوْفَى اسْتَوْفَى .

رواہ البیہقی ہکذا ورواہ غیرہ عن الحسن مرسلًا وهو الصواب، الترغیب ۱/۳۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتا ہے اسے پورا اجر ملتا ہے۔ (تہذیبی، ترغیب)

﴿231﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي دَهْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْسَلًا (قَالَ) لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ عَبْدٍ عَمَلًا حَتَّى يُخَضِّرَ قَلْبَهُ مَعَ بَلَدِنِهِ . اتحاف السادة ۱۱۲/۳، قال المنذرى: رواه محمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلاة ہکذا مرسلًا ووصلہ ابو منصور الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی ابن کعب والمرسل اصح، الترغیب ۱/۳۴۶

حضرت عثمان بن ابی دہرش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جس میں وہ اپنے بدن کے ساتھ دل کو بھی متوجہ رکھتا ہے۔ (اتحاف)

﴿232﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ ثَلَاثَةٌ ثَلَاثٌ: الطُّهُورُ ثَلَاثٌ، وَالرُّكُوعُ ثَلَاثٌ، وَالسُّجُودُ ثَلَاثٌ، فَمَنْ آدَاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ، وَقَبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَمَنْ رَدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ رَدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ . رواه البزار وقال: لا نعلمه مرفوعًا الا عن المغيرة بن مسلم، قلت: والمغيرة ثقة وأسناده حسن، مجمع الزوائد ۲/۳۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں۔ یعنی نماز کا پورا ثواب ان تین حصوں کے صحیح ادا کرنے پر ملتا ہے۔ پاکی حاصل کرنا تہائی حصہ ہے، رکوع تہائی حصہ ہے اور سجدہ تہائی حصہ ہے۔ جو شخص نماز آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نماز قبول کی جاتی ہے اور اس کے سارے اعمال بھی قبول کئے جاتے ہیں۔ جس کی نماز (صحیح نہ پڑھنے کی وجہ سے) قبول نہیں ہوتی اس کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَبَصَرَ بِرَجُلٍ يُصَلِّي، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اتَّقِ اللَّهَ، أَحْسِنْ صَلَاتَكَ اتَّقِ اللَّهَ لَا أَرَاكُمْ، إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، أَحْسِنُوا صَلَاتَكُمْ وَاتَّقُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُودَكُمْ.

رواہ ابن خزیمہ ۳۳۲/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے ایک صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہیں آواز دے کر فرمایا: یا فلان اللہ تعالیٰ سے ڈرو! نماز کو اچھی طرح سے پڑھو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھتا؟ میں اپنے پیچھے کی چیزوں کو بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو اچھی طرح پڑھا کرو، رکوع اور سجدوں کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ (ابن خزیمہ)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے کی چیزوں کو بھی دیکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے۔

﴿234﴾ عَنْ وَائِلِ بْنِ حِجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَرَجَ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ. رواه الطبرانی في الكبير و اسناده حسن مجمع الزوائد ۳۲۵/۲

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو (ہاتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے اور جب سجدہ فرماتے تو انگلیاں ملا لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿235﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ عَاجِلًا أَوْ آجِلًا.

اتحاف السادة المتقين عن الطبرانی في الكبير ۲۱/۳

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: جو شخص دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس کا رکوع اور سجدہ پورے طور پر کرتا ہے (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ فوراً یا (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر کے بعد ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (طبرانی، اتحاف)

﴿236﴾ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَتَقَرُّ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لَا تَغْنِيَانِ

عَنْهُ شَيْئًا. رواه الطبرانی فی الکبیر و ابویعلی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۰۳/۲

حضرت ابو عبد اللہ اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو پورے طریقے پر رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک دو بھجوریں کھائے جس سے اس کی بھوک دور نہیں ہوتی اسی طرح ایسی نماز کسی کام نہیں آتی۔ (طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿237﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَرَى فِيهَا خَاشِعًا.

رواه الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۲۶/۲

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ تمہیں امت میں ایک بھی خشوع والا نہ ملے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿238﴾ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا، أَوْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَلَا فِي السُّجُودِ.

رواه احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۳۰۰/۲

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں سے کس طرح چوری کر لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿239﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ.

رواه احمد، الفتح الربانی ۲۶۷/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی

کمر کو سیدھا نہ کرے۔

(مسند احمد، الفتح الربانی)

﴿240﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، رقم: ۵۹۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا آدمی کی نماز میں سے اچک لینا ہے۔ (ترمذی)

﴿241﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَيْهِمْ.

رواہ مسلم، باب النهي عن رفع البصر.....، رقم: ۹۶۶

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اوپر کی اوپر ہی رہ جائیں گی۔ (مسلم)

﴿242﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُرَّةً، فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّيْتُ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَاللَّيْلِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَهُ، فَعَلِمْنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَفْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

رواہ البخاری، باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها.....، رقم: ۷۵۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو

کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسی ہی نماز پڑھ کر آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر سلام کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا آپؐ مجھے نماز سکھائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو کرو تو تکبیر کہا کرو پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تم پڑھ سکو پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو۔ پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے اٹھو یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔ (بخاری)

وضو کے فضائل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

[المائدة: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھو لیا کرو اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔

(اممہ)

[التوبة: ٨، ١٠]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهِّرِينَ﴾

(توبہ)

اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

احادیث نبویہ

﴿243﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ- أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. (الحديث) رواه مسلم، باب فضل الوضوء، رقم: ۵۳۴

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آدھا ایمان ہے۔ الحمد للہ کہنا (اعمال کے) ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللہ وَالْحَمْدُ لِلہ آسمان وزمین کے درمیان کی خالی جگہ کو ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے یعنی اگر اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث شریف میں وضو کو آدھا ایمان اس لئے فرمایا ہے کہ ایمان سے دل کے کفر و شرک کی ناپاکی دور ہوتی ہے اور وضو سے اعضاء کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا ایک معنی یہ ہے کہ نماز گناہ اور بے حیائی سے روکتی ہے جس طرح نور اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے نمازی کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرہ پر تروتازگی ہوگی۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ نماز قبر اور قیامت کے اندھیروں میں روشنی ہے۔ صدقہ کے دلیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مال انسان کو محبوب ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کو خرچ کرتا ہے اور صدقہ کرتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے ایمان میں سچا ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔ صبر کے روشنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صبر کرنے والا شخص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے والا، نافرمانی سے رکنے والا اور تکلیفوں کو برداشت کرنے والا اپنے اندر ہدایت کی روشنی لئے ہوئے ہے۔ (نوی، مراقاة)

﴿244﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوءُ. رواه مسلم، باب تبلغ الخلية.....، رقم: ۵۸۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مومن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا۔ (مسلم)

﴿245﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ. رواه البخاری، باب فضل الوضوء والغر المحجلون..... رقم: ۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں دھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے لہذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بڑھائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ وضو اس اہتمام سے کیا جائے کہ اعضاء وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (مظاہر حق)

﴿246﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. رواه مسلم، باب خروج الخطايا..... رقم: ۵۷۸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا) تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: علماء کی تحقیق یہ ہے کہ وضو، نماز وغیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لئے وضو نماز وغیرہ عبادات کے ساتھ توبہ و استغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کے گناہ کبیرہ بھی معاف فرمادیں تو دوسری بات ہے۔ (نووی)

﴿247﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا

يُسْبِغُ عَبْدُ الْوُضوءِ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رواہ البزار ورجالہ موثقون والحديث حسن ان شاء الله، مجمع الزوائد ۱/۵۴۶

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿248﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رواه مسلم، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵۳، وفي رواية لمسلم عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (الحديث)، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵۴، وفي رواية لابن ماجه عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضوءِ، رقم: ۴۶۹، وفي رواية لابی داود عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَحْسَنَ الْوُضوءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ، رقم: ۱۷۰، وفي رواية للترمذی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(الحديث) باب فی ما یقال بعد الوضوء، رقم: ۵۵۰

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص (مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ، وان محمدًا عبده ورسوله پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله کا پڑھنا مذکور ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات

کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

﴿249﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقِي ثُمَّ طَبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (وہو جزء من الحديث) رواه الحاكم وقال

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٥٦٤/١

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿250﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَاجِدَةً فَبَلَكَ وَطَيِّفَةَ الْوُضُوءِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُ كَفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذَلِكَ وَضُوءِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. رواه احمد ٩٨/٢

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو میں ایک ایک مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ فرض کے درجے میں ہے اور جو شخص وضو میں دو دو مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور جو شخص وضو میں تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ (مسند احمد)

﴿251﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضَّمْ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ، فَإِذَا اسْتَنْشَرْ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، فَإِذَا

غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ.

رواہ النسائی، باب مسح الاذنین مع الراس..... رقم: ۱۰۳

وَفِي حَدِيثِ طَوِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَفِيهِ مَكَانٌ (كُنْ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً) فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ، إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ حَظَائِئِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رواہ مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسہ، رقم: ۱۹۳۰

حضرت عبداللہ صناحی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔ (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو (تمام فکروں سے) خالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جتنا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: پہلی روایت کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضو سے تمام جسم کے

گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے تمام باطنی گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

(کشف المغطاء)

﴿252﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ كَفِّهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضَمَصَ وَاسْتَمَشَقَ وَاسْتَنْشَرَفَ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَقَتِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَيْلَتِهِ أُمَّهُ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا ذَرْجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا. رواه احمد ۲۶۳/۵

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ گلوں تک دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلیوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے کان اور آنکھ کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔ پھر جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اگر بیٹھا رہتا ہے (نماز میں مشغول نہیں ہوتا) تو بھی گناہوں سے پاک صاف ہو کر بیٹھا رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿253﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. رواه ابو داؤد، باب الرجل يجدد الوضوء..... رقم: ۶۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کرتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو

(بذل الحیوہ)

سے کوئی عبادت کر لی ہو۔

﴿254﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ۵۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم)

﴿255﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَاكُ وَالنِّكَاحُ. رواه الترمذی وقال: حدیث ابی ایوب حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی فضل التزوید والحث علیہ، رقم: ۱۰۸۰

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیا کا ہونا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاغْتَاءُ اللَّحْيَةِ، وَالسَّوَاكُ، وَاسْتِشْقَاءُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبُرْجَمِ، وَتَنْفِ الْأَبِطِ، وَحُلُقُ الْعَانَةِ، وَاتِّقَاضُ الْمَاءِ قَالَ زَكْرِيَّا: قَالَ مُضَعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ. رواه مسلم، باب خصال الفطرة، رقم: ۶۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو (اور اسی طرح جسم میں جہاں جہاں میل جمتا ہے مثلاً کان اور ناک کے سوراخ اور بغلوں وغیرہ کا) اہتمام سے دھونا، بغل کے بال اکھیرنا، زیر ناف بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا۔ میرا گمان ہے کہ دسویں چیز کٹی کرنا ہے۔ (مسلم)

﴿257﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْصَادٌ لِلرُّبِّ. رواه النسائي، باب الترغيب في السواك، رقم: ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی)

﴿258﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا جَاءَ بَنِي جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَاكِ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مُقَدِّمَ فِيٍّ. رواه احمد ۵/۲۶۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

﴿259﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُقُّدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَقِطُّ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ. رواه ابو داؤد، باب السواك لمن قام بالليل، رقم: ۵۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دن یا رات میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيَ قَامَ الْمَلِكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَةِ رَبِّهِ فَيَذْنُو مِنْهُ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. حَتَّى يَضَعَ يَدَاهُ عَلَى فِئِهِ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جِزْفِ الْمَلِكِ، فَطَهَّرُوا أَفْوَاهَهُمْ لِلْقُرْآنِ. رواه البزار ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۲۶۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿261﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَكْعَتَانِ بِسَوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سَوَاكِ. رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۲/۲۶۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔

﴿262﴾ عَنْ حَدِيثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ، يَتَوَضَّأُ فَأَهْ بِالسَّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ۵۹۳.

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم)

﴿263﴾ عَنْ شُرَيْحٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا نِسَاءَ كَيْفَ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ۵۹۰.

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم)

﴿264﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ حَتَّى يَسْتَاك. رواه الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۲/۲۶۶.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے کسی نماز کیلئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مسواک نہ فرمالیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿265﴾ عَنْ أَبِي خَيْرَةَ الصَّبَّاحِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ اتَّوَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَوَدُنَا الْآرَاكَ نَسْتَاكُ بِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَنَا الْخَرِيدُ، وَلَكِنَّا نَقْبَلُ كَرَامَتَكَ وَعَطِيَّتَكَ. (الحديث) رواه الطبرانی فی الکبیر و استناہ حسن، مجمع الزوائد ۲/۲۶۸.

حضرت ابو خیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ نے ہمیں پیلو کے درخت کی لکڑیاں مسواک کرنے کے لئے توشہ میں دیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس (مسواک کیلئے) کھجور کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں لیکن ہم آپ کے اس اکرام اور عطیہ کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

مسجد کے فضائل و اعمال

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدَهُ اللَّهُ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ لَعَلَّ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾

[التوبة: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فِي بُيُوتِ الَّذِينَ تُرْفَعُ وَيُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُهُ لَا يَسْبَحُ لَهُ فِيهَا بِالْعُلُوِّ وَالْأَصَالِ ۝ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ لَا يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾ [النور: ۳۶، ۳۷]

(اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں کا حال بیان فرمایا کہ) وہ ایسے گھروں میں جا کر

عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان گھروں میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید و غفل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت، وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پلٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی۔ (نور)

فائدہ : ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اور ان کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہو جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔ (بیان القرآن)

احادیث نبویہ

﴿266﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَيَّ اللَّهُ أَسْوَاقُهَا.

رواہ مسلم، باب فضل الجلس فی مصلٰہ..... رقم: ۱۵۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (مسلم)

﴿267﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْمَسَاجِدُ بَيُوتُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ تُصِىءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُصِىءُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱۱۰/۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کیلئے ایسے چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿268﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۴۸۶/۴

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿269﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ.

رواہ البخاری، باب فضل من عدا الى المسجد..... رقم: ۶۶۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْغَدُوُّ وَالرَّوَّاحُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رواه الطبرانی في الكبير، وفيه: القاسم ابو عبد الرحمن ثقة وفيه اختلاف، مجمع الزوائد ۱۴۷/۲

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ: أَقْطُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ۴۶۶

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ”میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی نہ

ختم ہونے والی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے“ جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے (یہ شخص) پورے دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿272﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَلِفَ الْمَسْجِدَ أَلِفَهُ اللَّهُ. رواه الطبرانی في الأوسط وفيه: ابن لهيعة وفيه كلام، مجمع الزوائد ۱۳۵/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَسْجِدُ بَيْتٌ كُلُّ تَقِيٍّ، وَتَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْنَهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ، وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ. رواه الطبرانی في الكبير والأوسط والبرار وقال: اسناده حسن، قلت: ورجال البزار كلهم رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۳۴/۲

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا، اس پر رحمت کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کر دوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿274﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ، كَذَنْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاجِيَةَ، فَأَيُّكُمْ وَالشَّعَابِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمَسْجِدِ. رواه أحمد ۲۳۲/۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مکیوں کے بھیڑیے کی طرح کہ وہ ہر ایسی مکاری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو، الگ تھلک ہو، اس لئے گھائیوں میں علیحدہ ٹھہرنے سے بچو۔ اجتماعیت کو، عام لوگوں میں رہنے کو اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴿ رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة التوبة، رقم: ۳۰۹۳

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آنے والا دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ترجمہ: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿276﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ لَهُ كَمَا يَبْشِشُ أَهْلَ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ. رواه ابن ماجه، باب لزوم المساجد وانتظار الصلوة، رقم: ۸۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مسجد کو اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی گم شدہ کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: مسجد کو ٹھکانا بنالینے سے مراد مساجد سے خصوصی تعلق اور مساجد میں کثرت سے آنا ہے۔

﴿277﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَا كَانَ، إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا يَبْشِشُ أَهْلَ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ. رواه ابن خزيمة ۱۸۶/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مساجد کو ٹھکانا بنایا ہوا تھا یعنی مساجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر دوبارہ مساجد کو اسی طرح ٹھکانا بنالیا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کھوئے ہوئے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن خزيمة)

﴿278﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ لِلْمَسَاجِدِ أَوْ تَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ، وَإِنْ مَرَضُوا عَادُواهُمْ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ

أَعَانُوهُمْ وَقَالَ ﷺ: جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: أَخٌ مُسْتَفَادٌ، أَوْ كَلِمَةٌ مُخَكَّمَةٌ، أَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ.

رواہ احمد ۲/۴۱۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿279﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

رواہ ابو داؤد، باب اتخاذ المساجد فی الدور، رقم ۴۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اس بات کا بھی حکم فرمایا: مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے اور ان میں خوشبو بھائی جائے۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُؤْفِقُ فَلَسَمَ يُؤْذِنُ النَّبِيُّ ﷺ بِدَفْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيِّتٌ فَأَذِنُونِي، وَصَلِّيْ عَلَيْهَا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لَمَّا كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲/۱۱۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)



علم و ذکر

علم

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے براہِ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے
ادامہ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے کی غرض سے اللہ
والا علم حاصل کرنا یعنی اس بات کی تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال
میں کیا چاہتے ہیں۔

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْنَكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة ۱۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس طرح (ہم نے کعبہ کو قبلہ مقرر کر کے تم پر اپنی نعت کو مکمل کیا اسی
طرح) ہم نے تم لوگوں میں ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو تم ہی میں سے ہیں وہ تم کو ہماری

آیات پڑھ کر سناتے ہیں، تم کو نفس کی گندگی سے پاک کرتے ہیں، تم کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں، اور اس قرآن کریم کی مراد اور اپنی سنت اور طریقہ کی (بھی) تعلیم دیتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۖ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾
[النساء: ۱۱۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طہ: ۱۱۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اور آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔ (طہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَ الْخَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ﴾
[النمل: ۱۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور اس پر ان دونوں نبیوں نے کہا کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ (النمل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَبَلَدِكَ الْأَمْثَالَ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾

[العنکبوت: ۴۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، (لیکن) انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ [فاطر: ۲۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ٩]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [المجادلة: ١١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کرو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے۔ اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اسی طرح دوسرے احکامات کو، ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (علم دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ (مجادلہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

[البقرة: ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور سچ میں جھوٹ کو نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو (یعنی شرعی احکام کو) نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اتَّقُوا النَّاسَ بِالْبَرِّ وَتَتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا (غضب ہے کہ) تم، لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر بھی نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (جس کا تقاضا یہ تھا کہ تم علم پر عمل کرتے) تو

پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

(بقرہ)

[ہود: ۸۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَكُمْ عَنْهُ﴾

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: (اور میں جس طرح ان باتوں کی تم کو تعلیم کرتا ہوں، خود بھی تو اس پر عمل کرتا ہوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں خود اسے کروں۔

(ہود)

احادیث نبویہ

﴿۱﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قِيلَتْ الْمَاءُ، فَأَنْبَتَ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبٌ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُنْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ لَقِيَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَزِفْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ.

رواہ البخاری، باب فصل من علم و علم، رقم: ۷۹

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر خوب برسے۔ (اور جس زمین پر بارش برسی وہ تین طرح کی تھی) (۱) اس کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا، پھر خوب گھاس اور سبزہ اگایا۔ (۲) زمین کا ایک (دوسرا) ٹکڑا سخت تھا (جس نے پانی کو جذب تو نہیں کیا لیکن) اس کے اوپر پانی جمع ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا۔ انہوں نے خود بھی پیا، جانوروں کو بھی پلایا اور کھیتوں کو بھی سیراب کیا۔ (۳) وہ بارش زمین کے ایسے ٹکڑوں پر بھی برسی جو چٹیل میدان ہی تھے جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی گھاس اگائی۔

(اسی طرح لوگ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی مثال) اُس شخص کی ہے جس نے دین

میں سمجھ حاصل کی اور جس ہدایت کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے اس ہدایت سے نفع پہنچایا، اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا، (دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا)، (تیسری مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ (بخاری)

﴿2﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ما جاء فی تعلیم القرآن، رقم: ۲۹۰۷

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی)

﴿3﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أَلْبَسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يَقُومُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ بِمَا كُسِينَا هَذَا؟ فَيَقَالُ بِأَخْذٍ وَلَدَكُمَا الْقُرْآنَ.

رواہ الحاکم و قال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه ووافقه الذہبی

۵۶۸/۱

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے، اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جو نور کا بنا ہوا ہوگا اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے؟ ارشاد ہوگا: تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے بدلے میں۔

(مسند رک حاکم)

﴿4﴾ عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلْبَسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي يَوْمِ الدُّنْيَا،

لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ لَمَّا طَنُكُم بِأَلَدِي عَمِلَ بِهِذَا۔

رواہ ابو داؤد، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، رقم: ۱۴۵۳

حضرت معاذ جونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تہمارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن شریف پر عمل کرنے والا ہو یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿5﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَنْزَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ، لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَ مَعَ مَنْ وَجَدَ، وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهَلَ، وَفِي جَوْفِهِ كَلَامُ اللَّهِ.

رواہ الحاکم وقال: صحيح الإسناد، الترغيب ۳۵۲/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا جاہلانہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جبکہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لئے ہوئے ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿6﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

رواہ الحافظ ابو بکر الخطیب فی تاریخہ باسناد حسن، الترغيب ۱۰۳/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اتر جائے وہی علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو یعنی عمل اور اخلاص سے خالی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم

ہونے کی) دلیل ہے یعنی یہ علم الزام دیا کہ جاننے کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا۔ (ترغیب)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعُقَيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوَافَيْنِ، فِي غَيْرِ إِيَّاهُمْ وَلَا يَقْطَعُ رَجِمٌ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ: أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَغْلُمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَ لَهٗ، مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثَ خَيْرَ لَهٗ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعَ خَيْرَ لَهٗ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَغْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟

رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ القرآن..... رقم: ۱۸۷۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بازار بطحان یا عقیق میں جائے اور دو عمدہ اونٹنیاں بغیر کسی گناہ (مثلاً چوری وغیرہ) اور بغیر قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا صبح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے، تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے اور چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں اور اونٹوں کی تعداد سے افضل ہے مثلاً ایک آیت ایک اونٹنی اور ایک اونٹ دونوں سے افضل ہے۔

﴿ 8 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

(الحديث) رواه البخاری، باب من یرد اللہ بہ خیرا۔ رقم: ۷۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جبکہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم علم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس علم کی سمجھ اس میں غور و فکر اور اس کے مطابق عمل کی توفیق دینے والے ہیں۔ (مرقاۃ)

﴿9﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ. رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ اللهم علمه الكتاب، رقم: ۷۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: یا اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما دیجئے۔ (بخاری)

﴿10﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيُظْهَرَ الزِّنَا.

رواه البخاری، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم: ۸۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت آجائے گی، شراب (کھلم کھلا) پی جائے گی۔ اور زنا پھیل جائے گا۔ (بخاری)

﴿11﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّىَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفِيرِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي يَعْْنِي عُمَرُ قَالُوا: فَمَا أَوَّلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.

رواه البخاری، باب اللبن، رقم: ۷۰۰۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک سے سیرابی کے (آثار) نکلتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ ارشاد فرمایا: علم۔ یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے بھر پور حصہ ملے گا۔ (بخاری)

﴿12﴾ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَشْبَعَ

الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ، حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ .

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ، رقم: ۲۶۸۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن بھلائی (یعنی علم) سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ وہ علم کی باتوں کو سن کر سیکھتا رہتا ہے۔ (یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے) اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَأَنْ تَعْدُوَ فَتَعْلَمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَعْدُوَ فَتَعْلَمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عَمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم: ۲۱۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! اگر تم صبح جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سورکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لو خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو (مثلاً تیمم کے مسائل) تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 14 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مَنْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِيُخَيَّرَ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لْغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ.

رواہ ابن ماجہ، باب فضل العلماء..... رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں صرف کسی خیر کی بات کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (ثواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے ساز و سامان کو دیکھ رہا ہو (اور ظاہر ہے کہ دوسرے کی چیزوں کو دیکھنے سے اپنا کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: حدیث شریف میں مذکورہ فضیلت تمام مساجد کے لئے ہے کیونکہ مساجد، مسجد

نبوی کی تابع ہیں۔

(انجام الحاجہ)

﴿15﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقَّهُوا. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ۲۹۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب کہ ساتھ ساتھ ان میں دین کی سمجھ بھی ہو۔

(ابن حبان)

﴿16﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: النَّاسُ مَعَادِينُ كَمَعَادِينِ اللَّهْبِ وَالْفِضَّةِ، فَيُخَيَّرُ هُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا.

(الحديث) رواه احمد ۵۳۹/۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ کانوں کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ اسلام لانے سے پہلے بہتر رہے وہ لوگ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں جب کہ ان میں دین کی سمجھ ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں انسانوں کو کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح مختلف کانوں میں مختلف معدنیات ہوتی ہیں بعض زیادہ قیمتی جیسے سونا چاندی، بعض کم قیمتی جیسے چونا اور کوئلہ اسی طرح مختلف انسانوں میں مختلف عادات و صفات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض اونچے درجہ کے ہوتے ہیں اور بعض کم درجہ کے ہوتے ہیں۔ پھر جس طرح سونا چاندی جب تک کان میں پڑا رہتا ہے اس کی قیمت وہ نہیں ہوتی جو کان سے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اسی طرح جب تک آدمی کفر کی ظلمت میں چھپا رہتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی سخاوت ہو، کتنی ہی شجاعت ہو اس کی وہ قیمت نہیں ہوتی جو اسلام لانے کے بعد دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لینے سے ہوتی ہے۔

(مظاہر حق)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا، أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًا حَاجَّتَهُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون کلہم، مجمع الزوائد ۳۲۹/۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خیر کی بات سیکھے یا سکھانے ہی کے لئے مسجد جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿18﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا.
(الحديث) رواه احمد ۱/۲۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور سختی کا برتاؤ نہ کرو۔ (مسند احمد)

﴿19﴾ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا وَقَالَ: يَا أَهْلَ السُّوقِ مَا أَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَسَّمُ، وَأَنْتُمْ هَهُنَا، لَا تَذْهَبُونَ فَتَأْخُذُونَ نَصِيبَكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوا: وَآيَنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوا سِرَاعًا، وَوَقَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتَّى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَقَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرَفِيهِ شَيْئًا يُقَسَّمُ! فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمَا أَتَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدًا؟ قَالُوا: بَلَى إِرَائِنَا قَوْمًا يُصَلُّونَ، وَقَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَقَوْمًا يَتَذَكَّرُونَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَيَحْكُمُ فَذَاكَ مِيرَاثُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم.

رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن، مجمع الزوائد ۱/۳۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرتے ہوئے ٹھہر گئے اور فرمایا: بازار والو! تمہیں کس چیز نے عاجز بنا دیا ہے؟ لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہاں بیٹھے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ کیا تم جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنا حصہ لینا نہیں چاہتے؟ لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں۔ لوگ دوڑے ہوئے مسجد میں گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے واپس آنے کے انتظار میں وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہوئی کہ تم واپس آ گئے؟ انہوں نے عرض کیا: ابو ہریرہ ہم مسجد گئے، جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں

دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال و حرام کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے، یہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَغْنِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَهَّهُ فِي الدِّينِ، وَالْهَمَّهُ رُشْدَهُ.

رواہ البزارو الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتے ہیں۔

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اِثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحُلُقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَآمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَآمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْآخِرُ أَخْبَرَكُمْ عَلَى الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَى إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَوَاهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، وَآمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ، وَآمَّا الْآخِرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ.

رواہ البخاری، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس..... رقم: ۶۶

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے، دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب کو حلقہ میں خالی جگہ نظر آئی وہ اس جگہ بیٹھ گئے، دوسرے صاحب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور تیسرا آدمی (جیسا کہ اوپر گذرا) پشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلقہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جگہ بنائی یعنی حلقہ میں بیٹھ گیا تو اللہ

تعالیٰ نے اسے (اپنی رحمت میں) جگہ دے دی۔ دوسرے نے (حلقہ کے اندر بیٹھنے میں) شرم محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے ساتھ حیا کا معاملہ فرمایا یعنی اپنی رحمت سے محروم نہ فرمایا اور تیسرے نے بے رُخی کی، اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے رُخی کا معاملہ فرمایا۔ (بخاری)

﴿22﴾ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا نَبِيَّكُمْ رَجُلًا مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ، فَإِذَا جَاؤُكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ: فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَانَا قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی الاستیضاء.....، رقم: ۲۶۵۱

حضرت ابو ہارون عبدیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا: تمہارے پاس لوگ مشرق کی جانب سے دین کا علم سیکھنے آئیں گے۔ لہذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو ہارون عبدیؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعیدؓ ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید ان لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (ترمذی)

﴿23﴾ عَنْ وَالِثَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَأَدْرَكَهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۳۰

حضرت واثلہ بن اسفحؒ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو اجر لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اس کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿24﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُكَبِّي عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَنُحْفَةٍ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَلْفُزُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱/۳۴۳

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنی سرخ دھاریوں والی چادر پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو! طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اس کثرت سے آکر اوپر تلے جمع ہوتے رہتے ہیں کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جس کو یہ طالب علم حاصل کر رہا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَضْلِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عَلَيَّ وَحْلِي فِيكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا أَبَالِي.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ ثقات، الترغیب ۱۰۱/۱

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کے لئے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنے علم اور حلم یعنی نرمی اور برداشت سے تمہیں اسی لئے نواز ا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تم سے درگزر کروں اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گنہگار ہو تمہیں بخشا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالْجِبْتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَثَتُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل العلم، رقم: ۳۶۴۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی

وجہ سے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں یعنی علم حاصل کرنا اس کے لئے جنت میں داخلہ کا ایک سبب بن جاتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ عالم کے لئے آسمان وزمین کی ساری مخلوقات اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے۔ بلاشبہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم (مال و دولت) کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہذا جس شخص نے علم دین حاصل کیا اس نے (اس میراث میں سے) بھر پور حصہ لیا۔ (ابوداؤد)

﴿27﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيبَةٌ لَا تُجْبَرُ وَتَلْمَظُ لَا تُسَدُّ وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ، مَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. (وہو بعض الحديث) رواه البيهقي في شعب الایمان ۲/۲۶۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہو سکتا اور عالم ایسا ستارہ ہے جو (موت کی وجہ سے) بے نور ہو گیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درجہ کی ہے۔ (بخاری)

﴿28﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْ شَكَّ أَنْ تَصِلَ الْهَدَافُ. رواه احمد ۳/۱۵۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستارے بے نور ہو جاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں۔ (مسند احمد)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ علماء کے نہ ہونے سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

﴿ 29 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيهَةٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ عَابِدَةٍ۔

رواہ الترمذی و قال: ہذا حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم: ۲۶۸۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں کو دھوکہ دینا آسان ہے، پورے دین کی سمجھ رکھنے والے ایک عالم کو دھوکہ دینا مشکل ہے۔

﴿ 30 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَانِكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحُورِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ۔

وقال: ہذا حدیث حسن غریب صحیح، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم: ۲۶۸۵

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چوٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَّا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ۔

رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث حسن غریب، باب منہ حدیث ان الدنیا ملعونۃ، رقم: ۲۳۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اغْذُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُجِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ أَنْ تَبْغِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ.
رواه الطبرانی فی الثلاثة والیزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱/۲۲۸

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا.
رواه البخاری، باب انفاق المال فی حقه، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،

وَكُنْهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ: قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ فَاخْبِرْنِي عَنْ آَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْآمَةَ وَرَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَسْطَاوُونَ فِي الْبَنِيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟ قُلْتُ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَنَا كُنْتُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

رواه مسلم، باب بيان الايمان والاسلام.....: رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹے آپ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿35﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتٍ إِسْرَائِيلَ، أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ رَجُلًا.

حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (داری)

﴿36﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِمُوهُهَا النَّاسَ فَإِنِّي أَمُرُّ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيَقْبَضُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الرُّجُلَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُهُمَا بِهَِا۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۲/۲۵۰

حضرت عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿37﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحديث) رواه احمد ۵/۲۶۶

حضرت ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ (مسند احمد)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَّهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: ۲۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنایا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿39﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْقَهُمْ۔ (الحديث)، رواه البخاری، باب من أعاد الحديث..... رقم: ۹۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ رواه البخاری، باب كيف يقبض العلم؟ رقم: ۱۰۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سر دار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ يُنْقِضُ كُلَّ

جَعُظَرِي جَوَاطِ سَحَابٍ بِالْأَسْوَاقِ، جِنْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ۔
رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ۲۷۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (ویناوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسَى أَوَّلُهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔
رواہ الترمذی و قال: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَهُوَ

عندی مرسل، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم: ۲۶۸۳

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد ہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِنَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَالْتَأَرْ النَّارَ۔
رواہ ابن ماجہ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ۲۰۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء پر یزائی جانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی نا سمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ”علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو“ اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَبَّلَ عَنْ عِلْمٍ فَكُتِبَ لَهُ الْجَنَّةُ يَلْجَأُ مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه أبو داود، باب كراهية منع العلم، رقم: ۳۶۵۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ.

رواه الطبرانی فی الأوسط وفی اسنادہ ابن لہیعہ، الترغیب ۱/۱۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا. (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعیۃ، رقم: ۶۹۰۶

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا“ ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ۲۴۱۷

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يَلِدْ يُعَلِّمِ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِلِ نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرِقُ نَفْسَهُ. رواه الطبرانی في الكبير و اسناده حسن ان شاء الله تعالى، الترغيب ۱/۲۶

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَبُّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فَيْقِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، أَفَرَّ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَأُ. رواه الطبرانی في الكبير وفيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، مجتمع الزوائد ۱/۴۴۰

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شار) ہو گے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ أَوَّاهًا، فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ، وَحَرَضْتُ وَجَهَدْتُ وَنَصَحْتُ، فَقَالَ: لِيُظْهَرَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَرِدَ الْكُفْرُ إِلَى مَوَاطِنِهِ، وَلِتَخَاضَنَّ الْبَحَارُ بِالْإِسْلَامِ، وَلِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَعْلَمُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ يَعْلَمُونَهُ وَيَقْرُونَهُ وَيَقُولُونَ: قَدْ قَرَأْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِأَصْحَابِهِ: فَهَلْ فِي أَوْلِيكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أَوْلِيكَ؟ قَالَ أَوْلِيكَ مِنْكُمْ وَأَوْلِيكَ وَقُوَّةُ النَّارِ.

رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الخثعمیة التابعیة لم أر من وثقها ولا جرحها، مجمع الزوائد - ۱/ ۱۹۱ طبع مؤسسة المعارف، بیروت و هند مقبولة - تقرب التهذیب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ و زاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ نے پہنچا دیا) آپ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب ابھارا اور آپ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ بَنِي هَذَا بِأَيَّةٍ وَيَنْزِعُ هَذَا بِأَيَّةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَفْقَأُ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَانِ فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ بَهَذَا بُعِثْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُمِرْتُمْ؟ لَا تَرَجِعُوا بَعْدِي كَقَرَارِ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غِيَّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتَلَفَ فِيهِ قَرَدُهُ إِلَى عَالِمِهِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/ ۳۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه رقم: ۲۹۰۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف

سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَأَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ
مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدة: ۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو
سننے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں
سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[الاعراف: ۲۰۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ

بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔ رواہ ابو داؤد، باب الکلام فی کتاب اللہ بلا علم، رقم: ۳۶۵۲

حضرت جناب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَالَ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [الكهف: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتا دوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ ۖ وَآُولَٰئِكَ هُمُ أُولَٰئِكَ ۖ الْأَلْبَابُ﴾ [الزمر: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانًى تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۖ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الزمر: ۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: اقْرَأْ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى

هُوَ لَاءِ شَهِيدًا ۝ قَالَ: أَمْسِكْ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِقَانِ.

رواہ البخاری، باب فكيف إذا جفنا من كل أمة بشهيد..... الآية، رقم: ۴۵۸۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا“ ترجمہ: اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ.

رواہ البخاری، باب قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ۷۴۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیئت و رعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَلْقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عُمَرَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يَبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هَذَا. يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَ فِي

قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كَبِيرٍ كَبَّهُ اللَّهُ لَوَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح ، مجمع الزوائد ۲۸۲/۱

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ مرز وہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمروؓ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابو عبدالرحمن! آپ کیوں رورہے ہیں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)



ذکر

اللہ تعالیٰ کے ادا میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تُكْمُ مَوْعِظَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ لَا وَهْدَى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾
[یونس: ۵۷، ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ [الحل: ۱۰۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبریل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (حل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

[بنی اسرائیل: ۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرما رہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ﴾ [فاطر: ۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۖ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّا تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۚ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۖ فِیْهِ كِتَابٌ مَّكْنُونٌ ۖ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۖ تَنْزِيلُ مِنَ رَبِّ

[الواقعه: ۷۵-۷۹]

الْعَالَمِينَ ☆ أَقْبَلْهُمَا الْحَدِيثَ أَنْتُمْ مُذْهِبُونَ ﴿﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعه)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ

اللَّهِ﴾

[الحشر: ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیث نبویہ

﴿58﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي، وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ، وَفَضَّلَ كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضَّلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكُمْ لَا تَزِجُونِ

إِلَى اللَّهِ بِشَىءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَغْنَى الْقُرْآنَ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه الذهبي ۵۵۵/۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (متدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلُّ مُصَدِّقٍ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى النِّجْنَةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ۔

رواہ ابن حبان واسنادہ جید ۳۳۱/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ”قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصَّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفِّعَانِ لَهُ۔

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال الطبرانی رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۴۱۹/۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روک رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، معجم الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۱۸۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرُكَ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ۔

(وہو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۱۸۹۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْإِثْرَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الثَّمَرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا خُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔
رواہ مسلم، باب فضیلة حافظ القرآن، رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ: اندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ۔

رواہ الترمذی، و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في من قرأ حرفاً، رقم: ۲۹۱۰
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا اَلَمْ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف، لام ایک حرف اور مِمْ ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَافْقَرُوا وَهُوَ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُورٍ مِسْكًا يَقْوُحُ

رَيْحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرُقُّدْ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْ كَتِي عَلَى مِثْلِكِ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب من جاء في سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ۲۸۷۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سو جاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ نَالِ اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليسال الله به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

﴿69﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُصَيْنٍ، بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُضْأ، قَالَ أَسِيدُ: فَحَشِيبُ أَنْ تَطَايَحِي، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجْتُ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللہ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جُزْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَاءَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَخْنِي قَرِينًا مِنْهَا، خَشِيبٌ أَنْ تَطَاةَ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجْتُ فِي الْجَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبْحَ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَعِيرُ مِنْهُمْ.

رواہ مسلم، باب نزول السکينة لقراءة القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے کیجی کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا کیجی گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں کیجی کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔

(مسلم)

﴿70﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ بَعْضُهُمْ لَيَسْتَبِيرُ بَعْضٍ مِنَ الْعُرَى، وَقَارِئُ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَقَامُ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ قَارِئُ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أَمْنِي مَنْ أَمِيزُ أَنْ أَصِيرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَطْنَا لِنُعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ لَهُ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبَشِّرُوا بِأَمْعَشَرِ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَاءِ النَّاسِ بِنُصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ.

رواہ ابو داؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہو گئے۔ آپ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے فقراء مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہو گا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قُرِئْتُمُوهُ فَأَبْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا، وَتَغْنُّوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا. رواه ابن ماجه، باب في حسن الصوت بالقرآن، رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونانا آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّيَ بِالْقُرْآنِ.

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. رواه الحاكم ۵۷۵/۱

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحب قرآن سے حافظ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ.

رواہ مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، رقم ۱۸۶۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو الٹا الٹا کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دو ہراجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہو سکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دواجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ خَلِّهِ فَيَلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيَلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقُ وَيزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي

لبس في جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ۲۹۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائدہ: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجام الحاجہ)

﴿80﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ.

رواہ الحاکم، وقال الذہبی: روی من ثلاثة اوجه عن انس. هذا اجودها ۵۵۶/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه شئ..... رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ دیران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَمْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَالِ.

رواہ النسائی فی عمل اليوم واللیة، رقم: ۹۴۸ قال المحقق: هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔ (عمل اليوم واللیة)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسير لابن كثير عن المختارة للحافظ الضياء المقدسي ۷۵/۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةٌ سَيِّدَةٌ أَيْ الْقُرْآنِ لَا تَقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواہ الحاكم وقال صحيح الاسناد، الترغيب ۳۷۰/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحِفْظِ زَكَاةٍ وَمَضَانٍ، فَأَتَانِي آتٍ فَيَجْعَلُ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَا تَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آ گیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اُسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

إِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَقِ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في آخر سورة البقرة رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّتَاهُ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا

اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نودی)

﴿94﴾ عَنْ قُصَاةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

کے رُفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آ کر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَهِيَ أَفْضَلُ.

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی کراهیۃ النوم قبل الوتر، رقم: ۴۵۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبْ.

رواہ الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۰۷

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّبْعَ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِائِينَ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ الْمِائَتَيْنِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُقْصَلِ.

رواہ احمد ۱۰۷/۴

﴿103﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواہ البخاری، باب فضل التامین، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ.

رواہ مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة في بيته.....، رقم: ۱۸۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اقْرَأُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَأُوا الزُّهْرَ أَوْ زَيْنَ: الْبَقَرَةِ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةً، وَتَرَكَهَا حَسْرَةً، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَاطِلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْبَاطِلَةَ السَّحَرَةُ.

رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷۴

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دوسا بنان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پاسکے گا۔ (مسند ابی حاتم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ تَنْزِيلٍ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ آلہ سجده (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ يَسَ فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَقْتَضِرْ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ۴۹۱/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

(رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۱)

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (مسند رک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ".

رواہ الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب، باب ومن سورۃ "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ"۔ رقم: ۳۲۳۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" و "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" و "إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا موثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ قُلُوبُ يَأْتِيهَا الْكَفَرُونَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: تَزُولُ تَزُولُجْ - رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في اذا زلزلت، رقم ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تمہاری قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُونَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا زلزلت الارض یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کر لو شادی کر لو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوزی)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَجَيْتَ، فَسَأَلْتُهُ: مَاذَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرَّجُلِ فَأُبَشِّرُهُ ثُمَّ فَرَّقْتُ أَنْ يَقُولَنِي الْعَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَثَرْتُ الْعَدَاءُ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. رواه امام مالك في الموطأ مالك ما جاء في قراءة قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، ص ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنا دوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفْئِهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ، حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا أصبح، رقم: ۵۰۸۲

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح و شام قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحْفَةُ اور ابواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔ (بذل المحمود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: يُنْفَتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عِمْرَانُ. (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷۶

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿32﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اُعْذِ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُجِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ أَنْ تَبْغِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ
رواه الطبرانی فی الثلاثة والزارور جالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/۳۲۸

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿33﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكَيْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا.
رواه البخاری، باب اتفاق المال فی حقہ، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿34﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَدْرَكْتَنِي إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَضَعَ كَفِّيهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجَبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،

البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿32﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اُعْذُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُجِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ أَنْ تَبْغِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ

رواہ الطبرانی فی الثلاثة والبخاری و ابن ماجہ و ترمذی و مجمع الزوائد ۳۲۸/۱

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿33﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَسَطَهُ عَلَى هَلَكِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا.

رواہ البخاری، باب انفاق المال فی حقہ، رقم: ۱۴۰۹

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿34﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَغْرِفُهُ مِمَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتُحِجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،

وَكُنْهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمَ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ آَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْخُفَاءَ الْغُرَاءَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّيْءِ، يَنْطَاطِرُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلِقْ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟ قُلْتُ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ دِينَكُمْ.

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام..... رقم: ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ کب آئے گی)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿35﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سَئِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتٍ إِسْرَائِيلَ، أَحَدُهُمَا كَانَ غَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ رَجُلًا.

حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (داری)

﴿36﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي أَمُرُّ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيَقْبُضُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُهُمَا بِهَا. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢٥٥/٢

حضرت عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿37﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ. (الحديث) رواه احمد ٢٦٦/٥

حضرت ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھالیے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ (مسند احمد)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَفَعَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلا یا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿39﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْهَمَ۔ (الحديث)، رواه البخاری، باب من اعاد الحديث..... رقم: ۹۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَلًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ رواه البخاری، باب كيف يقبض العلم؟ رقم: ۱۰۰

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سر دار بنا لیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ كُلَّ

جَعَفَظَرِي جَوَاطِ سَحَابٍ بِالْأَسْوَاقِ، جِنْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ۔
رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ۲۷۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔
رواہ الترمذی و قال: ہذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل و هو

عندی مرسل، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ، رقم: ۲۶۸۳

حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد ہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِيَتَأَهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ وَلَا تَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءُ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، فَالْتَأَارُ النَّارَ۔
رواہ ابن ماجہ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ۲۵۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلس جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ”علم کو مجلس جمانے کے لئے حاصل نہ کرو“ اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سِئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد، باب كراهية منع العلم، رقم: ۳۶۵۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ.

رواه الطبرانی فی الأوسط وفی اسنادہ ابن لہیعہ، الترغیب، ۱/۲۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا. (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعیۃ، رقم: ۶۹۰۶

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا“ ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا آفَأَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ۲۴۱۷

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیمت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرَقُ نَفْسَهُ. رواه الطبرانی في الكبير واسناده حسن ان شاء الله تعالى، الترغيب ۱/۱۲۶

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقْهِ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعُهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، أَفَرَأَى الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَنْتَ تَقْرَأُ؟. رواه الطبرانی في الكبير وفيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، مجتمع الزوائد ۱/۴۴۰

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شار) ہو گے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ أَوَاهَا، فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ، وَحَرَّضْتُ وَجَهَدْتُ وَنَصَحْتُ، فَقَالَ: لِيُظْهَرَ الْإِيمَانُ حَتَّى يُرَدَّ الْكُفْرُ إِلَى مَوَاطِنِهِ، وَلِتُخَاصَّنَ الْبَحَارَ بِإِسْلَامٍ، وَلِيُتَبَيَّنَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُونَهُ وَيَقْرَأُونَهُ وَيَقُولُونَ: قَدْ قَرَأْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِأَصْحَابِهِ فَهَلْ فِي أَوْلَئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أَوْلَئِكَ؟ قَالَ أَوْلَئِكَ مِنْكُمْ وَأَوْلَئِكَ وَقَوْلُ النَّارِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات إلا أن ہند بنت الحارث الخثعمیۃ التابعیۃ لم أرمہا ولا جرحہا، مجمع الزوائد ۱/ ۱۹۱ طبع مؤسسة المعارف، بیروت و ہند مقبولۃ۔ تقریب التہذیب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا تا ہوں کہ آپؐ نے پہنچا دیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب ابھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ أَكْرَمَ بِنَزْعِ هَذَا بَابَةٍ وَنَزِعَ هَذَا بَابَةً فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَفْقَأُ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ بَهَذَا بَعْثْتُمْ أَمْ بِهَذَا أَمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات الثبات، مجمع الزوائد ۱/ ۳۸۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑنے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرنہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچا دیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غِيَةُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتَلَفَ فِيهِ قَرَدُهُ إِلَى عَالِمِهِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۱/ ۳۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف

سے اثر لینا

آیات قرآنیہ

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾
[المائدة: ۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[الاعراف: ۲۰۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ

برایہ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَا۔ رواہ ابو داؤد، باب الکلام فی کتاب اللہ بلا علم، رقم: ۳۶۵۲

حضرت جناب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُخْبِدَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [الكهف: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتا دوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ وَآوَلْنَا لَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۱۷، ۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانًى تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۖ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الزمر: ۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى

هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ قَالَ: اَمْسِكْ ، فَاِذَا غِيَاهُ تَدْرِفَانِ۔

رواہ البخاری، باب فكيف اذا جفنا من كل امة بشهيد... الآية، رقم: ۴۵۸۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا“ ترجمہ: اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُو بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صُرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ۔

رواہ البخاری، باب قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ۷۴۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بیعت و رعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر ریزنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: التَقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يَبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هَذَا يَعْزِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ۔ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَ فِي

قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كَبَرِ كَبَّةِ اللَّهِ لَوَجَّهَهُ فِي النَّارِ۔

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح ، مجمع الزوائد ۲۸۲/۱

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ مرز وہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابو عبدالرحمن! آپ کیوں رورہے ہیں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ لَا وَهْدَى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ قَبْذِلْكَ فَلْيَقْرَأُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾
[یونس: ۵۷، ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (پس)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾ [النحل: ۱۰۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

[بنی اسرائیل: ۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرما رہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَنلَى مَا أَوْحَى إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ﴾ [فاطر: ۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَا أُفْسِمُ بِمَوْعِدِ النُّجُومِ ۚ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّو تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۚ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۚ فِیْ كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۚ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۚ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ

[الواقعة: ۷۵-۷۹]

الْعَلَمِينَ ☆ أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُذْهِبُونَ ﴿۷۵﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْنَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةٍ

﴿اللہ﴾

[الحشر: ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیث نبویہ

﴿58﴾ عَنْ أَبِي سَجِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي، وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ، وَفَضَّلَ كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضَّلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

(ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتُمْ لَا تَرْجِعُونَ

إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلُ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَغْنَى الْقُرْآنُ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه الذهبي ۵۵۵/۱

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مسندک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاجِلٌ مُصَدِّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ۔

رواہ ابن حبان واسنادہ حید ۳۳۱/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (ابن حبان)

فائدہ: ”قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لا پرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أُنِي رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفَّقَانِ لَهُ۔

رواہ احمد والطبرانی فی الكبير ورجال الطبرانی رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۹/۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روک رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ۔ رواه مسلم، باب فضيل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۸۹۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لأبي ذرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذَكَرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ يَذْكُرُ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۱۸۹۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْزَجَةِ، رِنَحْهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّمْرَةِ، لَا رِنَحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ، رِنَحْهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِنَحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔
رواه مسلم، باب فضيلة حافظ القرآن، رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوڑے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو مؤمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائدہ: اندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ۔

رواه الترمذی، وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في من قرأ حرفاً، رقم: ۲۹۱۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا اَلَمْ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف، لام ایک حرف اور مِمْ ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَأَقْرَأُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَمَنْ تَعَلَّمَهُ قَقْرَاءَةً وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جَوَابٍ مَحْشُورٍ مَسْكَ يَفْوُحُ

رِنَحْنُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ لَمْ تَعْلَمْهُ فَيَرْفُدْ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْ كَيْ عَلَى مِثْلِكَ.

رواہ الترمذی و قال: ہذا حدیث حسن، باب ملجاء فی سورۃ البقرۃ آیۃ الکرسی، رقم: ۲۸۷۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مُشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُس کے سینے میں ہے وہ سو جاتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

فائدہ: قرآن کریم کی مثال مُشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مُشک ہو۔ لہذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مُشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مُشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ آلَ اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ.

رواہ الترمذی و قال: ہذا حدیث حسن، باب من قرأ القرآن فليسال الله به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُصَيْنٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ، إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَتْ آيْضًا، قَالَ أَسِيدٌ: فَحَسِبْتُ أَنَّ تَطَايَحِي، فَقُضِيَ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فَنَهَا أَمْسَالَ السُّرُجِ، عَرَجْتُ فِي الْحَوِي حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَعَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

﴿70﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ بَعْضُهُمْ لَيَسْتَبِرُّ بَعْضٍ مِنَ الْغُرَى، وَقَارِئُ يقرأ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئُ لَنَا يقرأ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَطْنَا لِيُعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ لَهُ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبَشِّرُوا بِمَا عَشَرَ صَعَالِكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ.

رواہ ابو داؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑ لی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہو گئے۔ آپ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر ہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے فقراء مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

اللَّهُ يَنْسَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَفْرَأُ فِي مَرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْرَأُ ابْنَ حُضَيْرٍ! قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَخْبِي قَرِينًا مِنْهَا، خَشِيتُ أَنْ تَطَّاهُ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَشْأَلُ السُّرُجَ، عَرَجْتُ فِي الْحَوَى حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبْحَ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَبْرُ مِنْهُمْ

رواہ مسلم، باب نزول السکینة لقراءة القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچھلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچھلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھر اچھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے بچے کی بجائی کو (جو وہیں قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گزشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچھلنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا وہ گھوڑی پھر اچھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا کاجی گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں بجائی کو کچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضا میں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔

(مسلم)

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچاننے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ رات کا اندھیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔ (بذل الحمود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا، وَتَغْنُوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا. رواه ابن ماجه، باب في حسن الصوت بالقرآن، رقم: ۱۳۳۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رونانا آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنا لو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّيَ بِالْقُرْآنِ.

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَتَّبُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. رواه الحاكم ۵۷۵/۱

حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی آواز سے قرآن شریف کو مَؤمِّن کر و کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حُسن کو بڑھا دیتی ہے۔ (مسند حاکم)

﴿74﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب من قرء القرآن فليسال الله به، رقم: ۲۹۱۹

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کریم آواز سے پڑھنے والے کا ثواب علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والے کا ثواب چھپ کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث شریف سے آہستہ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ریا کا شبہ ہو، اگر ریا کا شبہ نہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کا اندیشہ بھی نہ ہو تو دوسری روایات کی وجہ سے بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کہ یہ دوسروں کے لئے ترغیب کا ذریعہ بنے گا۔ (شرح الطحی)

﴿75﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى: لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْمَعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتُ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

رواہ مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۵۲

حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے گزشتہ رات دیکھ لیتے جب میں تمہارا قرآن توجہ سے سن رہا تھا (تو یقیناً خوش ہوتے) تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔

﴿76﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقَالُ يَغْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِفْرًا وَازِقًا وَرَقْلًا كَمَا كُنْتَ تُرَقِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مِنْكَ لَتَكْ عِنْدَ آخِرِ آيَةِ تَقْرَأُ بِهَا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه من القرآن، رقم: ۲۹۱۴

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا

اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحب قرآن سے حافظ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طبی، مرقاة)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعَعُّ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ.

رواہ مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتبع فيه، رقم ۱۸۶۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو ایک ایک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دو ہرا اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہو سکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دواجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طبی، مرقاة)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجْنِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقُ وَيُرَادُّ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي

ليس في جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ۲۹۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

اس کو جوڑا عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ پھر درخواست کرے گا اے میرے رب! اور پہنائیے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جائیے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا اور (اُس کے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی بڑھادی جائے گی۔ (ترمذی)

﴿79﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا عَرَفْتُكَ، فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا عَرَفْتُكَ، فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنَ الَّذِي أَظْمَأْتِكَ فِي الْهُوَاجِرِ وَأَسَهَرْتَ لَيْلَكَ وَإِنْ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَتِهِ فَيُغْطَى الْمَلِكُ بِبِيمَتِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَ كَسَبْنَا هَذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِأَخَذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرْفَتِهَا فَهَوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا.

رواه احمد، الفتح الرباني، ٦٩/١٨

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جس وقت قرآن والا اپنی قبر سے نکلے گا تو قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا جیسے کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلا ہوا آدمی ہو اور صاحب قرآن سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن دوبارہ پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرمی کی دوپہر میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا (یعنی قرآن کے حکم پر عمل کی وجہ سے تم نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قرآن کی تلاوت کی) ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور آج تم اپنی تجارت سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والے ہو۔ اس کے بعد صاحب قرآن کو دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دوائیے جوڑے پہنائے

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگا سکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) چڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح البانی)

فائدہ: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجام الحلیہ)

﴿80﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ.

رواہ الحاکم، وقال الذہبی: روى من ثلاثة أوجه عن أنس. هذا أجودها ۵۵۶/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (متذکر حاکم)

﴿81﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَأَنَّ بَيْتَ الْخَرَبِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب أن الذي ليس في جوفه شيء رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَمْرٍ يـ

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْزَمَ.

رواہ ابو داؤد، باب التشدید فیمن حفظ القرآن..... رقم: ۱۴۷۴

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس حال میں آئے گا کہ کوڑھ کے مرض کی وجہ سے اس کے اعضاء جھڑے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: قرآن کو بھلا دینے کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ زبانی نہ پڑھ سکے۔ تیسرا یہ ہے کہ اس کی تلاوت میں غفلت کرے۔ چوتھا یہ ہے کہ قرآنی احکامات کو جاننے کے بعد اس پر عمل نہ کرے۔

(بذل المجود، شرح سنن ابی داؤد للعلینی)

﴿83﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ.

رواہ ابو داؤد، باب تحزیب القرآن، رقم: ۱۳۹۴

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو تین دن سے کم میں ختم کرنے والا اسے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عوام کے لئے ہے، چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تین دن سے کم میں ختم کرنا بھی ثابت ہے۔ (شرح الطحی)

﴿84﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی فضل سورة الكهف، رقم: ۲۸۸۶

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔ (ترمذی)

﴿85﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَفِي رِوَايَةٍ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ.

رواہ مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم: ۱۸۸۳

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَالِ.

رواہ النسائی فی عمل اليوم والليلة، رقم: ۹۴۸۰ قال المحقق: هذا الاسناد رجاله ثقات

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچاؤ ہوگا۔

(عمل اليوم والليلة)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَالُ عُصِمَ مِنْهُ.

التفسير لابن كثير عن المختارة للحافظ الضياء المقدسي ۷۵/۳

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةُ سَيِّدَةِ آيِ الْقُرْآنِ لَا تَقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواہ الحاكم وقال صحيح الاسناد، الترغيب ۳۷۰/۲

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مستدرک حاکم، ترغیب)

﴿89﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةٍ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَخْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَا تَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسِعُودٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سِعُودٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ "إِنَّهُ سِعُودٌ" فَرَصَدْتُهُ، فَجَعَلُ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَآخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا زَفَعْنُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ دَغْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، لَا أَعُوذُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسِعُودٌ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلُ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَآخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا زَفَعْنُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوذُ ثُمَّ تَعُوذُ، قَالَ: دَغْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (البقرة: ٢٥٥) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ مُدَّ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ - رواه البخاري باب إذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا..... رقم: ٢٣١١ وفي رواية الترمذي عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْرَأَهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ. رقم: ٢٨٨٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا۔ ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل و عیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آ گیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنا کر چہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

ابو ہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کہا نہیں! آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اس طرح مکرو فریب سے صدقات کے مال میں کمی کرنے آیا تھا)۔
(بخاری)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کر تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا۔
(ترمذی)

﴿90﴾ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! اتَّذِرْنِي أَيْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! اتَّذِرْنِي أَيْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: وَاللَّهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ. رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم: ۱۸۸۵ وَفِي رِوَايَةٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تَقْدِسُ الْمَلِكُ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ. رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۹/۷

حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابو المنذر! (یہ حضرت ابی بن کعبؓ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور ان کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ابو المنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (آیت الکرسی) آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور ارشاد فرمایا: ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔
(مسلم)

ایک روایت میں آیت الکرسی کے بارے میں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔
(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿91﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَ

إِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ .

رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی سورة البقرة وآية الكرسي، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَقِ عَامِ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَأُ فِي ذَاكَ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ .

رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔ (ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَتَاهُ .

رواہ الترمذی و قال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

فائدہ: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ

قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ فَنُظِرَ وَأَلْقِنُظَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(الحديث) رواه الطبرانی فی الكبير والوسط وفيه اسماعیل بن

عیاش ولكنہ من روايته عن الشاميين وهي مقبولة، مجمع الزوائد ٥٤٧/٢

حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت حمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لئے ایک قطار لکھا جاتا ہے اور قطار دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿95﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ٥٥٥/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (مسند حاکم)

﴿96﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ.

(وهو بعض الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث

صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٣٠٨/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ (مسند حاکم)

﴿97﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَذْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَمْنَأْزِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ. (الحديث)

رواه مسلم، باب من فضائل الأشعرين رضي الله عنهم، رقم: ٦٤٠٧

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اشعر قوم

کے رفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آ کر رات کو اپنی قیام گاہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گاہوں کو بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گاہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔

﴿98﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَهِيَ أَفْضَلُ۔

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی کراهیۃ النوم قبل الوتر، رقم: ۴۵۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکے گا اس کو رات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَ۔

رواہ الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۰۷

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّنْعِ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِثْنِ وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ الْمَثَانِي وَفُضِّلْتُ بِالْمُفْضَلِ۔

رواہ احمد ۴/۷۰۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلے میں قرآن کریم کے شروع کی سات سورتیں اور زبور کے بدلے میں ”مِثْنِین“ یعنی اس کے بعد کی گیارہ سورتیں اور انجیل کے بدلے میں ”مِثْنِی“ یعنی اس کے بعد کی بیس سورتیں ملی ہیں اور اس کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ”مُفَصَّل“ مجھے خاص طور پر دی گئی ہیں۔
(مسند احمد)

﴿101﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا جَبْرِئِيلُ قَاعِدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، سَمِعَ نَفِيضًا مِنْ فَرْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أَوْيْنِيَهُمَا لَمْ يُوْتُهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ۔
رواہ مسلم، باب فضل الفاتحة..... رقم: ۱۸۷۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑکائی دیا۔ انہوں نے سراٹھایا اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس سے ایک فرشتہ اتر رہا ہے، یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دو نور دیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے تھے۔ ایک سورہ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات۔ آپ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔

فائدہ: یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا، اور اگر دعا کا جملہ ہے تو دعا قبول کی جائے گی۔
(مسلم)

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔
رواہ الدارمی ۵۳۸/۲

حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔
(دارمی)

﴿103﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى، عُفِّرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواہ البخاری، باب فضل التامین، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

رواہ مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة في بيته.....، رقم: ۱۸۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اقْرَأْ وَالْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَأْ وَالزُّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَانْتَهُمَا عَمَامَتَانِ، أَوْ كَانْتَهُمَا غَيَابَتَانِ، أَوْ كَانْتَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابَيْهِمَا، اقْرَأْ وَالسُّورَةَ الْبَقَرَةَ، فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةً، وَتَرَكَهَا حَسْرَةً، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَاطِلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْبَاطِلَةَ السَّحَرَةُ.

رواہ مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷۴

حضرت ابو اُمَامَہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دو ٹکڑے ہوں یا دو سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ معاویہ بن سلام کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔ (مسلم)

﴿106﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْبَقْرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَذُرْوَتُهُ، نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا، وَاسْتَخْرِجَتْ "أَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَوُضِلَتْ بِسُورَةِ الْبَقْرَةِ، وَ"يَسْ" قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَالْذَّارَ إِلَّا خِرَةً إِلَّا غُفِرَ لَهُ وَافْرُوْهَا عَلَى مَوْتَانِكُمْ.

رواہ احمد ۲۶/۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اونچا حصہ سورہ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اتنی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا یعنی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اور سورہ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ لہذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تا کہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔ (مسند احمد)

فائدہ: حدیث شریف میں سورہ بقرہ کو قرآن کریم کی چوٹی غالباً اس وجہ سے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور عقائد اور شریعت کے احکام کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے اتنا اور اس طرح قرآن کریم کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

﴿107﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أَنْزَلْتُ كَانَ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدُّجَالَ لَمْ يُسَلِّطْ عَلَيْهِ.

(الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ۵۶۴/۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پاسکے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ تَنْزِيلٍ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه الترمذی، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ آلہ سجّدہ (جو اکیسویں پارے میں ہے) اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ فِي لَيْلَةٍ ابْتَغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ. رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ۴۹۱/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فقر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

(رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت میں آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے وہ سورہ ”تَبَارَكَ الَّذِي“ ہے۔ (ترمذی)

﴿112﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم خَبَاتَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَاتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ضَرَبْتُ خَبَاتِي وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تَنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِي پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اس جگہ کسی کو سورہ تَبَارَكَ الَّذِي آخر تک پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَيَقْرَأُ رَجُلًا فَيَقُولُ رَجُلًا لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِنِ سُورَةِ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ صَدْرِهِ أَوْ قَالَ بَطْنِهِ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِنِ سُورَةِ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى رَأْسَهُ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِنِ سُورَةِ الْمُلْكِ، فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْنَبَ۔ رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبرنا عنه الذهبي ۴۹۸/۲

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر پیروں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے میری طرف سے تیرے لئے

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (متدرک حاکم)

﴿114﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى غَيْبٍ فَلْيَقْرَأْ: "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ".

رواہ الترمذی و قال هذا حدیث حسن غریب، باب ومن سورة "إذ الشمس كورت"۔ رقم: ۳۲۳۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" وَ "إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

﴿115﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْآنِ، وَقُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ، وَقُلُّ يَأْتِيهَا الْكُفْرُونَ تَعْدِلُ رُبْعُ الْقُرْآنِ. رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ما جاء في إذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلُّ يَأْتِيهَا الْكُفْرُونَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور

سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ میں آخرت کی زندگی کا موثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں توحید کا بیان نہایت عمدہ طریقے پر کیا گیا ہے۔ سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ چوتھائی قرآن کے برابر اس طور پر ہے کہ اگر قرآن کریم میں توحید، نبوت، احکام، واقعات یہ چار مضمون سمجھے جائیں تو اس سورت میں توحید کا بہت اعلیٰ بیان ہے۔

بعض علماء کے نزدیک ان سورتوں کے آدھے، تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت پر آدھے تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کے برابر اجر ملے گا۔

﴿116﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَفْرَأَ آيَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفًا كُفْرًا.

رواہ الحاکم وقال: رواة هذا الحديث كلهم ثقات و عقبه هذا غير مشهور و واقعہ الذہبی ۵۶۷/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ قرآن شریف کی ایک ہزار آیتیں پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے، ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ ”الْفَا تَحْمُ الْكَافُرُ“ پڑھ لیا کرے (کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے)۔

﴿117﴾ عَنْ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: اقْرَأْ ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. رواه أبو داود، باب ما يقول عند النوم، رقم ۵۰۵۵

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ہوئے سو جایا کرو کیونکہ اس سورت میں شرک سے براءت ہے۔

﴿118﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فَلَانُ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قَالَ: بَلَى، قَالَ: ثَلُثُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

وَالْفَتْحُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ قُلُوبُ يَأْتِيهَا الْكُفْرُونُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: رُبُّعُ الْقُرْآنِ، قَالَ: تَزْوُجُ تَزْوُجٌ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في إذا زلزلت، رقمه ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تمہاری قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ إذا جاء نصر اللہ والفتح یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں قُلْ يَأْتِيهَا الْكُفْرُونُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ إذا زلزلت یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کر لو شادی کرو۔ (ترمذی)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (عارضۃ الاحوی)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَجَبَتْ، فَسَأَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرَّجُلِ فَأَبْشُرُهُ ثُمَّ فَرَّقْتُ أَنْ يَفْوتَنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَرْتُ الْغَدَاءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ۔ رواه امام مالك في الموطأ مالك ما جاء في قراءة قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، ص ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنا دوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

ﷺ کے ساتھ دو پہر کا کھانا نہ چھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپ کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر ان صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکے تھے۔ (مالک)

﴿120﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلِهِ تِلْكَ الْقُرْآنَ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ تِلْكَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" يَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنَ.

رواہ مسلم، باب فضل قراءة قل هو الله احد، رقم: ۱۸۸۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿121﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا اسْتَكْبَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ.

رواہ احمد، ۴۳۷/۳

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ سورہ قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿122﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِ"قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُّوهُ لَأَيِّ شَيْءٍ يَضَعُ ذَلِكَ؟ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ، رقم: ۷۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پڑھ کر ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ، حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۲

حضرت عبد اللہ بن حنیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح و شام قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ سورتیں ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے تمہاری حفاظت کریں گی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک ارشاد نبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ کم از کم یہ تین سورتیں صبح و شام پڑھ لیا کریں یہی ان شاء اللہ کافی ہوں گی۔ (شرح الطیسی)

﴿125﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ! إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةَ أَحَبِّ إِلَى اللَّهِ، وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ، مِنْ أَنْ تَقْرَأَ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَقُوْلَكَ فِي صَلَاةٍ فَأَفْعَلْ. رواه ابن حبان (واسنادہ قوی) ۱۵۰/۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے۔ لہذا جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو نماز میں پڑھنا مت چھوڑو۔ (ابن حبان)

﴿126﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِنْلَهُنَّ قَطًّا "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ".

رواہ مسلم، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ۱۸۹۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل کی گئیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان جیسی آیات دیکھنے میں نہیں آئیں۔ وہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (مسلم)

﴿127﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ"قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" وَهُوَ يَقُولُ: يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی المعوذتين، رقم: ۱۴۶۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جُحُفۃ اور ابواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔ (بذل المحمود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: يُسَوِّئُ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ. (الحديث) رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷۶

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ۱۵۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَغِ إِلَيْهِ تَبْتِغَا﴾ [المزمل: ۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجئے اور ہر طرف سے لا تعلق ہو کر ان ہی کی طرف متوجہ رہئے۔ (مزل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [الرعد: ۲۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خوب سمجھ لو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا

(رعد)

ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (عجبت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾

[آل عمران: ۱۹۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جتنکند وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا﴾ [البقرة: ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ تَخَرَّجْتَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور صبح و شام اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پڑھ کر یا تسبیح کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ﴾ [يونس: ۶۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرَىٰ جَهَنَّمَ تَقُومُ ۝ وَتَقْلَبُ فِي السَّجْدَيْنِ ۝ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [الشعراء: ۲۱۷-۲۲۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ، اس زبردست رحم کرنے والے

پر پھر دوسرے رکھیے جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازیوں میں ہوتے ہیں۔ بیشک وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ [الحديد: ٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو۔ (حدید)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُفِضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾

[الزخرف: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (زخرف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبْتُ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ﴾

[الصافات: ١٤٣، ١٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بھی اور مچھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے بھی، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ سے نکلتا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مچھلی کی غذا بن جاتے۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ تھی)۔ (صافات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَسُبِّحْنَ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ [الروم: ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

[الاحزاب: ٤١، ٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح

بیان کیا کرو۔

(احزاب: ۵۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾
[الاحزاب: ۵۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔
(احزاب: ۵۶)

(یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اس خاص رحمت کے بھیجے کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دعا کیا کرو اور آپ پر کثرت سے سلام بھیجا کرو۔)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاسِحَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ قَفَ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ قَفَ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ أَهْلِ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتُ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾
[ال عمران: ۱۳۵، ۱۳۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تقویٰ والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگ جب کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بری حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و عذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی جانب سے بخشش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔ (آل عمران)

[الانفال: ۳۳]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے

(انفال)

دالے ہول اور پھران کو عذاب دیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنتُمْ إِنْ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النحل: ۱۱۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: پھر بیشک آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد وہ توبہ کر لیں اور اپنے اعمال درست کر لیں تو بیشک آپ کا رب اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ (محل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [النمل: ۴۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(النور: ۳۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر دتا کہ تم بھلائی پاؤ۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ [التحریم: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کرو (کہ دل میں اس گناہ کا خیال بھی نہ رہے)۔ (تحریم)

احادیث نبویہ

﴿129﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا أَتَحِبُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى، قِيلَ: وَلَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ:

وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ.

رواہ الطبرانی فی الصغیر والامسط و رجالہما رجال الصحیح، مجمع الروائد ۷۱/۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جہاد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں مگر یہ کہ کوئی ایسی بہادری سے جہاد کرے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے پھر تو یہ عمل بھی ذکر کی طرح عذاب سے بچانے والا ہو سکتا ہے۔

(طبرانی، مجمع الروائد)

﴿130﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِسُ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ و یحذّرکم اللہ نفسه ۲۶۹۴/۶ طبع دار ابن کثیر بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالحہ کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

﴿131﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا

مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَ تَحَوَّرْتُ بِي شَفْتَاهُ۔ رواہ ابن ماجہ، باب فضل الذکر، رقم: ۳۷۹۲۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ملتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿132﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الذکر، رقم: ۳۳۷۵۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔ (ترمذی)

﴿133﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلِمَةٍ فَارَقْتُ عَلَيْهَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! قَالَ: أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى۔ رواہ ابن السنی فی عمل اليوم والليلة، رقم: ۲، وقال المحقق: أخرجه البزار كما في كشف الاستار واللفظه: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَفْضَلِ الْأَعْمَالِ وَأَقْرَبِهَا إِلَى اللَّهِ..... الحديث و حسن الهيئی اسنادہ فی مجمع الزوائد ۷۴/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آخری گفتگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے وقت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قرب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو (اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو)۔ (عمل اليوم والليلة، بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس موقع پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔

﴿134﴾ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرِ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الدَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرِ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى.

رواہ الترمذی، باب منہ کتاب الدعوات، الرقم: ۳۳۷۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرووہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالًا.

رواہ الطبرانی فی الکبیر والایوسط ورجال الاوسط رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۴/۲۰۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک دامن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿136﴾ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا اللَّهُ مَنْ يَمُنُّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصِدْقَةً، وَمَا مِنْ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ. (وهو جزء من الحديث) رواه الطبرانی فی الکبیر، وفيه: موسى بن يعقوب الرمعي، وثقه ابن معين وابن حبان، وضعفه ابن المديني وغيره، وبقيته رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۴۹۴

حضرت ابو ذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادیں۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿137﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَذَوُّنُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةَ عَلَى فُرُشِكُمْ، وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ، يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَارٍ.

رواہ مسلم، باب فضل دوام الذکر، رقم: ۶۹۶۶

حضرت حنظلہ اُسیدیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں لیکن حنظلہ بات یہ ہے کہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا.

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان و هو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۴۶۸/۲

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔ (طبرانی، معجم صغیر)

﴿139﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَذْوَ حَقِّ الْمَجَالِسِ: اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا. (الحدیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر و هو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۵۳/۱

حضرت سہل بن حنیفؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلسوں کا حق ادا کیا کرو (اس میں سے ایک یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر ان میں کثرت سے

کرو۔

(طبرانی، جامع صغیر)

﴿140﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللَّهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ، وَلَا يَخْلُو بِشَغَرٍ وَنَخْوَةٍ إِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ.

رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۱۸۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتا ہے تو فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جو شخص بیہودہ اشعار یا کسی اور بیکار کام میں لگا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ رہتا ہے۔

﴿141﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (رواہ البخاری، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم: ۶۴۰۷ وفی روایۃ لمسلم: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. باب استحباب صلاة النافلة فی بیته..... رقم: ۱۸۲۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے۔

﴿142﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرْنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلَّ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا حَفْصٍ! ذَهَبَ الذَّاكِرُونَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَجَلٌ.

رواہ احمد ۳/۴۸۲

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابو خفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: ابو خفص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

﴿143﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَصْغُرُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اتَّقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب سبق المفردون..... رقم: ۳۵۹۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُفْرَد لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مُفْرَد لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مرٹنے والے، ذکر ان کے بوجھوں کو ہلکا کر دیگا، چنانچہ وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ (ترمذی)

﴿144﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حَجْرِهِ ذَرَاهِمُ يُقْسِمُهَا، وَآخِرُ يَذْكُرُ اللَّهَ كَانَ ذِكْرُ اللَّهِ أَفْضَلَ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ و ثقوہ، مجمع الزوائد ۷۲/۱

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿145﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحْكَرَ ذِكْرَ اللَّهِ

فَقَدْ بَرَّئَ مِنَ النِّفَاقِ۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر و هو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۵۷۹/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِيَذْكُرَنَّ اللَّهُ قَوْمٌ عَلَى الْقُرُوشِ الْمُمَهَّدَةِ يَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ الْعُلَى۔

رواہ ابو یعلیٰ و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۸۰/۱۰

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿147﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الرجل یجلس متربعاً، رقم: ۴۸۵۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چار زاوے بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔ (ابوداؤد)

﴿148﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ أَقْعَدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَآنَ أَقْعَدُ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغُوبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب نکلنے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، اسی طرح میں عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ عربوں میں افضل اور شریف ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿149﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجَتِكُمْ، فَيَحْفُوهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُجَدِّدُونَكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّدُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُولُ: فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جِلْسُهُمْ۔

رواہ البخاری، باب فضل ذکر اللہ عزَّ وَّجل، رقم: ۶۴۰۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: وہ آپ کی پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض

کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

﴿150﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِّلَّهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ جَلَقَ الذِّكْرِ، فَإِذَا اتَّوَا عَلَيْهِمْ وَحَفُّوْا بِهِمْ، ثُمَّ يَبْعَثُوا إِلَيْهِمُ السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا آتِنَا عَلَى عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِكَ يُعْظَمُونَ أَلَاءَكَ، وَيَقُولُونَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَيَسْأَلُونَكَ لِأَحْوَبِهِمْ وَذُنْيَاهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَشَوْهُمْ رَحْمَتِي، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ، إِنَّ فِيهِمْ فَلَانًا الْخَطَاءَ إِنَّمَا اغْتَنَقَهُمْ إِغْنَاءًا، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَشَوْهُمْ رَحْمَتِي، فَهُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔

رواہ البزار من طریق زائدة بن ابی الرقاد، عن زیاد النمیری، و

کلاهما وثق علی ضعفه، فعاد هذا اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۷۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے

پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے اور ان کو گھیر لیتی ہے تو اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے۔ وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے: ہمارے رب! ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن، ایمان، اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں، آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت اور دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿151﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ، فَقَدْ بَدَلْتُ سَيِّئًا تَكُمُ حَسَنَاتٍ.

رواہ احمد و ابو یعلیٰ و البزار و الطبرانی فی الاوسط، وفیہ: میمون

المرئی، وثقہ جماعة، وفیہ ضعف، وفیقہ رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۷۵/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں، اور ان کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ۔ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلیٰ، بزار، مجمع الزوائد)

﴿152﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

رواہ مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن..... رقم: ۶۸۵۵

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو

فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سیکنے ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (مسلم)

﴿153﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّوْلُو، يَغِطُهُمُ النَّاسُ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ قَالَ: فَجِئْنَا أَغْرَابِيَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَلِّمْنَا لَنَا نَعْرَهُمْ، قَالَ: هُمْ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ، مِنْ قَبَائِلِ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ.

رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۷۷/۱۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿154﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ. وَكَلَّمَا يَدَيْهِ يَمِينٌ. رَجُلًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْشَى بَيَاضُ وَجُوهِهِمْ نَظَرَ النَّاطِرِينَ، يَغِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ، وَفَرَبِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ جُمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ، فَيَسْتَقُونَ أَطَابِبَ الْكَلَامِ، كَمَا يَنْتَقِي أَكْلُ الثَّمَرِ أَطَابِيَهُ.

رواہ الطبرانی و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۷۸/۱۰

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: رحمن کے داہنی طرف۔ اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ نہ تو نبی ہوں گے نہ شہید، ان کے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی

ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوتے تھے اور یہ سب اس طرح چھانٹ چھانٹ کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا (کھجوروں کے ڈھیر میں سے) اچھی کھجوریں چھانٹ کر نکالتا رہتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: حدیث شریف میں رحمان کے داہنی طرف ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے یہاں خاص مقام ہوگا۔ رحمان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ جیسے داہنا ہاتھ خوبیوں والا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی ذات میں خوبیاں ہی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا ان پر رشک کرنا ان لوگوں کے اس خاص عمل کی وجہ سے ہوگا اگرچہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا درجہ ان سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَعْضِ آيَاتِهِ ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَشيِّ﴾ الْآيَةِ، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ فَوَجَدَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهُمْ قَائِلُوا الرَّأْسِ وَجَافُ الْجِلْدِ وَذُو الثُّوبِ الْوَاحِدِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مَنْ أَمَرَنِي أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ۔

تفسیر ابن کثیر ۸۵/۳

حضرت عبدالرحمن بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ آپ پر یہ آیت اتری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَشيِّ﴾ ترجمہ: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی ان کے پاس ہے) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم

فرمایا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر)

﴿156﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رواہ احمد و الطبرانی و اسناد احمد حسن، مجمع الزوائد ۷۸/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ذکر کی مجالس کا کیا اجر و انعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر و انعام جنت ہے جنت۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مِنْ أَهْلِ الْكَرَمِ، فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رواہ احمد باسنادین و احدهما حسن و ابو یعلیٰ کذلک، مجمع الزوائد ۷۵/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔

(مسند احمد، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿158﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا، قَالُوا: وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حَلَقُ الذِّكْرِ.

رواہ الترمذی، وقال هذا

حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنی، رقم: ۳۵۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(ترمذی)

﴿159﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ

أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: اللَّهُ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْخَلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ.

رواه مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: ۶۸۵۷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بلکہ بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔ (مسلم)

﴿160﴾ عَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَهْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَلَكٍ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَخَوِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ.

(الحديث) رواه البيهقي في شعب الإيمان، مشكوة المصابيح رقم: ۵۰۲۵

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لو؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھا کرو۔ اور تنہائی میں بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

﴿161﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ جُلُوسَاتِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ رُؤْيَاهُ وَزَادَ فِي عَمَلِكُمْ مَنْطِقَهُ، وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

رواه ابویعلیٰ وفيہ مبارک بن حسن، وقد وثق وبقيّة رجاله رجال الصّحيح، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ہمارے

لئے کس شخص کے پاس بیٹھنا بہتر ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئیں، جس کی بات سے تمہارے عمل میں ترقی ہو اور جس کے عمل سے تمہیں آخرت یاد آجائے۔
(ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿162﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الحاکم و قال: ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجہ و وافقہ الذہبی ۴/ ۲۶۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے کچھ آنسو زمین پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔
(مسند حاکم)

﴿163﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ اثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْإِثْرَانِ فَاتَرٌّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ اثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ قَرَانِصِ اللَّهِ.

رواہ الترمذی و قال: ہذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل المراءب، رقم: ۱۶۶۹

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہہ جائے۔ اور دو نشانوں میں ایک اللہ تعالیٰ کے راستے کا کوئی نشان (جیسے زخم، غبار یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلنے کا نشان) اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے کسی فریضہ کی ادائیگی میں پڑ گیا ہو (جیسے سجدہ یا سرفرج وغیرہ کا کوئی نشان)۔ (ترمذی)

﴿164﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَ هَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ حَمَالٌ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ.

رواہ البخاری، باب الصلوة باليمين، رقم: ۱۴۲۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل بادشاہ۔ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہو (۴) وہ ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہو۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی اونچے خاندان والی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے: میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَبْدُهُمْ وَإِنْ شَاءَ عَقَرَهُمْ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في القوم يجلسون

ولا يذكرون الله، رقم ۳۳۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے ان کو عذاب دیں چاہے معاف فرمادیں۔ (ترمذی)

﴿166﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ۔ رواه ابوداؤد، باب كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم ۴۸۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اس کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ اور جو شخص لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ لیٹنا بھی اس کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿167﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ

اللہ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ خَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ أُذْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ۔
رواہ ابن حبان واسنادہ صحیح ۳۵۲/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کو قیامت کے دن (ذکر اور درود شریف کے) ثواب کو دیکھتے ہوئے اس مجلس پر افسوس ہوگا۔ اگرچہ وہ لوگ (اپنی دوسری نیکیوں کی وجہ سے) جنت میں داخل بھی ہو جائیں۔ (ابن حبان)

﴿168﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جَنَافَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ خَسْرَةٌ۔
رواہ ابو داؤد، باب کراہیۃ ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم: ۴۸۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا (بدبودار) مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن افسوس کا ذریعہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: افسوس کا ذریعہ اس لئے ہوگی کہ مجلس میں عموماً کوئی فضول بات ہو ہی جاتی ہے جو پکڑ کا سبب بن سکتی ہے البتہ اس میں اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا جائے تو اس کی وجہ سے پکڑ سے بچاؤ ہو جائے گا۔ (بذل الجود)

﴿169﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، وَتَحُطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ۔

رواہ مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۵۲

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کماتے سے عاجز ہے؟ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے اس کے لئے ایک ہزار

نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿170﴾ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّنْسِيحِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّحْمِيدِ يَنْعُطُفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهْنٌ دَوِيٌّ كَدَوِي النَّخْلِ، تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا، أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ، مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ؟
رواہ ابن ماجہ، باب فضل التَّسْبِيحِ، رقم: ۳۸۰۹

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ہیں۔ یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گھومتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی کھپوں کی بھیں بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ اس طرح یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی تمہارا ہمیشہ تذکرہ کرتا رہے؟ (ابن ماجہ)

﴿171﴾ عَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالتَّنْسِيحِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّقْدِيسِ وَ اغْفِظْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَطَقَاتٌ وَ لَا تَغْفَلْنَ فَتَسِينَ الرَّحْمَةَ.
رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في فضل التسبيح، رقم: ۳۵۸۳

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا) اور تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) اور تقدیس (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا مثلاً سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہنا) لازم کر لو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا (کہ ان سے کیا عمل کئے اور جواب کے لئے) (بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا ورنہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر لو گی۔ (ترمذی)

﴿172﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.
رواہ المزار و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ۱۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔
(بزار، مجمع الزوائد)

﴿173﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُنِيَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا اضْطَفَأَهُ اللَّهُ لِمَلَأَ بِكَهْ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

رواہ مسلم، باب فضل سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، رقم: ۶۹۲۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: افضل کلام کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: افضل کلام وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ وہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** ہے۔ (مسلم)

﴿174﴾ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ وَأَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا لَا يَهْلِكُ مِمَّا أَحَدٌ؟ قَالَ: بَلَى، إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ اتَّقَلَّتْهُ، ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِهَلِكٍ، ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرُّبُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ.

رواہ الحاكم و قال: صحيح الاسناد، الترغيب ۴/۲۶۱

حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ جو شخص **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت میں) ہلاک نہیں ہو سکتا (کہ نیکیاں زیادہ ہی رہیں گی)؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اس لئے کہ) تم میں سے ایک شخص اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ دب جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں وہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کی چاہیں گے مدد فرمائیں گے اور ہلاک ہونے سے بچالیں گے۔ (مسند رک حاکم، ترغیب)

﴿175﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. رواه مسلم، باب فضل سبحان الله و بحمده رقم: ۶۹۲۶، والترمذی الا انه قال: سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب اى الكلام احب الى الله، رقم: ۳۵۹۳

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتادیتے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔ (مسلم)

دوسری روایت میں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام ”سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔

(ترمذی)

﴿176﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، بناب فی فضائل سبحان الله و

بحمده..... رقم: ۳۴۶۵

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(ترمذی)

﴿177﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ. رواه البخاری، باب قول الله تعالى و نضع الموازين القسط ليوم القيامة رقم: ۷۵۶۳

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب، زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت ہی وزنی ہیں۔ وہ کلمات

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ہیں۔ (بخاری)

﴿178﴾ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ نَوَافٍ أَسْبَحُ بِهِنَّ فَقَالَ: يَا بِنْتُ حُبَيْبٍ! مَا هَذَا؟ قُلْتُ: أَسْبَحُ بِهِنَّ، قَالَ: قَدْ سَبَّحْتَ مُنْذُ قُمْتُ عَلَى رَأْسِكَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا قُلْتُ: عَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عِدَّةَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک و قال: ہذا حدیث صحیح ولم یخرجاه و وافقہ الذہبی ۵۴۷/۱

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تجھی کی بیٹی (صفیہ)! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ عِدَّةَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں ان کی تعداد کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (متدرک حاکم)

﴿179﴾ عَنْ جُوْنُوْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُورَةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بِعْدَكَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثُ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزِنْتَ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عِدَّةَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

رواہ مسلم، باب التسبیح اول النهار و عند النوم، رقم: ۲۹۱۳

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے اور یہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین

مرتبہ کہے۔ اگر ان کلمات کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلمے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں۔“ (مسلم)

﴿180﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوْىٌ أَوْ حَصْنٌ. تَسْبِيحٌ بِهِ فَقَالَ: أَخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

رواہ ابو داؤد، باب التسبیح بالحصى، رقم: ۱۵۰۰

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جن کے سامنے گھٹلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس عمل سے زیادہ آسان ہیں؟ اس کے بعد یہ کلمات بتائے: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، ”میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان اس نے پیدا کی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آسمندہ پیدا فرمانے والے ہیں“ پھر فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ”اللہ تعالیٰ اس طرح، اللہ تعالیٰ اسی طرح اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ اور عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ اور عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ ملا دو۔“ (ابوداؤد)

﴿181﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا جَالِسٌ أَحْرَكْتُ شَفْتَيْ فَقَالَ: بِمَ تَحْرِكُ شَفَتَيْكَ؟ قُلْتُ: أَذْكُرُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ، ثُمَّ دَابَّتِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لَمْ تَبْلُغْهُ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَخْصَى خَلْقُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ سَمَوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَ تَسْبِيحٌ مِثْلُ ذَلِكَ، وَ تَكْبِيرٌ مِثْلُ ذَلِكَ.

رواه الطبرانی من طریقین واسناد احدهما حسن، مجمع الزوائد ۱۰۹/۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا میرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اپنے ہونٹ کس وجہ سے ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتا دوں کہ اگر تم ان کو کہہ لو تو تمہارا دن رات مسلسل ذکر کرنا بھی اس کے ثواب کو نہ پہنچ سکے؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہا کرو: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَخْصَى خَلْقُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ سَمَوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کے ساتھ یہ کلمات کہا کرو: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَخْصَى خَلْقُهُ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا فِي خَلْقِهِ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ سَمَوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا فِي كِتَابِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا أَخْصَى خَلْقُهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ مَا فِي خَلْقِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ سَمَوَاتِهِ وَ أَرْضِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی

مخلوق نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھر دینے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز پر۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿182﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

رواہ الحاکم و قال: صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه ووافقه الذہبی ۵۰۲/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جانے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں میں) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ (مسند رک حاکم)

﴿183﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى

عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔

رواہ مسلم، باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الاكل والشرب، رقم: ۶۹۳۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو قلمہ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

﴿۱۸۴﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَلِمَتَانِ اخْتَدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نَاهِيَةٌ ذُوْنُ الْعَرْشِ، وَالْآخَرَى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

رواہ الطبرانی ورواہ الی معاذ بن عبد اللہ ثقہ سوی ابن لہیعہ ولحدیثہ ہذا شواہد، الترغیب ۴۳۴/۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا (اللَّهُ أَكْبَرُ) زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (نور یا اجر سے) بھر دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿۱۸۵﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِي۔ أَوْ فِي يَدِهِ: التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

(الحدیث) رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن، باب فیہ حدیثان التسبیح نصف المیزان، رقم: ۹۱۵۳

قبیلہ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کر فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ کو بھر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۱۸۶﴾ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَذْلكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

رواہ الحاکم وقال: صحیح علی شرطہما ولم یخرجاه ووافقه الذہبی ۲۹۰/۴

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتلائیے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (مسند رک حاکم)

﴿187﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا جَبْرِئِيلُ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَرُّ أَمْتِكَ فَلْيُكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تَرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ، وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

رواہ احمد و رجال احمد رجال الصحيح غير عبد اللہ بن عبد الرحمن

بن عمر بن الخطاب و هو ثقة لم يتكلم فيه احد و وثقه ابن حبان ، مجمع الزوائد ۱۰/۱۱۹

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پوچھا: جبرئیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ اپنی امت سے کہیے کہ وہ جنت کے پودے زیادہ سے زیادہ لگائیں اس لئے کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے۔ پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿188﴾ عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ بَدَأَتْ (وہو جزء من الحديث)۔ رواہ مسلم باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة.....، رقم: ۵۶۰۱، وزاد احمد: أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ أَرْبَعٌ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ ۲۰/۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو۔ (اور جس کو چاہو بعد میں پڑھو کوئی حرج نہیں) (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ

قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں۔

(مسند احمد)

﴿189﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

رواہ مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (کیونکہ ان کا اجر و ثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام ساز و سامان سمیت ختم ہو جائے گی)۔

(مسلم)

﴿190﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بَخِ بِخِ بِخُمْسٍ مَا أَثَقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَقَّى لِلْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ.

رواہ الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ۵۱۱/۱

حضرت ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: واہ واہ! پانچ چیزیں اعمال نامہ کے ترازو میں کتنی زیادہ وزن ہیں۔ (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) سُبْحَانَ اللَّهِ (۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ (۴) اللَّهُ أَكْبَرُ (۵) کسی مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔

(متدرک حاکم)

﴿191﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.

(و هو جزء من الحديث) رواه الطبرانی في الكبير والوسط ورجالهما

رجال الصحيح غير محمد بن منصور الطوسي و هو ثقة، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے، ہر حرف کے بدلے اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿192﴾ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ بِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ كَبُرْتُ وَصَغُفْتُ، أَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمَرَّنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُ وَأَنَا جَالِسَةٌ؟ قَالَ: سَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقِيَةٍ تُعْقِبُهَا مِنْ وَلَدٍ إِسْمَاعِيلَ، وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسَرَّجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلُنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ، فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَهَلِّلِي اللَّهَ مِائَةَ، قَالَ ابْنُ خَلْفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمَلًّا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمٌ إِلَّا بِأَحَدٍ عَمَلٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا آتَيْتَ. قلت: رواه ابن ماجه باختصار ورواه احمد و الطبرانی فی الكبير ولم يقل أَحْسِبُهُ. ورواه فی الاوسط الا انه قال فيه: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَبُرْتُ سِنِي، وَرَقَّ عَظْمِي، فَذَلَّلْنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: بَعْخِ بَعْخِ، لَقَدْ سَأَلْتَ، وَقَالَ خَيْرَ لَكَ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُجَلَّلَةٍ تُهْدِيْنَهَا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى: وَقَوْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا أَطْبَقْتَ عَلَيْهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمٌ إِلَّا بِأَحَدٍ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِمَّا رُفِعَ لَكَ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتَ أَوْزَادًا وَاسَانِيْدَهُمْ حَسَنَةً، مُجْمَعُ الزَّوَادِ ١٠٨/١٠ رواه الحاكم وقال: قَوْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَتْرُكُ دُنْبًا، وَلَا يُشَبِّهُهَا عَمَلٌ.

وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ٥١٤/١

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتائیے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ سَمْرَتِہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولاد اسماعیل میں سے سوغلام آزاد کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ سَمْرَتِہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہوں انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لئے دے دو۔ اللَّهُ اَكْبَرُ سَمْرَتِہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسے سوانٹوں کو ذبح کئے جانے کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَمْرَتِہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو بھرتا ہے اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوا البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تم نے بہت اچھا سوال کیا، اور فرمایا کہ اللہ اکبر سومرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے ایسے سواندوں سے بہتر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو، جھول ڈلی ہوئی ہو اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سومرتبہ پڑھا کرو وہ تمہارے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو آسمان و زمین نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے یہ کلمات اتنے ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کرو، یہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا، اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، طبرانی، مستدرک حاکم، مجمع الزوائد)

﴿193﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُغْرَسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تُغْرَسُ؟ قُلْتُ: غَرْسًا لِي، قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسُ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواہ ابن ماجہ باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں پودے لگا رہا تھا فرمایا: ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اپنے لئے پودے لگا رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے نہ بتا دوں؟ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنا، ان میں سے ہر کلمے کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوا جَنَّتَكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنْ عَذَابٍ خَصَرٌ؟ فَقَالَ: خُذُوا جَنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ، قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُنَّ يَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ، وَمُسْتَأْخِرَاتٍ، وَمُنْجِيَاتٍ وَمُجَنَّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَقَايَاتُ الصَّالِحَاتُ.

مجمع البحرين في زوائد المعجمين: ٣٢٩/٧ قال المحشي أخرجه

الطبراني في الصغير وقال الهيثمي في المجمع ورجاله رجال الصحيح غير داود بن بلال وهو ثقة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: دیکھو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لئے ڈھال لے لو۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ** کہا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اپنے کہنے والے کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں سے آئیں گے اور اس کو نجات دلانے والے ہوں گے اور یہی وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ (مجمع البحرین)

فائدہ: حدیث شریف کے اس جملہ ”یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کے آگے سے آئیں گے“ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ کلمے آگے بڑھ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریں گے ”اور دائیں بائیں پیچھے سے آنے“ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی عذاب سے حفاظت کریں گے۔

﴿١٩٥﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدَ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةَ وَرَقَهَا. رواه أحمد ١٥٢/٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کی وجہ سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے (سردی میں) درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (مسند امام)

﴿196﴾ عَنْ عُمَرَ أَيْ يَعْنَى ابْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدٍ عَمَلًا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدٍ عَمَلًا؟ قَالَ: كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ.

رواه الطبرانی و البزار و رجالهما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠٥/١٠

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُحد پہاڑ کے برابر کون عمل کر سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللہ (کا ثواب) اُحد سے بڑا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا ثواب اُحد سے بڑا ہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ کا ثواب اُحد سے بڑا ہے اور اللہ اکبر کا ثواب اُحد سے بڑا ہے۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿197﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَرَزْتُمْ بِوِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الْمَسَاجِدُ، قُلْتُ: وَمَا الرَّفْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ رواه الترمذی

وقال: حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنی مع ذکرها تماما، رقم: ۳۵۰۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مسجدیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کا پڑھنا۔ (ترمذی)

﴿198﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كِتَابَ لَهٗ عَشْرُونَ حَسَنَةً، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُونَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ كِتَابَ لَهٗ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً۔

رواه النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم: ۸۴۰

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چنے ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ۔ جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ جو شخص اللَّهُ أَكْبَرُ کہے اس کے لئے بھی

یہی اجر ہے۔ جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔ جو شخص دل کی گہرائی سے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلة)

﴿199﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اسْتَكَثِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْإِمْلَةُ، قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا أصح إسناد المنصرين ووافقه الذهبي ٥١٢/١

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر کہنا) تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا) تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

(مشترک حاکم)

فائدہ: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو ملت اس لئے فرمایا ہے کہ یہ کلمات دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (فتح الربانی)

﴿200﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ، وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا، وَهُنَّ كُنُوزُ الْجَنَّةِ.

رواہ الطبرانی بإسناد بن فی أحد هما: عمر بن راشد الیمامی، وقد وثق

على ضعفه وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد - ١٠٤/١٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا کرو۔ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم

(میں) پتے جھڑتے ہیں، اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿201﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتحميد رقم: ۳۴۶۰ وزاد الحاكم: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

وقال الذهبي: حاتم ثقة، وزيادته مقبولة ۵۰۳/۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو شخص بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿202﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ. رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد ووافقه الذهبي ۵۰۲/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (دل سے) سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دیا۔ (مستدرک حاکم)

﴿203﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ.

رواہ الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء ما يقول العبد اذا مرض، رقم: ۳۴۳۰

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے ہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ ”میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔“ اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي ”میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں۔“ اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي ”میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے۔“ اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہی کے لئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں انہی کے لئے ہیں“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ ”میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔“ اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي ”میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی قوت مجھ ہی کو ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص بیماری میں ان مذکورہ کلمات یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کو پڑھے اور پھر مرجائے تو جہنم کی آگ اسے چکھے گی بھی نہیں۔ (ترمذی)

﴿204﴾ عَنْ يَغْقُوبَ بْنِ غَاصِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مُخْلِصًا بِهَا رُوحَهُ، مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبَهُ لِسَانَهُ إِلَّا فُتِقَ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يَنْظُرَ اللَّهُ إِلَى قَائِلِهَا وَحَقٌّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ.

رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلة، رقم: ۲۸

حضرت یعقوب بن عاصمؒ دو صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اس طور پر کہے کہ اس کے اندر اخلاص ہو اور دل زبان سے کہے ہوئے کلمات کی تصدیق کرتا ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت پڑ جائے تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیں۔

(عمل الیوم واللیلة)

﴿205﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فی دعاء يوم عرفه، رقم: ۳۵۸۵

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ترمذی)

﴿206﴾ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔ رواہ الترمذی، باب ما جاء فی فضل الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۴۸۴

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ

دیتے ہیں۔

(ترمذی)

﴿207﴾ عَنْ عُمَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى مِنْ أُمْتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

رواہ النسائی فی عمل الیوم اللیلۃ رقم: ۶۴

حضرت عمیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص دل کے خلوص کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے بدلے میں دس درجے بلند فرماتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

﴿208﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ أَلْفًا عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَّا صَلَّيْتُ أَنَا وَمَلَائِكَتِي عَلَيْهِ عَشْرًا۔

رواہ الطبرانی عن ابی ظلال عنه، وابو ظلال وثق، ولا یضر فی المتابعات، الترغیب ۴۹۸/۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ جبریل علیہ السلام اپنے رب کی جانب سے میرے پاس ابھی یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ روئے زمین پر جو کوئی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور میرے فرشتے اس کے لئے دس مرتبہ دعائے مغفرت کریں گے۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿209﴾ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ صَلَاةً أُمْتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَى صَلَاةٍ كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً۔

رواہ البیہقی یاسناد حسن الا ان مکحولاً قیل: لم یسمع من ابی امامۃ، الترغیب ۵۰۳/۲

حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر

ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لہذا جو شخص جتنا زیادہ میرے اوپر درود بھیجے گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) درجہ کے لحاظ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہوگا۔ (تہقی، ترغیب)

﴿210﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۴۸۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿211﴾ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ لَنَا اللَّيْلُ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللَّهَ، اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أَبِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ: مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ: الرَّبْعُ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: فَالْبَيْضُ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ قُلْتُ: فَالثَّلَاثِينَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيَغْفِرَ لَكَ ذَنْبَكَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في الترغيب في ذكر الله ﷻ، رقم: ۲۴۵۷

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لئے) اٹھتے اور فرماتے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آچنی اور اس کے بعد آنے والی چیز آچنی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکنے جانے کا وقت قریب آگیا)۔ موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے، موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔ اس پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں میں اپنی دعا اور اذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا کر دوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کر لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

﴿212﴾ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والكبير واسانيدهم حسنة، مجمع الزوائد ۱۰/۲۵۴

حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجے: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ترجمہ: اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقام قرب میں جگہ دیجئے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿213﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ، قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ۔ رواہ البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۷۰

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ پر اور آپ کے گھروالوں پر ہم درود کس طرح بھیجیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو (آپ کے ذریعہ سے) ہمیں خود ہی سکھادیا ہے (کہ ہم تَشَهُّدُ میں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ

صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائیے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائیے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

﴿214﴾ عَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔
رواہ البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۶۹

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر رحمت نازل فرمائیے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر برکت نازل فرمائیے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ تعریف کے مستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

﴿215﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا السَّلَامُ

عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ۔
رواہ البخاری، باب الصَّلَاةِ عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ، رقم: ۶۳۵۸

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجئے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا (کہ ہم تَشَهُّد میں السَّلَام عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) اب ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ۔

ترجمہ: یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائیے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد ﷺ کے گھروالوں پر برکت نازل فرمائیے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر برکت نازل فرمائی۔ (بخاری)

﴿216﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمُحْمِلِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلَّی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

رواہ ابو داؤد، باب الصَّلَاةِ عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ بعد التشہد، رقم: ۹۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! نبی محمد ﷺ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر جو کہ مومنین کی مائیں ہیں اور آپ کی نسل پر اور آپ کے سب گھروالوں پر رحمت نازل فرمائیے جیسے کہ آپ نے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔ آپ تعریف کے مستحق، عظمت والے ہیں۔
(ابوداؤد)

﴿217﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا عَبْدِي مَا عَبْدَتْنِي وَرَجَوْتَنِي فَأَنِّي عَافِيٌّ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ، وَيَا عَبْدِي إِنِّي لَفَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَظِيئَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لَفَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (الحديث) رواه احمد ۱۵۴/۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کر دوں گا۔
(مسند احمد)

﴿218﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي.

(الحديث) رواه الترمذی، وقال: هذا حديث حسن غريب، باب الحديث القدسي: يا ابن آدم انك مدعوتني رقم: ۳۵۴۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

﴿219﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ

ذُنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنِبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: اَعْلِمَ عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنِبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعْلِمَ عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَذْنِبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: اَعْلِمَ عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلَا تَأْتِ فَاَعْمَلْ مَا شَاءَ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یدلنوا کلام اللہ، رقم: ۷۵۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب آپ مجھے معاف فرما دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سامنے) فرماتے ہیں کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کر سکتا ہے (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا اب آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا اب آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے، تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ بندہ جو چاہے کرے یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے میں اس کی توبہ قبول کرتا رہوں گا۔ (بخاری)

﴿220﴾ عَنْ أُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِخْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْ ذَنْبِهِ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقَفْهُ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُعَذِّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ووافقه الذہبی ۴/۲۶۲

حضرت اُمّ عاصمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے وہ اس گناہ کو لکھنے سے تین گھڑی یعنی کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ اگر اس نے ان تین گھڑیوں کے دوران کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ لی تو وہ فرشتہ آخرت میں اسے اس گناہ پر مطلع نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اسے عذاب دیا جائے گا۔ (مسند رک حاکم)

﴿221﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الشَّعْمِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتًّا سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوْ الْمُسِيءِ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا، وَلَا تُكْتَبُ وَاحِدَةٌ.

رواہ الطبرانی باسناد و رجال احدها وثقوا، مجمع الزوائد ۳۴۶/۱۰

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بائیں طرف کا فرشتہ گنہگار مسلمان کے لئے چھ گھڑیاں (کچھ دیر) قلم کو (گناہ کے) لکھنے سے اٹھائے رکھتا ہے یعنی نہیں لکھتا۔ پھر اگر یہ گنہگار بندہ نادام ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگ لیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ورنہ ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿222﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَثَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْثَةً سَوْدَاءَ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سَقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِنْدَ فِيهَا حَتَّى تَغْلُو قَلْبُهُ، وَهُوَ الرَّائِي الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ ﴿كَلَّا بَلْ سَكَتَ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ [المطففين، ۱۴]

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة ويل للمطففين، رقم: ۳۳۳۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اُس نے اس گناہ کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور توبہ کر لی تو (وہ سیاہ نقطہ ختم ہو کر) دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ و استغفار کے بجائے مزید گناہ کیے تو دل کی سیاہی اور بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ دل پر چھا جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ رنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے

”كَلَّا بَلْ سَوَّيْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَآ كَانُوا يَكْسِبُونَ“ میں ذکر فرمایا۔ (ترمذی)

﴿223﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَصْرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَأَن عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ رواه أبو داود، باب في الاستغفار، رقم: ١٥١٤

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پراڑنے والا شمار نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

(ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس گناہ کے بعد ندامت ہو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پکا ارادہ ہو تو وہ قابل معافی ہے اگرچہ وہ گناہ بار بار بھی سرزد ہو جائے۔ (بذل المحمود)

﴿224﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

رواه أبو داود، باب في الاستغفار، رقم: ١٥١٨

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں، ہر غم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

﴿225﴾ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسْرُوهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيَكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ۔ رواه الطبرانی في الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٣٤٧

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿226﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا۔ رواه ابن ماجه، باب الاستغفار، رقم: ٣٨١٨

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامے میں زیادہ استغفار پائے۔

﴿227﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرْنِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي دُونَ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَمَيَّتْكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَرَظْبَكُمْ وَيَابِسْكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبٍ أَتَقَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي. لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبٍ أَشْقَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي. لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَمَيَّتْكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَرَظْبَكُمْ وَيَابِسْكُمْ اجْتَمَعُوا، فَسَالَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَعَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذَلِكَ بَاتِي جَوَادٌ مَا جَدَّ عَطَانِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ.

رواہ ابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ، رقم: ۴۲۵۷

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گنہگار ہے سوائے اس کے جسے میں بچاؤں لہذا مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا، اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں۔ اور تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں لہذا مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے پچھلے، نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں پھر یہ سارے اس شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو تو یہ بات میری بادشاہی میں چھڑکے پر کے برابر بھی زیادتی نہیں کر سکتی۔ اور اگر یہ سب اکٹھے ہو کر کسی ایسے شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ گنہگار ہو تو یہ چیز بھی میری بادشاہی میں

مجھ کے پر کے برابر کی نہیں کر سکتی۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے، پچھلے، نباتات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مانگنے والا اپنی خواہشات کو آخری حد تک مانگ لے تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے۔ یہ اس لئے کہ میں بہت سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے۔ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اس چیز کو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جاوہ ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ)

﴿228﴾ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً.

رواہ الطبرانی واسنادہ جید، مجمع الزوائد ۳۵۲/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿229﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَنَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا.

رواہ ابوداؤد، باب فی المصافحة، رقم: ۵۲۱۱

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

﴿230﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحٍ رَجُلٍ انْفَلَتَ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجْرُ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ فَقِيرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ، فَتَعَلَّقَ زِمَامَهَا،

فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟ قُلْنَا: شَدِيدًا، يَارَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا، إِنَّهُ وَاللَّهِ! اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ، مِنَ الرَّجُلِ بِرَأْسِهِ.

رواہ مسلم، باب فی الحظ علی التوبۃ والفرح بہا، ۶۹۵۹

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنان جنگل میں اپنی ٹکیل کی رسی گھسیٹتی ہوئی نکل جائے، جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی، اور اس اونٹنی پر اس شخص کا کھانا اور پانی رکھا ہوا ہو اور وہ اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے تو اس کی ٹکیل درخت کے تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ایسے سخت حال میں مایوس ہونے کے بعد) سواری کے مل جانے سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

﴿231﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ بَارِضٌ فَلَاةٌ، فَانْقَلَبَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشِرَابُهُ، فَأَيَسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيَسَ مِنْ رَأْسِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ، فَاخَذَ بِخَطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ.

رواہ مسلم، باب فی الحظ علی التوبۃ والفرح بہا، رقم: ۶۹۶۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو خوشی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی سواری کے ساتھ جنگل بیابان میں ہو اور سواری اس سے چھوٹ کر چل جائے جس پر اس کا کھانا پینا بھی رکھا ہوا ہو پھر وہ اپنی سواری کے ملنے سے ناامید ہو کر کسی درخت کے سائے میں آکر لیٹ جائے۔ اب جب کہ وہ اپنی سواری کے ملنے سے بالکل ناامید ہو چکا تھا کہ اچانک اسے وہ سواری کھڑی نظر آئے تو وہ فوراً اس کی ٹکیل پکڑ لے اور خوشی کے غلبہ میں غلطی سے

یوں کہہ جائے یا اللہ! آپ میرے بندے ہیں اور میں آپ کا رب ہوں۔ (مسلم)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ ذَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَإِنَّا نُمُوتُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ.

رواہ مسلم، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بہا، رقم: ۶۹۵۵

حضرت عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی ہلاکت والے جنگل میں سواری پر جائے جس پر اس کا کھانا پینا رکھا ہوا اور وہ (سواری سے اتر کر) سو جائے اور جب آنکھ کھلے اور دیکھے کہ سواری کہیں جا چکی ہے تو وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ جب اسے (سخت) پیاس لگے تو کہے کہ میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا اور میں وہاں سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں گا چنانچہ وہ بازو پر سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے تاکہ مر جائے پھر وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے جس پر اس کا توشہ اور کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ناامید ہونے کے بعد) اپنی سواری اور توشہ (کے مل جانے) سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

﴿233﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتُظِلُّ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَسْتُظِلُّ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

رواہ مسلم، باب قبول التوبۃ من الذنوب.....، رقم: ۶۹۸۹

حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار رات کو توبہ کر لے، اور دن بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار دن میں توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک سورج مغرب سے نکلے۔ (اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی)۔ (مسلم)

﴿234﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِثْرَةُ سَبْعِينَ غَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ. (وهو قطعة من الحديث) رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن

صحیح، باب ماجاء فی فضل التوبۃ، رقم: ۳۵۳۶

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے (جسکی لمبائی کا تو کیا پوچھنا) اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جو کبھی بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے (اس وقت قیامت قریب ہوگی اور توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا)۔ (ترمذی)

﴿235﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغْ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب ان الله يقبل توبة العبد..... رقم: ۳۵۳۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک غرغره یعنی نزع کی کیفیت شروع نہ ہو جائے۔ (ترمذی)

فائدہ: موت کے وقت جب بندے کی روح جسم سے نکلے لگتی ہے تو حلق کی نالی میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جسے غرغره کہتے ہیں اس کے بعد زندگی کی کوئی امید نہیں رہتی یہ موت کی یقینی اور آخری علامت ہوتی ہے لہذا اس علامت کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کرنا یا ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا۔

﴿236﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ تَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ بِشَهْرٍ حَتَّى قَالَ بِجُمُعَةٍ حَتَّى قَالَ بِيَوْمٍ حَتَّى قَالَ بِسَاعَةٍ حَتَّى قَالَ بِفَوَاقٍ. رواه الحاكم ۲۵۸/۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے بلکہ مہینہ، ہفتہ، ایک دن، ایک گھڑی اور انٹنی کا دودھ ایک مرتبہ دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک کا جو تھوڑا سا درمیانی وقفہ ہے، موت سے اتنی دیر

پہلے تک بھی توبہ کر لے تو قبول ہو جاتی ہے۔ (متدرک حاکم)

﴿237﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخْطَا خَطِيئَةً أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٣٨٧/٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

﴿238﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب في استعظام المؤمن ذنوبه..... رقم: ٢٤٩٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی خطا کرنے والا ہے اور بہترین خطا کرنے والے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

﴿239﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُهُ، وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٢٤٠/٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی نیک بختی میں سے یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (متدرک حاکم)

﴿240﴾ عَنْ الْأَعْزَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.

رواہ مسلم، باب استحباب الاستغفار..... رقم: ٦٨٥٩

حضرت اعرج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو۔ اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

﴿241﴾ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مِلًّا مِنْ ذَهَبٍ، أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتَوُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

رواہ البخاری، باب ما یتقی من فتنۃ المال رقم: ۶۴۳۸

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگو! نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: اگر انسان کو سونے سے بھرا ہوا ایک جنگل مل جائے تو دوسرے کی خواہش کرے گا اور اگر دوسرا جنگل مل جائے تو تیسرے کی خواہش کرے گا، انسان کا پیٹ تو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی قبر کی مٹی میں جا کر ہی وہ اپنی اس مال کے بڑھانے کی خواہش سے رک سکتا ہے) البتہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی فرماتے ہیں جو اپنے دل کا رخ دنیا کی دولت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے (اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں دل کا اطمینان نصیب فرماتے ہیں اور مال کے بڑھانے کی حرص سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں)۔

﴿242﴾ عَنْ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبَ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَرَّ مِنَ الرَّخْفِ. رواه ابوداؤد، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۱۷ ورواه الحاكم من حديث ابن مسعود وقال: صحيح على شرط مسلم الا انه قال: يَقُولُهَا ثَلَاثًا ووافقه الذهبي ۱۱۸/۲

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبَ إِلَيْهِ کہے، اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔ ایک روایت میں ان کلمات کے تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رہنے والے ہیں اور ان ہی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، مستدرک حاکم)

﴿243﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: وَادُّوْنِي وَأَدُّوْنِي، فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلِ: اللَّهُمَّ مَغْفِرَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي، فَقَالَهَا ثَمَّ قَالَ:

عُذُّ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: عُذُّ فَعَادَ، فَقَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ۔ رواه الحاكم، وقال: حديث

رواه عن اخرهم مدنيون ممن لا يعرف واحدا منهم بجرح ولم بخرجاه ووافقه الذهبي ٥٤٣/١

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہو: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرْتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجَىٰ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي اے اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ اس شخص نے یہ کلمات کہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو، اس نے پھر کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کہو اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (متدرک حاکم)

﴿244﴾ عَنْ سَلْمَىٰ أُمِّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ، قَالَ: قُولِي: اللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي وَقَوْلِي: سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقَوْلِي: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَتَقُولِينَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ۔

رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠٩/١٠

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجئے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے۔ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے اور کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ”اے اللہ میری مغفرت فرما دیجئے“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی۔ تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿245﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَخْرَاجِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ.
 قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ رواہ
 مسلم، رقم: ۶۸۴۸، زاد من حدیث ابی مالک: وَعَافِنِيْ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ
 دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ۔ رواہ مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۵۱، ۶۸۵۰

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کوئی ایسا کلام سکھا دیجئے جس کو میں
 پڑھتا رہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ
 كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ
 بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بہت تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں
 جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ
 ہی کی مدد سے ہے جو غالب ہیں، حکمت والے ہیں۔ اس دیہات کے رہنے والے شخص نے عرض
 کیا: یہ کلمات تو میرے رب کو یاد کرنے کے لئے ہیں۔ میرے لئے وہ کون سے کلمات ہیں (جن
 کے ذریعہ میں اپنے لئے دعا کروں)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح مانگو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
 وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرما دیجئے،
 مجھے ہدایت دے دیجئے، مجھے روزی دے دیجئے اور مجھے عافیت عطا فرما دیجئے۔ ایک روایت میں
 ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیں
 گے۔ (مسلم)

﴿246﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْعُدُ التَّسْبِيحَ
 يَبْدُوهُ۔ رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فى عقد التسبيح باليد، رقم: ۳۴۸۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
 ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اذکار و دعائیں

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [البقرة: ۱۸۶]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں (کہ میں قریب ہوں یا دور) تو آپ بتا دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا يَعْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾ [الفرقان: ۷۷]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے، اگر تم دعا نہ کرو تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ (فرقان)

[الاعراف: ۵۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کیا کرو۔

(اعراف)

[الاعراف: ۵۶]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے دعا

مانگتے رہنا۔

(اعراف)

[الاعراف: ۱۸۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اچھے اچھے سب نام اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں لہذا انہیں

ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا کرو۔

(اعراف)

[النمل: ۶۲]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اللہ تعالیٰ کے سوا) بھلا کون ہے جو بے قراری کی دعا قبول کرتا ہے

جب وہ بے قرار اس کو پکارتا ہے اور تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

(النمل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قَفْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾

[البقرة: ۱۵۶، ۱۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (صبر کرنے والے وہ ہیں جن کی یہ عادت ہے کہ) جب ان پر کسی

قسم کی کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو (دل سے سمجھ کریں) کہتے ہیں کہ ہم تو (مال و اولاد سمیت،

حقیقتاً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں (اور مالک حقیقی کو اپنی چیز میں ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے، لہذا

بندے کو مصیبت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے

پاس جانے والے ہیں (لہذا یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں مل کر رہے گا) یہی وہ لوگ ہیں جن

پر ان کے رب کی جانب سے خاص خاص رحمتیں ہیں (جو صرف انہیں پر ہوں گی) اور عام رحمت

بھی ہوگی (جو سب پر ہوتی ہے) اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

(بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۖ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۖ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۖ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۖ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۖ وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۖ هَٰرُونَ أَخِي ۖ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۖ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۖ كُنِيَ نُسَبَّحُكَ كَثِيرًا ۖ وَنَذَّكَرُكَ كَثِيرًا﴾
[طہ: ۲۴-۳۴]

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی میرے رب میرا حوصلہ بڑھا دیجئے اور میرے لئے میرے (تبلغی) کام کو آسان کر دیجئے اور میری زبان کا بند یعنی لکنت ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے گھر والوں میں سے میرے لئے ایک مددگار مقرر کر دیجئے وہ مددگار ہارون کو بنا دیجئے جو میرے بھائی ہیں۔ ان کے ذریعہ میری کمرہمت مضبوط کر دیجئے اور ان کو میرے (تبلغی) کام میں شریک کر دیجئے تاکہ ہم مل کر آپ کی پاکی بیان کریں اور خوب کثرت سے آپ کا ذکر کریں۔ (طہ)

احادیث نبویہ

﴿247﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخِ الْعِبَادَةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب؛ باب منه الدعاء مخ العبادۃ، رقم: ۳۳۷۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

﴿248﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرِينَ﴾

رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة المؤمن، رقم: ۳۲۴۷

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) قرآن کریم

کی یہ آیت تلاوت فرمائی: وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرِينَ۔

ترجمہ: اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿249﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَرُ الْفَرَجَ۔

رواہ الترمذی، باب فی انتظار الفرج، رقم: ۳۵۷۱

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ ان سے مانگا جائے اور کشادگی (کی دعا کے بعد کشادگی) کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: کشادگی کے انتظار کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی امید رکھی جائے کہ جس رحمت، ہدایت، بھلائی کے لئے دعا مانگی جا رہی ہے وہ ان شاء اللہ ضرور حاصل ہوگی۔

﴿250﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزِدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْرُمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ۔

رواہ الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبراه ووافقه الذهبي ۴۹۳/۱

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو نال نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی (بسا اوقات) کسی گناہ کے کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (مسند رک حاکم)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا اور جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے ”دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہوتا ہے“۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اس شخص کی عمر مثلاً ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص فلاں نیکی مثلاً حج کرے گا اس لئے اس کی عمر بیس سال بڑھا دی جائے گی اور یہ اسی سال دنیا میں زندہ رہے گا۔ (مرقاۃ)

﴿251﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى الْإِنْسَانِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَنَامٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَا نُكْثِرُ قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب صحيح، باب انتظار الفرج وغير ذلك، رقم: ۳۵۷۳ ورواه الحاكم وزاد فيه: أَوْ يَدْخُلُ لَهُ مِنَ الْآجَرِ مِثْلَهَا وَقَالَ: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ۹۳/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کو وہی عطا فرما دیتے ہیں جو اس نے مانگا ہے یا کوئی تکلیف اس دعا کے بقدر اس سے ہٹا لیتے ہیں یا اس کے لئے اس دعا کے برابر اجر کا ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: جب بات یہ ہے (کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے بدلے میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ (ترمذی، مستدرک حاکم)

﴿252﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَسْبِي كَرِيمٌ يَسْتَجِيبُنِي إِذَا رَفَعْتُ الرَّجُلَ إِلَيْهِ يَدِّيهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله حسی کریم.....، رقم: ۳۵۵۶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت زیادہ حیا کی صفت ہے وہ بغیر مانگے بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں ان ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے حیا آتی ہے (اس لئے ضرور عطا فرمانے کا فیصلہ فرماتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿253﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَنَا

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي۔ رواه مسلم، باب فضل الذكر والدعاء، رقم: ۶۸۲۹۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ اور جس وقت وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

﴿254﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فضل الدعاء، رقم: ۳۳۷۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، رقم: ۳۳۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور بے چینیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمائیں اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے زمانہ میں زیادہ دعا کیا کرے۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَتَوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح ووافقه الذهبي ۱/ ۴۹۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے۔ (مسند رک حاکم)

﴿257﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قِطْعَةٍ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِيبُ لِي، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ، وَيَدْعُ

الدُّعَاءُ.

رواہ مسلم، باب بیان انه يُستجاب للداعی.....، رقم: ۶۹۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن مجھے تو قبول ہوتی نظر نہیں آتی، پھر اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

﴿258﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارُهُمْ، عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَوْ خُطِفَتْ أَبْصَارُهُمْ.

رواہ مسلم، باب النهی عن رفع البصر الى السَّمَاءِ فی الصلاة، صحیح

مسلم ۳۲۱/۱ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔ (مسلم)

فائدہ: نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے خاص طور پر اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف اٹھ ہی جاتی ہے۔ (فتح البہم)

﴿259﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اذْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبَ غَافِلٍ لَاهٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غریب، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو۔ اور یہ بات سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول نہیں فرماتے جس کا دل (دعا مانگتے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل ہو، اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا ہوا ہو۔ (ترمذی)

﴿260﴾ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَوْ قَيْدُ غَوْ بَعْضُهُمْ وَيُؤْمِنُ الْبَعْضُ إِلَّا أَجَابَهُمُ اللَّهُ. رواه الحاكم ۳۴۷/۳

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو اور ان میں سے ایک دعا کرے اور دوسرے آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ (مسند رک حاکم)

﴿261﴾ عَنْ زُهَيْرِ النَّمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْئَلَةِ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَوْجِبَ إِنْ خَتَمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا نَبِيَّ شَيْءٌ يَخْتِمُ، فَقَالَ : بِأَمِينٍ، فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ، بِأَمِينٍ فَقَدْ أَوْجِبَ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَاتَى الرَّجُلُ فَقَالَ : اخْتِمْ يَا قُلَانُ بِأَمِينٍ وَابْشُرْ۔
رواہ ابو داؤد، باب التامین وراء الامام، رقم: ۹۳۸

حضرت زہیر نمیری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو بہت عاجزی کے ساتھ دعا میں لگا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ اس کی دعا سننے کھڑے ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دعا قبول کروالے گا اگر اس پر مہر لگا دے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ مہر لگاے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ۔ بلاشبہ اگر اس نے آمین کے ساتھ مہر لگا دی یعنی دعا کے ختم پر آمین کہہ دی تو اس نے دعا کو قبول کروالیا۔ پھر اس شخص نے جس نے نبی کریم ﷺ سے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا اس (دعا مانگنے والے) شخص سے جا کر کہا: فلاں! آمین کے ساتھ دعا کو ختم کرو۔ اور دعا کی قبولیت کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابوداؤد)

﴿262﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ۔
رواہ ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ کی دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جامع دعا سے وہ دعا مراد ہے جس میں الفاظ مختصر ہوں اور مفہوم میں وسعت ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کو مانگا گیا ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں تمام مومنین کو شامل کیا گیا ہو جیسے رسول اللہ ﷺ سے اکثر یہ جامع دعا منقول ہے: رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بذل الحمود)

﴿263﴾ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا، وَكَذَا وَكَذَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلْسِلِهَا، وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يَتَعَدَّوْنَ فِي الدُّعَاءِ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ، وَإِنْ أُعْذْتُ مِنَ النَّارِ أُعْذْتُ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ۔ رواه أبو داود، باب الدعاء، رقم: ١٤٨٠

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دعائیں پڑھ رہا تھا: اے اللہ میں آپ سے جنت اور اس کی نعمتوں اور اس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور اس کی زنجیروں، ہتھکڑیوں اور فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعائیں مبالغہ سے کام لیا کریں گے۔ تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو۔ اگر تمہیں جنت مل گئی تو جنت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی (لہذا دعا میں اس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے۔)

(ابوداؤد)

﴿264﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ۔ رواه مسلم، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، رقم: ١٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (مسلم)

﴿265﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْتَهِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟

مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

رواہ البخاری، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہر رات ہمارے رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں؟۔ (بخاری)

﴿266﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ دَعَا بِهِؤَلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواہ الطبرانی فی الكبير والوسط واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲۴۱/۱۰

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ان پانچ کلمات کے ذریعہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

﴿267﴾ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَلْطُوا بَيَادَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ رواہ الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبرناه ووافقه الذهبي ۴۹۹/۱

حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دعا میں بے ادبیاں اور اکرام کے ذریعہ اصرار کرو۔ یعنی اس لفظ کو دعا میں بار بار کہو۔ (متدرک حاکم)

﴿268﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَعِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ﷺ دَعَا دُعَاءَ إِلَّا اسْتَفْتَحَهُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ.

رواہ احمد والطبرانی بنحوہ، وفيہ: عمر بن راشد اليمامي وثقه غير واحد

وبقية رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۲۴۰/۱۰

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی ایسی دعا کرتے ہوئے نہیں سنا جس دعا کو آپ ان کلمات سے شروع نہ فرماتے ہوں یعنی ہر دعا کے شروع میں آپ یہ کلمات فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ میرا رب سب عیبوں سے پاک ہے، سب سے بلند سب سے زیادہ دینے والا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿269﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِیْ وَاِذَا دُعِیْ بِهِ اُجَابَ.

رواہ ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۹۳

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے اس نام کے ذریعہ سے سوال کیا ہے کہ جس کے واسطے سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے وہ عطا فرماتے ہیں اور جو دعا بھی کی جاتی ہے وہ اسے قبول فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ ہی اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ اکیلے ہیں، بے نیاز ہیں، سب آپ کی ذات کے محتاج ہیں جس ذات سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی ان کے برابر کا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿270﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِسْمُ اللهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَيْنِ الْاِیْتِنِ ﴿وَاللهُكُمُ اِلَهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ [البقرة: ۱۶۳] وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ ﴿اَلَمْ يَلِدْ اِلَهٌ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ [آل عمران: ۲۰] رواہ الترمذی

وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی ايجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء رقم: ۳۴۷۸

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (سورہ بقرہ کی آیت) وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
 الرَّحِيْمُ اور (سورہ آل عمران کی پہلی آیت) ﴿اَلَمْ اَلَلّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾
 (ترمذی)

﴿271﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَلَقَةٍ وَرَجُلٌ
 قَائِمٌ يُصَلِّيُ فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ تَشَهُّدَ وَدَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ
 الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِيَ.
 رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٥٠٣/١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک
 حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ رکوع سجدہ اور تشہّد سے
 فارغ ہوئے تو انہوں نے دعا میں یوں کہا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
 بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ترجمہ: ”اے اللہ!
 میں آپ سے آپ کی تمام تعریفوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں
 ہے، آپ زمین و آسمان کو نمونے کے بغیر بنانے والے ہیں، اے عظمت و جلال اور انعام و احسان
 کے مالک، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے“۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
 فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے واسطے سے جب
 بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب بھی سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا
 فرماتے ہیں۔ (متدرک حاکم)

﴿272﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَلْ
 اَدُلُّكُمْ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِيَ، الدُّعْوَةُ الَّتِيْ
 دَعَا بِهَا يُوْنُسُ حَيْثُ نَادَا فِي الظُّلُمٰتِ الثَّلَاثِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
 الظّٰلِمِيْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَانَتْ لِيُّوْنُسَ خَاصَّةٌ اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةٌ؟ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ”وَنَجِّنَا مِنَ الْقَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنَجِّي الْمُؤْمِنِيْنَ“

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً قَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ، أَعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ۔
رواہ الحاکم ۵۰۶/۱

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتے ہیں اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیروں میں پکارا تھا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ”آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں“ (تین اندھیروں سے مراد رات، سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لئے عام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک نہیں سنا: وَنَجِّنَا مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کئے جا چکے ہوں گے۔ (متدرک حاکم)

﴿273﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حِينَ يَسْتَنْصِرُ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حِينَ يَصْطَلُّ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حِينَ يَفْقُلُ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حِينَ يَبْرَأُ، وَدَعْوَةُ الْإِخِ لَإِخِيهِ. بَظَهْرِ الْغَيْبِ. ثُمَّ قَالَ: وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إجابة دَعْوَةُ الْإِخِ لَإِخِيهِ بَظَهْرِ الْغَيْبِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٤٦/٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ قسم کی دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے، حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ نہ آئے، مجاہد کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے، بیمار کی دعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو

اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے۔ (بیہقی)

﴿274﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ.

رواہ ابو داؤد، باب الدعاء بظہر الغیب، رقم: ۱۵۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اولاد کے حق میں) باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ابوداؤد)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرَ اللَّهَ، وَأَكْبِرُهُ، وَأَحْمَدُهُ، وَأُسَبِّحُهُ، وَأَهْلِلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ رَقَبَتَيْنِ أَوْ أَكْفَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَضْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

رواہ احمد ۵/۲۵۵

حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی بڑائی، اس کی تعریف، اس کی پاکی بیان کرنے اور لا الہ الا اللہ کہنے میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو یا اس سے زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ان اعمال میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مسند احمد)

﴿276﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَاتَ طَاهِرًا، بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَمْ يَسْتَقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا.

رواہ ابن حبان (واسنادہ حسن) ۳/۳۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو با وضو سوتا ہے تو فرشتہ اس کے جسم کے ساتھ لگ کر رات گزارتا ہے۔ جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے فرشتہ اسے دعا دیتا ہے۔ یا اللہ! اپنے اس بندہ کی مغفرت فرما دیجئے اس

لئے کہ یہ با وضو سویا ہے۔

(ابن حبان)

﴿277﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرٍ أَفَيْتَعَارُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رواہ ابو داؤد، باب فی النوم علی طہارۃ، رقم: ۵۰۴۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی رات کو با وضو کر کرتے ہوئے سوتا ہے، پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔

(ابوداؤد)

﴿278﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه

الذہبی ۳۰۹/۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے اخیر حصے میں بندہ سے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

(مسند رک حاکم)

﴿279﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

رواہ مسلم، باب جامع صلوۃ اللیل..... رقم: ۱۷۴۵

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ جائے اور اپنا معمول یا اس کا کچھ حصہ پورا نہ کر سکے پھر اسے (اگلے دن) فجر اور ظہر کے درمیان پورا کر لے تو اس کے اعمال نامہ میں وہ عمل رات ہی کا لکھا جائے گا۔ (مسلم)

﴿280﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَ مُجِىَ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَ رَفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَ كُنَّ لَهُ عَذَلٌ عِنَاقَةً أَرْبَعِ رِقَابٍ، وَ كُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمَسِّيَ، وَ مَنْ قَالَهُنَّ إِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ ذُبِرَ صَلَاتُهُ لِمِثْلِ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

رواہ ابن حبان (وسندہ حسن) ۳۶۹/۵

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح دس مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ خَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی، اس کے لئے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے، اس کو چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، اور شام ہونے تک شیطان اس کی حفاظت ہوگی۔ اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے تو صبح تک یہی سب انعامات ملیں گے۔

(ابن حبان)

﴿281﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِّي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالِ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ. رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۶۸۴۳ وعند أبي داود: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ" سو سو مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھے۔ ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کے بارے میں آئی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

﴿282﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَإِذَا أَمْسَى مِائَةَ مَرَّةٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ زَيْدِ الْبَخْرِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۵۱۸/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جو شخص صبح شام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (مشترک حاکم)

﴿283﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُؤْضِيَهُ. رواه أبو داود، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۲، وعند أحمد: أَنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ ۳۳۷/۴

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح و شام رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا پڑھے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس شخص کو (قیامت کے دن) راضی کریں۔ ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہیں۔

دوسری روایت میں اس دعا کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

﴿284﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى حِينٍ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا أَذْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الطبرانی: باسناد دین و اسناد احدهما جید، و رجالہ و ثقوہ مجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿285﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْإِحْدَثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّارًا وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ مَرَّارًا وَمِنْ عُمَرَ مَرَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَأَنْتَ تُهْدِنِي، وَأَنْتَ تُقْطَعُنِي، وَأَنْتَ تُسْقِنِي، وَأَنْتَ تُمِيتُنِي، وَأَنْتَ تُحْيِينِي لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُو بِهِمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَلَا يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن، مجمع الزوائد ۱۶۰/۱۰

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سرہ بن جندبؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ سنی اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی کئی مرتبہ سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: ضرور سنائیں۔ حضرت سرہؓ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَاَنْتَ تُسْقِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُمَيِّنُنِيْ، وَاَنْتَ تُخَيِّبُنِيْ پڑھے۔ ترجمہ: اے اللہ آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ہدایت دینے والے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں، آپ ہی مجھے پلاتے ہیں، آپ ہی مجھے مازیں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے، تو جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو بھی چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمادیتے تھے۔

﴿286﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ الْبَيْضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَخَدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِيْنَ يُمَسِّي فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔ رواه ابوداؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۳ وفي رواية للنسائي بزيادة: اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ بدون ذكر المساء في عمل اليوم والليله، رقم: ۷

حضرت عبداللہ بن غنامؓ بیاضیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح پر دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ! مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَخَدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔ ترجمہ: ”اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا آپ کی کسی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا آپ ہی کی طرف سے دی ہوئی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور آپ ہی کے لئے سارا شکر ہے“ تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر یہ دعا پڑھی تو اس نے اس رات کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔

(ابوداؤد، نسائی)

﴿287﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبِحْتُ اَشْهَدُكَ، وَ اُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اِلٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَغْتَقَى اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَغْتَقَى اللَّهُ نِصْفَهُ، وَ مَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا، اَغْتَقَى اللَّهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِهِ، فَاِنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَغْتَقَى اللَّهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا صبح، رقم: ۵۰۶۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبِحْتُ اَشْهَدُكَ، وَ اُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اِلٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ترجمہ: "اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں، اور آپ کے عرش کے اٹھانے والوں کو، آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں" تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو دوزخ سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو دو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے حصہ کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿288﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْمَعِي مَا أَوْصِيكَ بِهِ أَنْ تَقُولِي إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۵۴۵/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو۔ تم صبح و شام یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ کہا کرو۔ ترجمہ: "اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر فریاد کرتی ہوں کہ میرے سارے کام درست فرما دیجئے اور مجھے ایک لمحہ کے

لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرمائیے۔ (متدرک حاکم)

﴿289﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ.

رواہ مسلم، باب فی التَّعوذ من سوء القضاء رقم: ۶۸۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے رات بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں“ تو تمہیں بچھو کبھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔ (مسلم)

فائدہ: بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات سے مراد قرآن کریم ہے۔

(مرقاۃ)

﴿290﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تَلِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلَدَغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب دعاء أعوذ بكلمات الله التامات رقم: ۳۶۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس رات اس کو کسی قسم کا زہر نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے اس دعا کو یاد کر رکھا تھا اور وہ روزانہ رات کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک بچی کو کسی زہر لیے جانور نے ڈس لیا تو اسے اس کی تکلیف بالکل محسوس نہیں ہوئی۔ (ترمذی)

﴿291﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حِينَ يُضْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ

وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فی فضل قراءة آخر سورة الحشر، رقم: ۲۹۲۲

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص صبح تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر اس دن مرجائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو صبح تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس رات مرجائے تو شہید مرے گا۔ (ترمذی)

﴿292﴾ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُمَسِّيَ.

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو صبح ہونے تک اور صبح کو تین مرتبہ پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (وہ کلمات یہ ہیں): بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اس اللہ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ زمین یا آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿293﴾ عَنْ أَبِي السُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَّاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ، صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا.

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول إذا اصبح، رقم: ۵۰۸۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سچے دل سے کہے یعنی فضیلت کے یقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے یقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا اور آخرت کے) تمام غموں سے حفاظت فرمائیں گے۔

ترجمہ : مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں ان ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کے مالک ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُنْمِسُ وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ! اخْفِظْنِیْ مِنْ بَیْنِ يَدَیْ وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ يَمَیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔ رواه ابو داؤد، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام کبھی بھی ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ! اخْفِظْنِیْ مِنْ بَیْنِ يَدَیْ وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ يَمَیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ : یا اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین، دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آپ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمائیے اور مجھ کو خوف کی چیزوں سے امن نصیب فرمائیے۔ یا اللہ! آپ میری آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں نیچے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔

(ابوداؤد)

﴿295﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رواہ البخاری، باب افضل الاستغفار، رقم: ۶۳۰۶

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں، اور بقدر استطاعت آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپ کی نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور اسی طرح اگر کسی نے دل کے یقین کے ساتھ شام کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔ (بخاری)

﴿296﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: "سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ" إِلَى "وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ"، (الروم: ۱۷-۱۹)، أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ هُنَّ حِينَ يُمَسِّي، أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ.

رواہ ابوداؤد، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات قُسْبَحْنَ اللّٰهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ سے وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ تک پڑھے تو اس دن کے جو (معمولات وغیرہ) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھے تو اس رات کے جو (معمولات) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب اسے مل جائے گا۔

ترجمہ: تم لوگ جب شام کرو اور جب صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور تمام آسمان اور زمین میں انہی کی تعریف ہوتی ہے، اور تم سہ پہر کے وقت اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو) وہ زندہ کو مردے سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز و شاداب کرتے ہیں اور اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد)

﴿297﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى اَهْلِهِ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول الرجل اذا دخل بیتہ رقم: ۵۰۹۶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی خیر مانگتا ہوں یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور باہر نکلتا میرے لئے خیر کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو ہمارے رب ہیں ہم نے بھروسہ کیا۔“ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

﴿298﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ

الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ.

رواہ مسلم، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما، رقم: ۵۲۶۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: یہاں تمہارے لئے نہ رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم)

﴿299﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اُزَلَ اَوْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ. رواہ ابوداؤد، باب ما یقول إذا خرج من بیتہ، رقم: ۵۰۹۴

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اُزَلَ اَوْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا سیدھے راستہ سے پھسل جاؤں یا پھسلا یا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت میں بُرا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت میں بُرا برتاؤ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

﴿300﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ يَغْنَى إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ: تُحْفِيَتْ وَوُقِيَتْ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ. رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء

ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ، رقم: ۳۴۲۶ وابوداؤد، وفيه: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُقِيْتَ فَتَسْحِي لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.

باب ما یقول اذا خَرَجَ من بیتہ، رقم: ۵۰۹۵.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ”میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں، اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے، کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہو سکتی ہے“ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں: تمہارے کام بنادینے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (نامراد ہو کر) اس سے دور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت (اس دعا کے پڑھنے کے بعد) اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں پوری رہنمائی مل گئی، تمہارے کام بنادینے گئے اور تمہاری حفاظت کی گئی۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ دوسرا شیطان پہلے شیطان سے کہتا ہے: تو اس شخص پر کیسے قابو پاسکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنادینے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔ (ابوداؤد)

﴿301﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

رواہ البخاری، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ۶۳۴۶.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بڑے اور بردبار ہیں (گناہ پر فوراً پکڑ نہیں فرماتے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو عرش عظیم کے رب ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور معزز عرش کے رب ہیں۔ (بخاری)

﴿302﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ:

اَللّٰهُمَّ رَحِمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ، وَاصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ .
رواہ ابو داؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۹۰ .

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو وہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَحِمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ، وَاصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ ”ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائیے۔ میرے تمام حالات کو درست فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“ (بخاری)

﴿303﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُّصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاْجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجْرُنِيْ فِيْ مُّصِيبَتِيْ وَاخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللهُ فِيْ مُّصِيبَتِهِ، وَاخْلَفْ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَفَّيْ اَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاَخْلَفَ اللهُ لِيْ خَيْرًا مِنْهُ، رَسُوْلُ اللهِ ﷺ .
رواہ مسلم، باب مایقال عند المصيبة، رقم: ۲۱۲۷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاْجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجْرُنِيْ فِيْ مُّصِيبَتِيْ وَاخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا ”ترجمہ: بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرمائیے اور جو چیز آپ نے مجھ سے لے لی ہے اس سے بہتر چیز عطا فرمائیے“ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں ثواب عطا فرماتے ہیں اور اس کو اس فوت شدہ چیز کے بدلے میں اس سے اچھی چیز عنایت فرمادیتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس دعا کا حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر بدل عطا فرمادیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شوہر بنا دیا۔ (مسلم)

﴿304﴾ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فِي رَجُلٍ غَضِبَ

عَلَى الْآخِرِ لَوْ قَالَ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ .

(وہو بعض الحدیث) رواہ البخاری، باب قصۃ ابلیس و جنودہ، رقم: ۳۲۸۲

حضرت سلیمان بن صرد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک شخص کے بارے میں جو دوسرے پر ناراض ہو رہا تھا) ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ (بخاری)

﴿305﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَانْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتَهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَانْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ۔ رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في الهم في الدنيا وحبها، رقم: ۲۳۲۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا۔ اور جس شخص کو فاقہ کی نوبت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں، فوراً مل جائے یا کچھ تاخیر سے۔ (ترمذی)

﴿306﴾ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَكَاتِبَ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي، قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَيْنًا آذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ: قُلِ اللَّهُمَّ اكْخِفْنِي بِحَلَا لِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ مِسْوَاكِ

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، احادیث شنی من ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۳

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک مکاتب (غلام) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں (بدلی کتابت میں) طے شدہ مال ادا نہیں کر پا رہا۔ آپ اس بارے میں میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے؟ اگر تم پر (یعنی کے) صبر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ

اس قرض کو ادا کر دیں گے۔ تم یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اَخْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ جَوَامِكِ، وَ اَخْفِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ۔ ”یا اللہ! مجھے اپنا حلال رزق دیکر حرام سے بچا لیجئے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے غیر سے بے نیاز کر دیجئے۔“

فائدہ : مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کے آقا نے کہا ہو کہ اگر تم اتنا مال اتنے عرصہ میں ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے، جو مال اس معاملہ میں طے کیا جاتا ہے اس کو بدل کتابت کہتے ہیں۔

﴿307﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو أُمَامَةَ، فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِيْ أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُومٌ لِّزِمْتَنِيْ وَذُبُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ ذَنْبَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: قُلْ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَفُهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّيْ وَقَضَى عَنِّيْ ذَنْبِيْ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ۱۵۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کی نظر ایک انصاری شخص پر پڑی جن کا نام ابوامامہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابوامامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں (الگ تھلگ) بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے غمیں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک دعا نہ سکھلا دوں جب تم اس کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دور کر دیں گے اور تمہارا قرض اتروا دیں گے؟ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور سکھادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَفُهْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ : یا اللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں بے بسی اور سستی سے

آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں کنجوی اور بزدلی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور میں قرض کے بوجھ میں دبنے سے اور لوگوں کے میرے اوپر دباؤ سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح وشام اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم دور کر دیے اور میرا سارا قرضہ بھی ادا کروادیا۔ (ابوداؤد)

﴿308﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ نَمْرَةً فَوَادِهِمْ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَع، فَيَقُولُ اللَّهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ سَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل المصيبة اذا احتسب، رقم: ۱۰۲۱

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں تم میرے بندے کے بچے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میرے بندے کے دل کے ٹکڑے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: تم میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: آپ کی تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیۃ الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھو۔ (ترمذی)

﴿309﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْآحِقُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

رواہ مسلم، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ۲۲۵۷

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح کہیں: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْآحِقُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ۔ ”ترجمہ: اس بستی کے رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، بلاشبہ ہم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے

ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“ (مسلم)

﴿310﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَيُيَمِّنُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما يقول إذا دخل السوق، رقم: ۳۴۲۸ وقال الترمذی فی رواية له مكان ”وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ رقم: ۳۴۲۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَيُيَمِّنُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔ ایک روایت میں دس لاکھ درجے بلند کرنے کے بجائے جنت میں ایک محل بنادینے کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿311﴾ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخْرَجَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتُ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟ قَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ.

رواہ ابوداؤد، باب فی کفارة المجلس، رقم: ۴۸۵۹

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول عمر مبارک کے آخری زمانہ میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ پڑھا کرتے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج کل آپ کا معمول ایک دعا کے پڑھنے کا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مجلس (کی لغزشوں) کا کفارہ ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا

ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿312﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَقَالَهَا فِي مَجْلِسٍ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّائِعِ يُطِيعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسٍ لَعْنٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٥٣٧/١

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذکر کی مجلس (کے آخر) میں یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ یہ دعا اس مجلس ذکر کے لئے اس طرح ہوگی جس طرح (اہم کاغذات پر) مہر لگا دی جاتی ہے یعنی یہ مجلس اللہ کے ہاں قبول ہو جاتی ہے اور اس کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر یہ دعا ایسی مجلس میں پڑھے جس میں بیکار باتیں ہوئی ہوں تو یہ دعا اس مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔ (مسند رک حاکم)

﴿313﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شاةً فَقَالَ: أَقْسَمِيهَا وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا رَجَعْتَ الْخَادِمُ تَقُولُ: مَا قَالُوا؟ تَقُولُ الْخَادِمُ: قَالُوا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ تَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا قَالُوا وَيَنْقِي أَجْرَنَا لَنَا.

الوابل الصيب من الكلم الطيب قال المحشي: اسنادہ صحیح ۱۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری ہدیہ میں آئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عائشہ اسے تقسیم کر دو۔ جب خادمہ لوگوں میں گوشت تقسیم کر کے واپس آئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں: لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ کہتی: لوگوں نے بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ کہا یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللَّهُ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں برکت دیں۔ ہم نے ان کو وہی دعا دی جو دعا انہوں نے ہمیں دی (دعا دینے میں ہم اور وہ برابر ہو گئے) اب گوشت کی تقسیم کا ثواب ہمارے لئے باقی رہ گیا۔

(الوابل الصيب)

﴿314﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثَمَارِنَا، وَفِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَهً مَّعَ بَرَكَهً ثُمَّ يُعْطِيْهِ اصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهُ مِنَ الْوُلَدَانِ۔
رواہ مسلم، باب فضل المدینۃ..... رقم: ۳۳۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثَمَارِنَا وَفِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَهً مَّعَ بَرَكَهً تو جمعہ: اے اللہ! آپ ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں خوب برکت عطا فرمائیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل دے دیا کرتے تھے۔

(مسلم)

فائدہ: مد، ناپنے کا چھوٹا پیمانہ ہے جس میں تقریباً ایک کلوی مقدار آ جاتی ہے۔
صاع ناپنے کا بڑا پیمانہ ہے جس میں تقریباً چار کلوی مقدار آ جاتی ہے۔

﴿315﴾ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ، قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ۔ (رواہ ابو داؤد، باب فی الاجتماع علی الطعام، رقم: ۳۷۲۴)

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھانا ایک جگہ جمع ہو کر اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿316﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا لیس ثوبا جلیدا، رقم: ۴۰۲۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقْنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةَ۔ ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا“ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةَ۔ ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا“ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اگلے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی گناہوں سے حفاظت فرمائیں گے۔ (بذل المجہود)

﴿317﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِيْ كَنْفِ اللَّهِ وَفِيْ حِفْظِ اللَّهِ وَفِيْ سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، احادیث شتى من ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۰۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ، ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے کپڑے پہنائے، ان کپڑوں سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں“ پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں رہے گا اور اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈالے رکھیں گے۔ (ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ

الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

رواہ البخاری، باب خیر مال المسلم، رقم: ۳۳۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

(بخاری)

﴿319﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِهْلُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما يقول عند

رؤية الهلال، الجامع الصحيح للترمذی، رقم: ۳۴۵۱

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِهْلُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ۔ ترجمہ: اے اللہ! یہ چاند ہمارے اوپر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکالے۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

(ترمذی)

﴿320﴾ عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ: هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول الرجل اذا رأى الهلال، رقم: ۵۰۹۲

حضرت قتادہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو تین بار فرماتے: هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ترجمہ: ”یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جنہوں نے تجھے پیدا کیا“۔ پھر فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے فلاں مہینہ ختم کیا اور فلاں مہینہ شروع کیا“۔

(ابوداؤد)

﴿321﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، إِلَّا غُفِرَ لِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَاتِبًا مَا كَانَ مَا عَاشَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء ما يقول اذا رأى مبتلى، رقم: ۳۴۳۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہِ، وَفَضَّلَنِی عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ تو اس دعا کا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشانی کیسی ہی ہو۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ (ترمذی)

فائدہ: حضرت جعفرؓ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

﴿322﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاُخْيِيْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

رواہ البخاری، باب وضع اليد تحت الخد اليمنى، رقم: ۶۳۱۴

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاُخْيِيْ ”اے اللہ آپ کا نام لے کر مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں)“ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْہِ النُّشُوْرُ ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو انبی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔“ (بخاری)

﴿323﴾ عَنْ اَبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَيْتَ

مُضِجَعَكَ فَوْضًا وَوُضْعَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسَلْتُكَ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَالْجَاثُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ: فَاِنْ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُمْ اٰخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ اَسْتَذِكْرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۵۰۴۶ و زاد مسلم و انْ اَصْبَحْتَ

اَصْبَحْتَ خَيْرًا، باب الدعاء عند النوم، رقم: ۶۸۸۵

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم (سونے کے لئے) بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسَلْتُكَ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَالْجَاثُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کر دی اور اپنا معاملہ آپ کے حوالہ کر دیا اور آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ ہی کی طرف رغبت کرتے ہوئے میں نے آپ کا سہارا لیا۔ آپ کی ذات کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اور جو کتاب آپ نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی آپ نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اگر اس دعا کو پڑھ کر سو جاؤ) پھر اس رات تمہاری موت آجائے تو تمہاری موت اسلام پر ہوگی اور اگر صبح اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی اور اس دعا کے بعد کوئی اور بات نہ کرو (بلکہ سو جاؤ)۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے ہی اس دعا کو یاد کرنے لگا تو میں نے (آخری جملہ میں) وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کی جگہ وَبِرَسُولِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کہا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔ کہو۔ (ابوداؤد)

﴿324﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ، فَانَّهُ لَا يَنْدَرِيْ مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبَّنِيْ وَضَعْتَ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ

عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔ رواہ البخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۲۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو بستر کو اپنے تہبند کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر اس کی غیر موجودگی میں کیا چیز آگئی ہو یعنی ممکن ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں بستر کے اندر کوئی زہریلا جانور چھپ گیا ہو۔ پھر کہے: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔ ترجمہ: اے میرے رب! میں نے آپ کا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھا ہے اور آپ کے نام سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر آپ سونے کی حالت میں میری روح کو قبض کر لیں تو اس پر رحم فرما دیجئے گا۔ اور اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی اسی طرح حفاظت کیجئے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿325﴾ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِقْنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، فَلَا تَمْرَاتٍ۔ رواہ ابوداؤد، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۵۰۴۵

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِقْنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیں گے۔“ (ابوداؤد)

﴿326﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَمَّا لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِيْ اَهْلَهُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قَدِّرْ بَيْنَهُمَا فِیْ ذٰلِكَ اَوْ قَضِیْ وَلَدَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

رواہ البخاری، باب ما یقول اذا اتی اہله، رقم: ۵۱۶۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ

مَا رَزَقْتَنَا، پھر اس وقت کی ہم بستری سے اگر ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یعنی شیطان اس بچے کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ کام کرتا ہوں اے اللہ! مجھے شیطان سے بچائیے اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں ان کو بھی شیطان سے بچائیے۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَعْلَمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَلَاتِهِ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي غُنْفِهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب دعاء الفزع فی النوم، رقم: ۳۵۲۸

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتے ہوئے گھبرا جائے (ڈر جائے) تو یہ کلمات کہے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ ”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل، ہر عیب اور کمی سے پاک قرآنی کلمات کے ذریعہ اس کے غصہ سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں پناہ مانگتا ہوں“ تو وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما (اپنے خاندان کی) اولاد میں جو ذرا سمجھدار ہوتے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے لئے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ترمذی)

﴿328﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحَمِّدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ما يقول اذا رأى رؤيا يكرهها، رقم: ۳۴۵۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے، اور اگر برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہئے کہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے تو برا خواب اسے نقصان نہ دے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کے لئے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا کہے ”میں اس خواب رائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں“۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَنْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔
رواہ البخاری، باب النفث فی الرقبة، رقم: ۵۷۴۷

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب تم میں سے کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو جس وقت اٹھے (اپنی طرف) تین مرتبہ تھک کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب شخص کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ (بخاری)

﴿330﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ، ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمَ بَشْرٌ، وَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمَ بِخَيْرٍ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهُ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ الْمَلَكُ يَكْلُوهُ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُولُ الشَّيْطَانُ: افْتَحَ بَشْرٌ وَيَقُولُ الْمَلَكُ: افْتَحَ بِخَيْرٍ فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتِّهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءٌ وَرَحِيمٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فَإِنْ خَرَّ مِنْ ذَابَّةٍ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّى فِي الْفَضَائِلِ۔
رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۵۴۸/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم

میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لئے آتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے کہ اپنی بیداری کے وقت کو برائی پر ختم کر۔ اور فرشتہ کہتا ہے: اسے بھلائی پر ختم کر۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا ہے تو شیطان اس کے پاس سے چلا جاتا ہے اور رات بھر ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اپنی بیداری کو برائی سے شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے شروع کر۔ پھر اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي**
إِلَىٰ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتِّهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَوْ
عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرِيمٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّبُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اس کے بعد اگر وہ کسی جانور سے گر کر مر جائے (یا کسی اور) اس کی موت واقع ہو جائے تو یہ شہادت کی موت مرا، اور اگر زندہ رہا اور کھڑے ہو کر نماز اسے اس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں۔ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہو میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بقیہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت کرنے والے، مہربانی فرمانے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو مرنے والے کو زندہ کرتے ہیں اور ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ (متدرک حاکم)

﴿331﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا؟ قَالَ أَبِي: سَبْعَةً: سِتَّةٌ فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَأَيُّهُمْ تَعْبُدُ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوِ اسْلَمْتَ عَلِمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْقَعَانِكَ، قَالَ: فَلَمَّا اسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي، فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهَمْنِي رُشْدِي، وَاعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔

رواہ الترمذی، وقال: هذا حديث حسن غریب، باب قصة تعليم دعاء..... رقم: ۳۴۸۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا: تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا: سات معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: تم امید و خوف کی حالت میں کس کو پکارتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اس معبود کو جو آسمان میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تم کو فائدہ دیں گے۔ جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ دو کلمے سکھائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ اَلْهَمْنِيْ رُشْدِيْ، وَ اَعِزَّنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ”ترجمہ: اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچالینے۔“ (ترمذی)

﴿332﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرِ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبراه ووافقه الذهبي ٥٢٢/١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان الفاظ سے دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرِ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا۔ ترجمہ: اے اللہ میں ہر قسم کی بھلائی جلد ملنے والی اور دیر میں ملنے والی، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام کو آپ سے طلب کرتا ہوں، اور میں ہر قسم کے شر جلد یا دیر میں آنے والا ہو، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت سے قریب کر دے۔ اور میں آپ سے جہنم سے اور ہر اس قول یا عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم سے قریب کر دے۔ میں آپ

سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے سوال کیا اور میں آپ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ میرے حق میں فیصلہ فرمائیں اس کے انجام کو میرے لئے بہتر فرمائیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿333﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔ رواه ابن ماجه، باب فضل الحامدين، رقم: ۳۸۰۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن کے فضل سے تمام نیک کام انجام پاتے ہیں“۔ اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔ ”تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں“۔ (ابن ماجہ)



اکرام مسلم

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے اوامر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پابندی کے ساتھ پورا کرنا اور اس میں مسلمانوں کی نوعیت کا لحاظ کرنا۔

مسلمان کا مقام

آیات قرآنیہ

قَالَ تَعَالَى ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک مسلمان غلام مشرک آزاد مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿أَوْ مَن كَانَ مِيتًا فَأَخْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ

كَمَن مَّثَلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا﴾ [الانعام: ۱۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا ایک ایسا شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی بخشی اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا جس کو لئے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے بھلا کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو مختلف تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور ان تاریکیوں سے نکل نہ سکتا ہو (یعنی کیا مسلمان کافر کے برابر ہو سکتا ہے) (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ﴾ [السجدة: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص مؤمن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جائے گا جو بے حکم (یعنی کافر) ہو (نہیں) وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔ (سجدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ اَوْزَنَّا الْكَفَّ الَّذِيْنِ اضْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر: ۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر اس کتاب کا وارث ہم نے ان لوگوں کو بنا دیا جن کا ہم نے اپنے (تمام دنیا جہان) کے بندوں میں سے انتخاب فرمایا (مراد اس سے اہل اسلام ہیں جو اس حیثیت ایمان سے تمام دنیا والوں میں مقبول عند اللہ ہیں)۔ (فاطر: ۳۲)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کو اس کتاب کا وارث بنایا گیا۔ اس آیت میں لفظ اضْطَفَيْنَا سے امت محمدیہ کی سب سے بڑی اور عظیم فضیلت ظاہر ہوئی کیونکہ لفظ اضْطَفَاء یعنی انتخاب قرآن کریم میں اکثر انبیاء علیہم السلام کے لئے آیا ہے۔ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اضْطَفَاء میں انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ شریک فرمادیا، اگرچہ اضْطَفَاء کے درجات مختلف ہیں۔ انبیاء اور ملائکہ کا اضْطَفَاء اعلیٰ درجہ میں ہے اور امت محمدیہ کا بعد کے درجہ میں ہے۔ (معارف القرآن) گویا اس امت کے ہر فرد کو اس خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ہے جو پہلے صرف انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا جاتا تھا۔ اس اعزاز کے ملنے سے یہ ذمہ داری بھی ہر مسلمان پر عائد ہو گئی کہ وہ قرآن کریم کے پیغام کو ساری انسانیت تک پہنچائے۔

احادیث نبویہ

﴿۱﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مِنْ أَرْبَعِ مَنَازِلَ لَهُمْ۔ رواه مسلم في مقدمه صحيحه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کا لحاظ کر کے برتاؤ کیا کریں۔ (مقدمہ صحیح مسلم)

﴿2﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْكُفَّةِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَطْيَبَ وَأَطْيَبَ رِيحُكَ، وَأَعْظَمَ حُزْمَتُكَ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُزْمَةً مِنْكَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَكَ حَرَامًا، وَحَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَالَهُ وَدَمَهُ وَعِزَّتَهُ، وَأَنْ تَنْظُرَ بِهِ طَنًّا سَيِّئًا. رواه الطبرانی في الكبير وفيه: الحسن بن أبي جعفر وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٦٣٠/٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر (تعجب سے) ارشاد فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے، (لیکن) مومن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابل احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿3﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء ان فقراء المهاجرين.....، رقم: ۲۳۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب و نادار مسلمان مالدار مسلمانوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿4﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْيَاءِ بِخَمْسِينَ مِائَةً يَوْمَ نَضْفُ يَوْمَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء ان فقراء المهاجرين.....، رقم: ۲۳۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب و ناداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس آدھے دن کی مقدار

پانچ سو برس ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: پچھلی حدیث میں غریب کا امیر سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ امیر اور غریب دونوں میں مال کی رغبت ہو۔ اس حدیث میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جانے کا ذکر ہے، یہ اس وقت ہے جبکہ غریب میں مال کی رغبت نہ ہو اور مالدار میں مال کی رغبت ہو۔ (جامع الاصول لابن اشیر)

﴿5﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ: أَيْنَ فَقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا؟ قَالَ: فَيَقُومُونَ، فَيَقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا، وَآتَيْتَ الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: صَدَقْتُمْ، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ، وَيُنْفَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ. (الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده حسن ١٦/٤٣٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب تم لوگ جمع ہو گے تو اس وقت اعلان کیا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ (اس اعلان پر) وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا اعمال کئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمارا امتحان لیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال اور حکمرانی دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم سچ کہتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جنت میں عام لوگوں سے پہلے داخل ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کی سختی مالداروں اور حکمرانوں کے لئے رہ جائے گی۔ (ابن حبان)

﴿6﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: هَلْ تَذَرُونَ مَنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُنْفَى بِهِمُ الْمَكَارَةُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَّتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: ابْتِئْهُمْ فَحَبِّوهُمْ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سَكَّانٌ سَمَوَاتِكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ، أَفَتَأْمُرُونَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ، فَنَسْلِمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْْبُدُونِي لَا يَشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ وَتُنْفَى بِهِمُ الْمَكَارَةُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ

وَحَاجَّتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَأْتِيهِمْ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَيَذْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۴۳۸/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ غریب اور نادار مہاجرین ہیں۔ جن کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے، مشکل کاموں میں (انہیں آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، ان میں سے جس کو موت آتی ہے اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے وہ اسے پورا نہیں کر پاتا۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرشتوں سے فرمائے گا: ان کے پاس جا کر انہیں سلام کرو، فرشتے (تعجب سے) عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تو آپ کے آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں (اس کے باوجود) آپ ہمیں حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کریں (اس کی کیا وجہ ہے؟) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ میرے ایسے بندے تھے جو میری عبادت کرتے تھے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی، مشکل کاموں میں انہیں (آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا اور ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی وہ اسے پورا نہیں کر پاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یوں کہتے ہوئے آئیں گے کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔ اس جہاں میں تمہارا انجام کیا ہی اچھا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 7 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَأْتِي نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورُهُمْ كَصُورِ الشَّمْسِ، قُلْنَا: مَنْ أُولَئِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ تَقَى بِهِمُ الْمَكَارَهُ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَّتُهُ فِي صَدْرِهِ يُخْشَرُونَ مِنَ الْقَطَارِ الْأَرْضِ.

رواہ احمد ۱۷۷/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ غریب مہاجرین ہوں گے۔ جن کو مشکل کاموں میں آگے رکھ کر ان کے ذریعے سے بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا، ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی۔ انہیں زمین کے مختلف حصوں سے لا کر جمع کیا جائے گا۔ (مسند احمد)

﴿8﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَخِينِي مَسْكِينًا، وَتَوَفَّنِي مَسْكِينًا، وَاخْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

(الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤/٢٢٢

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ مجھے مسکین طبعیت بنا کر زندہ رکھے، مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھائیے اور میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں فرمائیے۔ (مسند رک حاکم)

﴿9﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَكََا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اضْبِرْ أَبَا سَعِيدٍ، فَإِنَّ مَلْفَقَرًا إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنْكُمْ أَسْرَعُ مِنَ السَّيْلِ مِنَ الْوَادِي، وَمِنْ أَعْلَى الْجَبَلِ إِلَى أَسْفَلِهِ.

رواه احمد ورجاله رجال الصحيح الا انه شبه المرسل، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٦

حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ سے اپنی (شگستگی اور) ضرورت کا اظہار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! صبر کرو تم میں سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے فقراں پر ایسی تیزی سے آتا ہے جیسی تیزی سے سیلاب کا پانی وادی کی اونچائی سے اور پہاڑوں کی بلندی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿10﴾ عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظُلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَةَ الْمَاءِ.

رواه الطبرانی واسناده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٥٠٨

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔

﴿ 11 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ وَأَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ .

رواہ الحاکم وقال: صحيح الاسناد ووافقه الذهبي ۳۳۲/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریبوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ عربوں سے دل سے محبت کرو۔ اور جو عیب تم میں موجود ہیں وہ تمہیں دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے روک دیں۔

﴿ 12 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : رُبُّ أَشْعَثَ أَغْبَرُ ذِي طَمَرَيْنِ مُصْفَحٍ عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ . رواه الطبرانی في الاوسط وفيه: عبد الله بن موسى التيمي، وقد وثق، وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۶۶۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہت سے پراگندہ بال، گرد آلود، پرانی چادروں والے، لوگوں کے دروازوں سے ہٹائے جانے والے، اگر اللہ تعالیٰ (کے بھروسہ) پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیں۔

فائدہ: اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ کو میلا کچھلا اور پراگندہ بال دیکھ کر اپنے سے کمتر نہ سمجھا جائے کیونکہ بہت سے اس حال میں رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتے ہیں البتہ واضح رہے کہ حدیث شریف کا مقصد پراگندہ بالی اور میلا کچھلا رہنے کی ترغیب دینا نہیں ہے۔

﴿ 13 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ جَالِسٍ : مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ : رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ

مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

رواہ البخاری، باب فضل الفقراء، رقم: ۶۴۴۷

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرے تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس قابل ہے کہ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب سامنے سے گزرے۔ آپ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک غریب مسلمان ہے، اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول نہ کیا جائے، کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر پہلے شخص جیسوں سے ساری دنیا بھر جائے تو بھی اُن سب سے یہ شخص بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿ 14 ﴾ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ؟

رواہ البخاری، باب من استعان بالضعفاء.....، رقم: ۲۸۹۶

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں اُن صحابہ پر فضیلت حاصل ہے جو ان سے (مالداری اور بہادری کی وجہ سے) کم درجہ کے ہیں۔ (ان کے خیال کی اصلاح کی غرض سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے کمزوروں اور بیکسوں ہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 15 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ابْغُؤْنِي

الضُّعْفَاءُ فَإِنَّمَا تَرْزُقُون وَتَنْصَرُونَ بِضُعْفَائِكُمْ۔ رواہ ابو داؤد، باب فی الانتصار..... رقم: ۲۵۹۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے کمزوروں میں تلاش کیا کرو اس لئے کہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 16 ﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَلَا أَذَلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، وَأَهْلِي النَّارِ كُلُّ جَوَاطِظٍ عُقْبَى مُسْتَكْبِرٍ۔ رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ..... رقم: ۶۶۵۷

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ (پھر آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو کمزور ہو یعنی معاملہ اور برتاؤ میں سخت نہ ہو بلکہ متواضع اور نرم طبیعت ہو، لوگ بھی اسے کمزور سمجھتے ہوں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو کہ) اگر وہ کسی بات پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے (کہ فلاں بات یوں ہوگی) تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کی لاج رکھ کر اس کی بات کو ضرور پورا کر دیں۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں دوزخی کون ہیں؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو مال جمع کر کے رکھنے والا بن جائے، سخت مزاج، مغرور ہو۔ (بخاری)

﴿ 17 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ: أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْفَرِيٍّ جَوَاطِظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَاعٍ مَنَاعٍ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعْفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ۔ رواہ احمد و رجالہ رجال الصَّحِيح، مجمع الزوائد ۷۲۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کے ذکر کے وقت ارشاد فرمایا: دوزخی لوگوں میں ہر سخت طبیعت، فربہ بدن اترا کر چلنے والا، متکبر، مال و دولت کو خوب جمع کرنے والا اور (پھر) اس کو خوب روک کر رکھنے والا یعنی سائل کو نہ دینے والا ہے۔ اور جنتی لوگ وہ ہیں جو کمزور ہوں یعنی ان کا رویہ لوگوں کے ساتھ عاجزی کا ہو وہ دبائے جاتے ہوں یعنی لوگ انہیں کمزور سمجھ کر دباتے ہوں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 18 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ

عَلَيْهِ كَنَفَةٌ وَأَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رَفَقَ بِالضَّعِيفِ، وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فيه أربعة احاديث..... رقم: ۲۴۹۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔ کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا، والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام (ماتحت لوگوں اور نوکر چاکروں) سے اچھا سلوک کرنا۔ (ترمذی)

﴿ 19 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُؤْتَى بِالشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيزَانٌ، وَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ، فَيُنْصَبُ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًّا حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَحْتَمُونَ فِي الْمَوَاقِفِ أَنْ أَحْسَدَهُمْ فَرَضَتْ بِالْمَقَارِنِ مِنْ حَسَنِ ثَوَابِ اللَّهِ لَهُمْ۔ رواه الطبرانی في الكبير وفيه، مُجَاعِدَةُ بْنُ الزَّيْبَرِ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَضَعْفَةُ الدَّارِقُطْنِي، مَجْمَعُ

الزوائد ۳۰۸/۲، طبع مؤسسة المعارف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا اور اس کو بھی حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان لوگوں کو لایا جائے گا جو دنیا میں مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہے ان کے لئے نہ میزان عدل قائم ہوگی اور نہ ان کے لئے کوئی عدالت لگائی جائے گی۔ پھر ان پر اجر و انعام اتنے برسائے جائیں گے کہ وہ لوگ جو دنیا میں عافیت سے رہے (اس بہترین اجر و انعام کو دیکھ کر) تمنا کرنے لگیں گے کہ ان کے جسم (دنیا میں) قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے (اور اس پر وہ صبر کرتے)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ۔

رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۱/۳

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے محبت فرماتے ہیں تو ان کو (مصیبتوں میں ڈال کر) آزماتے ہیں، چنانچہ جو صبر کرتا ہے اس کے لئے صبر (کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے تو اس کے لئے بے صبری لکھ دی جاتی ہے (پھر وہ رو تا پیٹتا ہی رہتا ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿21﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ فَمَا يَتْلُغُهَا بِعَمَلِهِ، فَمَا يَزَالُ اللَّهُ يَتْلِيهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يَتْلُغَهَا. رواه ابو يعلى وفى رواية له: يَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ الرَّفِيعَةَ. ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۳/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شخص کے لئے ایک بلند درجہ مقرر ہوتا ہے (لیکن) وہ اپنے عمل کے ذریعہ اس درجہ تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں (مثلاً بیماریوں پریشانیوں وغیرہ) میں مبتلا کرتے رہتے ہیں جو اسے ناگوار ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ ان ناگواریوں کے ذریعے اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿22﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى، وَلَا عَمٍ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. رواه البخارى، باب ماجاء فى كفارة المرض، رقم: ۵۶۴۱

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب بھی کسی تھکاوٹ، بیماری، فکر، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری)

﴿23﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

رواه مسلم، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض.....، رقم: ۶۵۶۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جب کسی مسلمان کو کاٹنا چھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

﴿24﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةُ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في الصبر على البلاء، رقم: ۲۳۹۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض ایمان والے بندے اور ایمان والی بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حوادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر، کبھی اس کی اولاد پر، کبھی اس کے مال پر (اور اس کے نتیجے میں اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

﴿25﴾ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بَبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، فَإِنَّ شَفَاةً، غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ، وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَهُ لَهُ وَرَحِمَهُ.

رواہ ابو یعلیٰ واحمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۳/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جسمانی بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اس بندہ کے وہی سب نیک اعمال لکھتے رہو جو یہ (تندرستی کے زمانے) میں کیا کرتا تھا۔ پھر اگر اس کو شفا دیتے ہیں تو اسے (گناہوں سے) دھو کر پاک صاف فرما دیتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں تو اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اس پر رحم فرماتے ہیں۔ (ابویعلیٰ، مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿26﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تُجْعِرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ.

رواہ احمد والطبرانی فی الكبير والارسط كلهم من رواية

اسماعیل بن عیاش عن راشد الصنعانی وهو ضعيف في غير الشاميين وفي الحاشية: راشد بن داود شامي فرواية اسماعيل عنه صحيحة، مجمع الزوائد ۳۳/۳

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنے بندوں میں سے کسی مؤمن بندے کو (کسی مصیبت، پریشانی، بیماری وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری طرف سے اس بھیجی ہوئی پریشانی پر (راضی رہتے ہوئے) میری حمد و ثنا کرتا ہے تو (میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ) اس کے ان تمام نیک اعمال کا ثواب ویسے ہی لکھتے رہو جیسا کہ تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ الْمَلِيئَةُ وَالصُّدَاغُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَإِنْ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلُ أُحُدٍ، فَمَا يَدْعُهُمَا وَعَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَوْدَلَةٍ.

رواه ابو يعلى ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲۹/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بندے اور بندی پر مسلسل رہنے والا اندرونی بخار یا سر کا درد ان کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کسی گناہ کو نہیں چھوڑتے اگرچہ ان کے گناہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوں۔

(ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صُدَاغُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةُ يُشَاكُهَا أَوْشَىءُ يُؤْذِيهِ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً، وَيُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ.

رواه ابن ابى الدنيا ورواه ثقات، الترغيب ۲۹۷/۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کائنا جو اسے چبھتا ہے یا اور کوئی چیز جو اسے تکلیف دیتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس مؤمن کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور اس تکلیف کے باعث اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔

(ابن ابی الدنيا، ترغیب)

﴿ 29 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ تَضَرَّعَ

مِنْ مَرَضٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ مِنْهُ طَاهِرًا۔ رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۳/۳۱

حضرت ابونا مہ بابلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیماری کے وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر) گزر گزاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے اس حال میں شفا عطا فرمائیں گے کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 30 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ مُرْسَلًا مَرْفُوعًا قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَكْفِرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَى لَيْلَةٍ۔ رواه ابن ابی الدنيا وقال ابن المبارك عقب رواية له انه من جيد الحديث

ثم قال وشوا هذه كثيرة يؤكد بعضها بعضا، اتحاف ۵۲۶/۹

حضرت حسن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنيا، اتحاف)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلَمْ يَشْكُنِي إِلَى عَوَادِهِ أَطْلَقْتُهُ مِنْ أَسَارِي، ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ، ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۳۴۹/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب میں اپنے مومن بندے کو (کسی بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔ پھر اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت دیتا ہوں اور اس کے خون سے بہتر خون دیتا ہوں یعنی اس کو تندرستی دے دیتا ہوں پھر اب وہ دوبارہ (بیماری سے اٹھنے کے بعد) نئے سرے سے عمل کرنا شروع کرتا ہے (کیونکہ پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)۔ (متدرک حاکم)

﴿ 32 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ وَعَلَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

رواه ابن ابی الدنيا فی كتاب الرضا وغيره، الترغيب ۲۹۹/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک رات بخار آئے اور وہ صبر کرے اور اس بخار کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ (ابن ابی الدنیا، ترغیب)

﴿33﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبَتْ حَبِيبَتِيهِ فَصَبَرَ وَاخْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في ذهاب البصر، رقم: ۲۴۰۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: جس بندہ کی میں دو محبوب ترین چیزیں یعنی آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر و ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ پر راضی نہیں ہوں گا۔ (ترمذی)

﴿34﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

رواہ البخاری، باب يكتب للمسافر.....، رقم: ۲۹۹۶

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے اُس جیسے اعمال کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال وہ تندرستی یا گھر پر قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿35﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ، مَعَ النَّسِيتِ وَالصَّدِيقَيْنِ وَالشُّهَدَاءِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في التجار.....، رقم: ۱۲۰۹

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری سچائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

﴿36﴾ عَنْ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ التَّجَارَ يُعْتَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَّقَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی التجار..... رقم ۱۲۱۰

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں پرہیزگاری اختیار کی یعنی خیانت اور فریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور نیکی کی یعنی اپنے تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سچ پر قائم رہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدِمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلِّي، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ أَكَلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتَّى يَشْبَعُوا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی فضل الصائم إذا اكل عنده، رقم: ۷۸۵

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزہ دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ شَجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواہ مسلم، باب فضل إزالة الاذى عن الطريق، رقم: ۶۶۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اسے کاٹ دیا تو وہ (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل ہو گیا۔ (مسلم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: أَنْظِرْ فَإِنَّكَ لَنْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى.

رواہ احمد ۱۵۸/۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہونہ کسی کالے سے البتہ تم تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو سکتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ مِنْ أَمْتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ فِلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَغْطَاهُ أَيُّهَا، ذِي طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجال الصّحیح، مجمع الزوائد ۴۶۶/۱۰

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص تم میں سے کسی کے پاس آئے اور دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے، اگر ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ مانگے تو وہ اس کو ایک پیسہ تک نہ دے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ مقام ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دیں۔ (اس شخص کے بدن پر صرف) دو پرانی چادریں ہوں، اس کی بالکل پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو پورا کر دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حسنِ اخلاق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الحجر: ۸۸]

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ سے خطاب ہے: اور مسلمانوں پر شفقت رکھے۔ (حجر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ لَا أَعْدَتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكُلُومِ
الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [ال عمران ۱۳۳-۱۳۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیز اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں کا اور زمینوں کا پھیلاؤ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (یعنی اُن اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کے لئے ہیں) جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں نیک کاموں میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَزَّوْا سَبِيَّةَ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾
[الشورى: ۴۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور برابر کا بدلہ لینے کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ) برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے (لیکن اس کے باوجود) جو شخص درگزر کرے اور (باہمی معاملہ کی) اصلاح کر لے (جس سے دشمنی ختم ہو جائے اور دوستی ہو جائے کہ یہ معافی سے بھی بڑھ کر ہے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے تو سن لے کہ) واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔ (شوری)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ﴾
[الشورى: ۳۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ (الشوری)

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ قَوْلِ لُقْمَنْ: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْظُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾
[لقمن: ۱۸-۱۹]

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اور (بیٹا) لوگوں سے بے رخنی کا برتاؤ نہ کیا کرو اور زمین پر متکبرانہ چال سے نہ چلا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، ششی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کرو یعنی شور مت مچاؤ (اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز اچھی ہوتی جب کہ) آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمن)

احادیث نبویہ

﴿41﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ

لِيَذَرِكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ ذُرِّيَّةَ الصَّالِحِينَ الْقَائِمِينَ۔ رواه ابو داؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 42 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخَيْرًا كُمْ خَيْرًا لِنِسَائِكُمْ۔ رواه احمد ٤٧٢/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ اكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في استكمال الايمان..... رقم: ٢٦١٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم ہو۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِي الْمَمَالِيكَ بِمَالِهِ، ثُمَّ يَعْتِقُهُمْ كَيْفَ لَا يَشْتَرِيَ الْأَحْرَارَ بِمَعْرُوفِهِ؟ فَهُوَ أَعْظَمُ تَوَابًا۔

رواه ابو الغنائم النوسي في قضاء الحوائج وهو حديث حسن، الجامع الصغير ١٤٩/٢

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ بھلائی کا معاملہ کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ (یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو لوگ اس کے غلام بن جائیں گے)۔ (تضاء الحوائج، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا رَعِيمٌ بَيْنَتِ فِي رَيْصِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْنَتِ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبَيْنَتِ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.

رواہ ابو داؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ۴۸۰۰

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے۔ (ابوداؤد)

﴿ 46 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ اللَّهُ لِيَسْرَهُ بِذَلِكَ سَرَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الطبرانی فی الصغیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۵۳/۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسْتَدَّ لِيَذْرَكَ ذَرْجَةُ الصَّوَامِ الْقَوَامِ بآيَاتِ اللَّهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَمِ صَبْرِهِ.

رواہ احمد ۱۷۷/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو اپنی طبیعت کی شرافت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجہ کو پالیتا ہے جو رات کو نماز میں بہت زیادہ قرآن کریم پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 48 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ. رواه ابوداؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) مومن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿ 49 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ مَا أَوْصَانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغُرُزِ أَنْ قَالَ لِي: أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

رواه الامام مالك في الموطاء، ماجاء في حسن الخلق ص ٧٠٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری نصیحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی: معاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لئے اچھا بناؤ۔ (موطا امام مالک)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُعْثُثُ لَا تَقِمُّ حُسْنَ الْإِخْلَاقِ. رواه الامام مالك في الموطاء، ماجاء في حسن الخلق ص ٧٠٥

حضرت امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا امام مالک)

﴿ 51 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَفْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَابِسُكُمْ أَخْلَاقًا (الحديث) رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب ماجاء في معالی الاخلاق، رقم: ٢٠١٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم، باب تفسير البر والاثم، رقم: ٦٥١٦

حضرت نواس بن سَمْعَانَ الصَّامِیَّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْمُؤْمِنُونَ هَيُّونَ كَيْتُونَ كَالْحَمَلِ الْآيِفِ إِنْ قِيلَ انْقَادًا، وَإِنْ أُتْبِعَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ.

رواہ الترمذی مرسلًا، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۰۸۶

حضرت مکحولؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان والے لوگ اللہ تعالیٰ کا بہت حکم ماننے والے اور نہایت نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے تابعدار اونٹ جدھر اس کو چلایا جاتا ہے چلا جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بیٹھا دیا جاتا ہے تو اسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چٹان پر بیٹھنا بہت مشکل ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے مالک کی بات مان کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَخْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَمَنْ تَخْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيْنٍ سَهْلٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل كل قريب هين سهل، رقم: ۲۴۸۸

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگی؟ (سنو میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔ (معارف الحدیث)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخْبَىٰ نَبِيٍّ مُّجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَتَّبِعِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. (وہو جزء من الحديث)۔ رواہ مسلم، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا..... رقم: ۷۲۱۰

قبیلہ بنی مجاشع کے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ اس قدر تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

﴿ 56 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي آعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي آعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۲۷۶/۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے تواضع کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں اونچا ہوتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی نظروں میں وہ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ. رواہ مسلم، باب تحریم الکبرویانہ، رقم: ۲۶۷۰

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 58 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَمَثَلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵۰

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس (کی تعظیم) کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کوئی آدمی خود یہ چاہے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبہ میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو یہ اور بات ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿59﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهِ لَذَلِكَ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿60﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء في العفو، رقم: ۱۳۹۳

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس شخص کو بھی (کسی کی طرف سے) جسمانی تکلیف پہنچے پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿61﴾ عَنْ جُوْدَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اغْتَدَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَغْدِرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْحَسٍ.

رواه ابن ماجه، باب المعاذير، رقم: ۳۷۱۸

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر پیش کرتا ہے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا تو اس کو ایسا گناہ ہوگا جیسا ناقص ٹیکس وصول کرنے والے کا گناہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 62 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَّرَ غُفْرَ.

رواه البيهقي في شعب الایمان ۳۱۹/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لے سکتا ہو اور پھر معاف کر دے۔ (بیہقی)

﴿ 63 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ أَغْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ أَغْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، رقم: ۱۹۴۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر وہی عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

﴿ 64 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَاهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَجَازِيهِمْ فَأَنْظُرُ الْمُوَسِّرَ وَاتَّجَاوَزَ عَنِ الْمُغْفِرِ، فَأَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

رواه البخاری، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم: ۳۴۵۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا (اور روح قبض ہونے کے بعد وہ اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہو گیا) تو اس سے پوچھا گیا

کہ تو نے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (اپنی زندگی پر) نظر ڈال (اور غور کر) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔ (بخاری)

﴿65﴾ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّهَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

رواہ مسلم، باب فضل انتظار المعسر، رقم: ۴۰۰۰

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے بچالیں تو اس کو چاہئے کہ تنگدست کو (جس پر اس کا قرض وغیرہ ہو) مہلت دے دے یا (اپنا پورا مطالبہ یا اس کا کچھ حصہ) معاف کر دے۔ (مسلم)

﴿66﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غَلَامٌ لَيْسَ كُلُّ أَفْرَى كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِي فِيهَا أَفٍ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هَذَا، أَمْ أَلَا فَعَلْتَ هَذَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی الحلم و اخلاق النبی ﷺ، رقم: ۴۷۷۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ میں نو عمر لڑکا تھا اس لئے میرے سارے کام رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتے تھے یعنی نو عمری کی وجہ سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ (لیکن دس سال کی اس مدت میں) کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہیں فرمایا: اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، یا یہ کیوں نہ کیا۔ (ابوداؤد)

﴿67﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: لَا تَغْضَبَ، فَرَدَّدَ مَرَّأً، قَالَ: لَا تَغْضَبَ. رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ۶۱۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کئی بار دہرائی۔ آپ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

﴿68﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ۶۱۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل کو) پھچاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ (بخاری)

﴿69﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْلَاحُ فَلْيُضْطَجِعْ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يقال عند الغضب، رقم: ۴۷۸۲

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس حالت کی تبدیلی سے ذہن کو سکون ملے اس حالت کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ غصہ کا نقصان کم سے کم ہو۔ بیٹھنے کی حالت میں کھڑے ہونے سے کم اور لیٹنے میں بیٹھنے سے کم نقصان کا امکان ہے۔ (مظاہر حق)

﴿70﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلِّمُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ۔ رواه احمد ۲۳۹/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ اور خوشخبریاں سناؤ اور دشواریاں پیدا نہ کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کر لے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْقَصَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خَلَقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

رواہ ابو داؤد، باب ما یقال عند الغضب، رقم: ۴۷۸۴۔

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر سے) ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔ (ابوداؤد)

﴿ 72 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَةً أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَضِظَ يَكْظُمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى. رواه احمد ۱۲۸/۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ (کسی چیز کا) ایسا کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو، جس کو وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔ (مسند احمد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَيْ الْحُورِ الْعِينِ شَاءَ.

رواہ ابو داؤد، باب من كظم غيظا، رقم: ۴۷۷۷۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جائے جبکہ اس میں غصہ کے تقاضہ کو پورا کرنے کی طاقت بھی ہو (لیکن اس کے باوجود جس پر غصہ ہے اس کو کوئی مزائد دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کر لے۔

(ابوداؤد)

﴿ 74 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اغْتَلَدَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبِيلَ عُذْرَةٍ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۱۵/۶۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

اپنی زبان کو روکے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو چھپاتے ہیں۔ جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے (اور پی جاتا ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکیں گے اور جو شخص (اپنے گناہ پر نادم ہو کر) اللہ تعالیٰ سے معذرت کرتا ہے یعنی معافی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرما لیتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿75﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَشْجِ: أَشْجِ عَبْدُ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْإِنْفَاءُ. (وهو جزء من الحديث)

رواہ مسلم، باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ.....، رقم: ۱۱۷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبد قیس کے سردار حضرت اشج رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ ایک حلم یعنی نرمی اور برداشت دوسرے جلد بازی سے کام نہ کرنا۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ.

رواہ مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ۶۶۰۱

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) نرم و مہربان ہیں (اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں) نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر و ثواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے۔ (مسلم)

﴿77﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

رواہ مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ۶۵۹۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

﴿78﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ

أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔
رواہ البغوی فی شرح السنۃ ۱۳/۷۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہا۔

(شرح السنۃ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُرِيدُ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ آيَا إِلَّا أَصَرَّهُمْ۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکاة المصابیح، رقم: ۵۱۰۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جن گھروالوں کو نرمی کی توفیق دیتے ہیں انہیں نرمی کے ذریعہ نفع پہنچاتے ہیں اور جن گھروالوں کو نرمی سے محروم رکھتے ہیں انہیں اس کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

(تبعی، مشکوٰۃ)

﴿ 80 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ آتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنُكُمْ اللَّهُ وَعَصَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

رواہ البخاری، باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا، رقم: ۶۰۳۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: السَّامُ عَلَيْكُمْ (جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: تم ہی کو موت آئے اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے بچو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات ان ہی

پر لوٹا دی (کہ تم ہی کو آئے) میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى۔

رواہ البخاری، باب السہولۃ والسماحۃ فی الشراء والبیع، رقم: ۲۰۷۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔ (بخاری)

﴿ 82 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ، أَغْظَمَ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ۔

رواہ ابن ماجہ، باب الصبر علی البلاء، رقم: ۴۰۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو۔

(ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَمَرَهُ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ۔

رواہ مسلم، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، رقم: ۷۵۰۰

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں اجر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں بھی اجر ہے۔ (مسلم)

﴿ 84 ﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خُلُقِيْ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ۔
(رواہ احمد ۱/۴۰۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:
اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خُلُقِيْ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ يَا اللّٰهُ! آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی
بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔
(مسند احمد)

﴿ 85 ﴾ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ
اللَّهُ عَفْرَتَهُ۔
رواہ ابو داؤد، باب فی فضل الاقالة، رقم: ۳۴۶۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص
مسلمان کی نیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف
فرمادیتا ہے۔
(ابوداؤد)

﴿ 86 ﴾ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا
عَفْرَتَهُ، أَقَالَهُ اللَّهُ عَفْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۱/۴۰۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی
لغزش کو معاف کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

مسلمانوں کے حقوق

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [الحجرات: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [الحجرات: ۱۱-۱۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسنا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو

عورتوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے بُرے نام رکھو۔ (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی بُرا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (تو جو سزا ظالموں کو ملے گی وہی ان کو ملے گی)۔ ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا تو اس لئے تحقیق کر لو ہر موقع اور ہر معاملے میں، بدگمانی نہ کرو) اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کر لو) بیشک اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم و حوا) سے پیدا کیا (اس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے (یہ صرف اس لئے) تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں، یہ مختلف قبائل اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔

(حجرات)

فائدہ: غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کی طرح فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انسان کا گوشت نوج نوج کر کھانے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مسلمان کی غیبت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے مرے ہوئے انسان کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو معلوم نہ ہونے تک تکلیف نہیں ہوتی۔

وَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ نَعَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اور گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو (کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں) یہاں میرے (اس کو نفع پہنچانا چاہئے) یا یہ غریب ہے (اس کا کیسے نقصان کر دیں تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو کیونکہ) وہ شخص اگر امیر ہے تو بھی اور غریب ہے تو بھی دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے (اتنا تعلق تم کو نہیں) لہذا تم گواہی دینے میں نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ کہیں تم حق اور انصاف سے ہٹ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر سے گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو (یا دیکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِبَحِيَّةٍ فَخَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾
[النساء: ۸۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم جواب میں وہی الفاظ کہہ دو جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا یعنی ہر عمل کا حساب لینے والے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾
[بنی اسرائیل: ۲۳، ۲۴]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ کے رب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو ”ہوں“ مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور انتہائی نرمی اور ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے میرے رب! جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں پر رحم

فرمائیے۔ (بنی اسرائیل)

احادیثِ نبویہ

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ : يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَا، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ، وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .

رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی عیادة المریض، رقم: ۱۴۳۳

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے، جب دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 88 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ .

رواہ البخاری، باب الامر باتباع الجنائز، رقم: ۱۲۴۰

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کے جواب میں ”یَرْحَمُکَ اللہ“ کہنا۔ (بخاری)

﴿ 89 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا، وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ .

رواہ مسلم، باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون، رقم: ۱۹۴

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت

میں نہیں جاسکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْشُوا السَّلَامَ كُنِيَ تَغْلُوا۔
رواہ الطبرانی واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۸/۶۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو خوب پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّلَامُ إِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوهُ بَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ، كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلٌ دَرَجَةٍ بِتَذَكُّيرِهِ آيَا هُمْ السَّلَامُ، فَإِنْ لَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

رواہ البزار والطبرانی واحداً اسنادی البزار جید قوی، الترغیب ۳/۴۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گزرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿ 92 ﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ۔
رواہ احمد ۱/۴۰۶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف جان پہچان کی بنیاد پر سلام

کرنے (نہ کہ مسلمان ہونے کی بنیاد پر)۔ (مسند احمد)

﴿ 93 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عَشْرُونَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُونَ.

رواہ ابو داؤد، باب کیف السلام، رقم: ۵۱۹۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے السلام علیکم کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دس یعنی ان کے لئے ان کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیس یعنی ان کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیسرے صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔

(ابوداؤد)

﴿ 94 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل من بدأ بالسلام، رقم: ۵۱۹۷

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَادِي بِالسَّلَامِ بَرٌّ مِنَ الْكَبِيرِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۶/۴۳

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ (بیہقی)

﴿ 96 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في التسليم رقم: ۲۶۹۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 97 ﴾ عَنْ قَنَادَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ السَّلَامَ.

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ ۳۸۹/۱۰

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب (گھر سے) جانے لگو تو گھر والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ (مصنف عبد الرزاق)

﴿ 98 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يَخْلُسَ فَلْيَخْلُسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسَلِّمْ فَلْيَسَلِّمْ الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في التسليم عند القيام رقم: ۲۷۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھا ہوا نہیں ہے یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

﴿ 99 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

رواہ البخاری، باب تسليم القليل على الكثير، رقم: ۶۲۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔
(بخاری)

﴿100﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: يُجْزَى عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزَى عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۶/۴۶۶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (راستہ سے) گزرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کر لے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (بخاری)

﴿101﴾ عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ) فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب کیف السلام، رقم: ۲۷۱۹

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ (ترمذی)

﴿102﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَعَجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخَلَ فِي السَّلَامِ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط، وقال لا یروی عن النبی ﷺ الا بهذا

الاسناد، ورجاله رجال الصحیح غیر مسروق بن المرزبان وهو ثقة، مجمع الزوائد ۸/۶۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو یعنی دعا نہ کرتا ہو۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام میں بھی بخل کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿103﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْآخِذُ بِالْيَدِ۔
رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی المصافحة، رقم: ۲۷۳۰

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام کی تکمیل

مصافحہ ہے۔

(ترمذی)

﴿104﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا. رواه ابوداؤد، باب في المصافحة، رقم: ۵۲۱۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَآخَذَ بِيَدِهِ فَصَافَحَهُ، تَنَافَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا تَتَنَافَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ. رواه الطبرانی في الأوسط ويعقوب بن محمد بن طحلاء روى عنه غير واحد ولم يضعفه أحد وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۷۵/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن جب مؤمن سے ملتا ہے، اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿106﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمٍ رِيحٍ عَاصِفٍ وَالْأَغْصَانُ يَتَنَفَّرُ مِثْلَ ذُنُوبِهِمَا مِثْلَ رَيْدِ الْبَحْرِ.

رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح غير سالم بن غيلان وهو ثقة، مجمع الزوائد ۷۷/۸

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿107﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَشْرَةِ رَحِمَتِهِ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا جِئْتُ أَخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ، فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ بِلَيْكِ أَجُودَ وَأَجُودَ.

رواہ ابو داؤد، باب فی المعانقۃ، رقم: ۵۲۱۴

قبیلہ عذرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ملاقات کے وقت آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ نے ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرمایا: ایک دن آپ نے مجھے گھر سے بلوایا، میں اس وقت اپنے گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا تھا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھے لپٹا لیا اور آپ کا یہ معانقہ بہت خوب اور بہت ہی خوب تھا۔

﴿108﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، أَتَجِبُ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا.

رواہ الامام مالک فی الموطاء، باب فی الاستئذان ص ۷۲۵

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لئے بار بار جانا ہوتا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہنہ حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔

﴿109﴾ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ رَجَمَةَ قَالَ: جَاءَ سَعْدُ بْنُ رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هَكَذَا عَنْكَ. أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الْإِسْتِئْذَانُ

مِنْ النَّظَرِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الاستئذان، رقم: ۵۱۷۴

حضرت ہزیلؑ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لئے رکے اور دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: (دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ) دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو (کیونکہ دروازہ کے سامنے کھڑے ہونے سے اس بات کا امکان ہے کہ کہیں نظر اندر نہ پڑ جائے اور) اجازت مانگنا تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الاستئذان، رقم: ۵۱۷۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نگاہ گھر میں چلی گئی تو پھر اجازت کوئی چیز نہیں (یعنی اجازت کا پھر کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَلَكِنْ اتُّوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَاذِنُوا، فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوا وَإِلَّا فَارْجِعُوا.

قلت: له حديث رواه ابو داؤد غير هذا، رواه الطبرانی من طرق ورجال هذا رجال

الصحيح غير محمد بن عبد الرحمن بن عرق وهو ثقة، مجمع الزوائد ۸/ ۸۷

حضرت عبد اللہ بن بشرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگوں کے) گھروں (میں داخل ہونے کی اجازت کے لئے ان) کے دروازوں کے سامنے نہ کھڑے ہو (کہ کہیں گھر کے اندر نگاہ نہ پڑ جائے) بلکہ دروازے کے (دائیں بائیں) کناروں پر کھڑے ہو کر اجازت مانگو۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿112﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

رواہ البخاری، باب لا یقیم الرجل الرجل رقم: ۶۲۶۹

مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی

شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔

(بخاری)

﴿113﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. رواه مسلم، باب إذا قام من مجلسه رقم: ۵۶۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آگیا تو اس جگہ (بیٹھنے) کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم)

﴿114﴾ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا. رواه ابو داؤد، باب في الرجل يجلس رقم: ۴۸۴۴

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔ (ابوداؤد)

﴿115﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ. رواه ابو داؤد، باب الجلوس وسط الحلقة، رقم: ۴۸۲۶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے کاندھے بھلاگ کر حلقہ کے درمیان میں آکر بیٹھ جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے ہوں اور ہر ایک دوسرے کے آگے سامنے ہو۔ ایک آدمی اگر اس طرح حلقہ کے درمیان میں بیٹھ جائے کہ بعض لوگوں کا ایک دوسرے کے آگے سامنے ہونا باقی نہ رہے۔ (معارف الحدیث)

﴿116﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: وَمَا كَرَامَةُ الضَّيْفِ يَا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ، فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. رواه أحمد ۷۶/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھانا بے مروتی میں داخل نہیں۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنِ الْمُقَدِّمِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَصَابَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفَ مُحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقَرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ. رواه ابوداؤد، باب ما جاء في الضيافة، رقم: ۳۷۵۱

حضرت مقدم ابو کریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوا اور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھیتی سے اپنی رات کی مہمانی کی مقدار وصول کر لے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب کہ مہمان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہو اور وہ مجبور ہو اور یہ صورت نہ ہو تو مروت اور شرافت کے درجہ میں مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿118﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَى جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدِمَ إِلَيْهِمْ خُبْزًا وَخَلًّا، فَقَالَ: كُلُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نِعَمُ الْإِدَامِ الْخَلُّ، إِنَّهُ هَالِكٌ بِالرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْتَقِرَ مَا فِي بَيْتِهِ أَنْ يُقَدِّمَهُ إِلَيْهِمْ، وَهَلَاكٌ بِالْقَوْمِ أَنْ يَحْتَقِرُوا مَا قَدِمَ إِلَيْهِمْ.

رواه أحمد والطبرانی في الأوسط وأبو يعلى الإسناء قال: وكفى بالمرء شرًّا أن

يَخْتَقِرَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهِ وَفِي اسناد ابی یعلیٰ ابو طالب القاص ولم اعرفه وبقية رجال ابی یعلیٰ وثقوا
وفی الحاشية: ابو طالب القاص هو يحيى بن يعقوب بن مدرک ثقة، مجمع الزوائد ۸/۳۲۸

حضرت عبداللہ بن عبید بن عیمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت جابرؓ کے ساتھیوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور فرمایا: اسے کھا لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔ آدمی کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے پاس آئیں تو جو چیز گھر میں ہو اسے ان کے سامنے پیش کرنے کو کم سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو ان کے سامنے پیش کیا جائے وہ اسے حقیر اور کم سمجھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جو اس کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس کو کم سمجھے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَفَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَزِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَفَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

رواہ البخاری، باب اذا تفاءب فليضع يده على فيه، رقم: ۶۲۲۶

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے سنے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰہ کہنا ضروری ہے۔ اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اس کو روکے کیوں کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَحَدًا لَهُ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طُبْتُ وَطَابَ مَمْسَاكَ وَقَبَوَاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب مجاء في زيارة الاخوان، رقم: ۲۰۰۸

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

بیمار کی عیادت کے لئے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا.

رواہ مسلم، باب فضل عیادة المریض، رقم: ۶۵۵۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاو کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کے توڑے ہوئے پھل۔ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَصَّاهُ فَأَحْسَنَ الْوُضْوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! وَمَا الْخَرِيفُ؟ قَالَ: الْعَامُ. رواه ابو داود، باب فی فضل العیادة علی وضوء، رقم: ۳۰۹۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابو حمزہ! خریف کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿123﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ يَغُودُ مَرِيضًا فَإِنَّمَا يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا لِلصَّحِيحِ الَّذِي يَغُودُ الْمَرِيضَ فَأَلْمَرِيضُ مَا لَهُ؟ قَالَ: تُحَطُّ عَنْهُ دُنُوهُ.

رواہ احمد ۱۷۴/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے

پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تندرست شخص کے لئے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿124﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاصًّا فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَقْفَعَ فِيهَا. رواه احمد ۴۶۰/۳ وفي حديث عمرو بن حزم رضى الله عنه عند الطبراني في الكبير والوسط: وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ وَرَجَالَهُ مَوْتَقُونَ، مجمع الزوائد ۲۲/۳

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور (جب بیمار پرسی کے لئے) اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بیمار کے پاس سے اٹھ جانے کے بعد بھی وہ رحمت میں غوطہ لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جس جگہ سے عیادت کے لئے گیا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿125﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُلُوَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسِّيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُضْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب حسن، باب ما جاء في عيادة المريض، رقم: ۹۶۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى

مَرِيضٍ فَمَرَّةٌ أَنْ يَدْعُوكَ فَإِنْ دُعَاةِ الْمَلَائِكَةِ.

رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی عیادة المریض، رقم: ۱۴۴۱

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (قبول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَخَا الْأَنْصَارِ! كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَعُوذُ مِنْكُمْ؟ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضَعَةِ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالَ وَلَا خِفَافَ وَلَا قَلَانِسَ وَلَا قُمْصَ نَمَشِي فِي تِلْكَ السَّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ، فَاسْتَخَرْنَا قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَضْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

رواہ مسلم، باب فی عیادة المریض، رقم: ۲۱۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے آکر آپ کو سلام کیا پھر واپس جانے لگے۔ آپ نے ان سے پوچھا: انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساتھ بیٹھے ہوئے صحابہ سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، ٹوپیاں تھیں نہ قمیص۔ ہم اس پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ (اس وقت) ان کی قوم کے جو لوگ ان کے قریب تھے پیچھے ہٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

﴿128﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسٌ مِنْ عَمَلِهِنَّ فِي يَوْمِ كُنْتَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاعْتَقَ رَقَبَةً.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ قوی ۶/۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شرکت کی، روزہ رکھا، جمعہ کی نماز کے لئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

﴿129﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبِ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ حسن ۹۵/۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صبح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اس کی مدد کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ ضَامِنًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ اتَّبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعْنَ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رواہ مسلم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم: ۶۱۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنت

(مسلم)

میں ضرور داخل ہوگا۔

﴿131﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُعَوِّذُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلَهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا غُفِرَ.

رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب، باب ما يقول عند عيادة المريض، رقم: ۲۰۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيكَ ”میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے ہیں، عرش عظیم کے مالک ہیں کہ وہ تم کو شفا دے دیں“ تو اس کو ضرور شفا ہوگی البتہ اگر اس کی موت کا وقت آگیا ہو تو اور بات ہے۔ (ترمذی)

﴿132﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. رواه مسلم، باب فضل الصلوة على الجنازة واتباعها، رقم: ۲۱۸۹ وفي رواية له: أَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ أُحُدٍ رقم: ۲۱۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نماز جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا احد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿133﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ.

رواہ مسلم، باب من صلى عليه مائة..... رقم: ۲۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔ (مسلم)

﴿134﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غریب، باب ماجاء فی اجر من عزى مصابا، رقم: ۱۰۷۳

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ

مُؤْمِنٍ يَعْرِى أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی ثواب من عزى مصابا، رقم: ۱۶۰۱

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مومن اپنے کسی مومن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

﴿136﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ

شَقَّ بَصْرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَحَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَلْعَنُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا تَقُولُونَ. ثُمَّ قَالَ: االلَّهُمَّ! اغْفِرْ لِأَبْنَى سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَرَّكَ فِيهِ.

رواہ مسلم، باب فی اغماض الميت والدعاء له إذا حضر، رقم: ۲۱۳۰

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ جاتی ہوئی روح کو دیکھنے کی وجہ سے

اوپر اٹھی رہ جاتی ہے (اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند فرمایا)۔ ان کے گھر کے کچھ لوگوں نے آواز سے رونا شروع کر دیا (ممکن ہے کہ کچھ نامناسب الفاظ بھی کہہ دیئے ہوں) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لئے صرف خیر کی دعا کرو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لایِبِیْ سَلَمَۃً وَّارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِی الْمَهْدِیْنِ وَاخْلُفْهُ فِی عَقِبِهِ فِی الْغَابِرِیْنِ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! وَاَفْسَحْ لَهُ فِی قَبْرِہٖ، وَنَوِّرْ لَهُ فِیْہِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دیجئے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما کر ان کا درجہ بلند فرما دیجئے اور ان کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرمائیے۔ رب العالمین ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے ان کی قبر کو کشادہ فرما دیجئے اور ان کی قبر کو روشن فرما دیجئے۔ (مسلم)

فائدہ: جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو ابی سَلَمَۃ کی جگہ مرنے والے کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے مثلاً لَزَیْدِ کہے۔

﴿137﴾ عَنْ اَبِی الْدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُولُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ یُظْہَرُ الْغَیْبَ، مُسْتَجَابَۃً، عِنْدَ رَاسِہِ مَلٰئِکَۃٌ مُّوَكَّلٰتٌ، کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ، قَالَ الْمَلٰئِکَۃُ الْمُوَكَّلٰتُ بِہِ: آمِیْنٌ، وَلَکَ بِمِثْلِ۔

رواہ مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب، رقم: ۶۹۲۹

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کی جانب ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی یہ دعا کرنے والا اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس پر وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرنے والے سے کہتا ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس جیسی بھلائی دے جو تم نے اپنے بھائی کے لئے مانگی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہِ۔

رواہ البخاری، باب من الایمان ان یحب لایخیه..... رقم: ۱۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اتَّحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ! قَالَ: فَأَحِبِّ لِأَخِيكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. رواه أحمد ۷۰/۴

حضرت خالد بن عبد اللہ قسریؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم کو جنت پسند ہے یعنی کیا تم جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿140﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةَ قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَاقِبَتِهِمْ. رواه النسائي، باب النصيحة للإمام مرقم: ۴۲۰

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔ (نسائی)

فائدہ : اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، ان کے ساتھ انتہائی محبت کی جائے، ان سے ڈرا جائے، ان کی اطاعت و عبادت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وفاداری یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اس کی عظمت کا حق ادا کیا جائے، اس کا علم حاصل کیا جائے، اس کا علم پھیلا یا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوص اور وفاداری یہ ہے کہ ان کی تصدیق کی جائے، ان کا احترام کیا جائے، ان سے اور ان کی سنتوں سے محبت کی جائے اور دل و جان سے ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھی جائے۔

مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے، اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی نظر آئے تو بہتر طریقہ پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، ان کو اچھے مشورے دیئے جائیں اور جائز کاموں میں ان کی بات مانی جائے۔

عام مسلمانوں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ہمدردی و خیر خواہی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جس میں ان کو دین کی طرف متوجہ کرنا بھی شامل ہے، ان کا نفع اپنا نفع اور ان کا نقصان اپنا نقصان سمجھا جائے، جتنا ممکن ہو ان کی مدد کی جائے، ان کے حقوق کو ادا کیا جائے۔

(معارف الحدیث)

﴿141﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ أَكْوَابُهُ عَدَدُ الشُّجُومِ مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، أَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: شُعْتُ الرُّؤُوسِ، ذُنُسُ الْقِيَابِ الَّذِينَ لَا يَنْكَحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ، وَلَا تَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودُ، الَّذِينَ يُعْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطُونَ مَا لَهُمْ۔ رواه الطبرانی، ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/٥٧٤

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی جگہ عدن سے عمان تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے پیالے گنتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر جو لوگ سب سے پہلے آئیں گے وہ غریب و تنگ دست مہاجرین ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے کہ وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے بالوں والے، میلے کپڑوں والے جو ناز و نعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا اور وہ لوگ ان تمام حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں جبکہ ان کے حقوق ادا نہیں کیے جاتے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

فائدہ : عدن یمن کا مشہور مقام ہے اور عثمان اُردُن کا مشہور شہر ہے۔ نشانی کے لئے

اس حدیث میں عدن اور عثمان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور عمان کا جتنا فاصلہ ہے آخرت میں حوض کی لمبائی چوڑائی اس مسافت کے برابر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حوض کی پیمائش بعینہ اتنی مسافت کے برابر ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ حوض کی لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿142﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَكُونُوا أَمْعَةً تَقُولُونَ : إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنًا، وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلَكِنْ وَطِنُوا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا، وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فى الاحسان والعفو، رقم: ۲۰۰۷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

﴿143﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ. (وهو بعض الحديث) رواه البخارى، باب قول النبی ﷺ: يسروا ولا تعسروا..... رقم: ۶۱۲۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔ رواه مسلم، باب ثواب العبد..... رقم: ۴۳۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے وہ دوسرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

﴿145﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ. رواه احمد ٤٤٢/٤

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہو اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کے لئے دیر تک مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْئَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. رواه ابوداؤد، باب في تنزيل الناس منازلهم، رقم: ٤٨٤٣

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظ قرآن جو اعتدال پر رہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اعتدال پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام بھی کرے اور ریاکاروں کی طرح تجوید اور حروف کی ادائیگی میں تجاوز نہ کرے۔ (بذل الحجود)

﴿147﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الدُّنْيَا أَكْرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا أَهَانَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه احمد و الطبرانی باختصار و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٣٨٨/٥

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کئے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر

کئے ہوئے بادشاہ کی بے عزتی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کر دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبَرَكَةُ مَعَ أَكْثَرِكُمْ.

رواہ الحاکم وقال: صحیح علی شرط البخاری ووافقه الذہبی ۶۲/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (متدرک حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور اس وجہ سے نیکیاں بھی زیادہ ہیں ان میں خیر و برکت ہے۔ (حاشیہ الترغیب)

﴿149﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلِّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ.

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۳۸/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿150﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْصِي الْحَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللَّهِ، وَأَوْصِيهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُعْظِمَ كَبِيرَهُمْ، وَيَرْحَمْ صَغِيرَهُمْ، وَيُوقِرَ عَالِمَهُمْ، وَأَنْ لَا يَضْرِبَهُمْ فَيَذِلُّهُمْ، وَلَا يُوحِشَهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ، وَأَنْ لَا يُنْخِصَهُمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَهُمْ، وَأَنْ لَا يُغْلِقَ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَأْكُلَ قُوَّتَهُمْ ضَعِيفَهُمْ.

رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۶۱/۸

حضرت ابو اُمَامَہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی تعظیم کرے، ان کے چھوٹوں پر رحم کرے، ان کے علماء کی عزت کرے، ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کر دے، ان کو ایسا نہ

ڈرائے کہ ان کو کافر بنا دے، ان کو نصی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کر دے اور اپنا دروازہ ان کی فریاد کے لئے بند نہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھا جائیں یعنی ظلم عام ہو جائے۔

﴿151﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقْبِلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْخُدُودَ. رواه ابو داؤد، باب في الحد يشفع فيه، رقم: ۴۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو، البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کریں جس کی وجہ سے ان پر حد جاری ہوتی ہو وہ معاف نہیں کی جائے گی۔

﴿152﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ تَنْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في النهي عن تنف الشيب، رقم: ۲۸۲۱

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ بڑھا یا مسلمان کا نور ہے۔

﴿153﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْئَةً فِي الْإِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطُّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناد حسن ۲۵۳/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اکھڑا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن نور کا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

﴿154﴾ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَقْوَامًا يَخْتَصِمُهُم بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ وَيَقْرُهَا فِيهِمْ مَا بَدَّلُوها، فَإِذَا مَنَعُوها نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا

إِلَى غَيْرِهِمْ۔ رواه الطبرانی فی الکبیر، وابو نعیم فی الحلیۃ وهو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۳۵۸/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو خاص طور پر نعمتیں اس لئے دیتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو نفع پہنچائیں۔ جب تک وہ لوگوں کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان نعمتوں میں ہی رکھتے ہیں اور جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نعمتیں لے کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔

(طبرانی، حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿155﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِزْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ ذُلِّكَ فِي ذُلِّهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی صنائع المعروف، رقم: ۱۹۵۶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے مسکراتا صدقہ ہے، تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹا، ہڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

﴿156﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اعْتِكَافِهِ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقٍ، كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید، مجمع الزوائد ۳۵۱/۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لئے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں۔ ہر خندق آسمان وزمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَمْرٍ يُخَذَّلُ أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِزِّهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَمْرٍ يُنْصَرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِزِّهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نَصْرَتَهُ. رواه ابوداؤد، باب الرجل يذب عن عرض أخيه، رقم: ٤٨٨٤

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جبکہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿158﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُضَيِّحْ وَيُمَسِّ نَاصِحًا لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِإِمَامِهِ، وَلِلْعَامَةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ. رواه الطبرانی من رواية عبد الله بن جعفر، الترغيب ٥٧٧/٢، وعبد الله

بن جعفر وثقة ابو حاتم وابوزرعة وابن حبان، الترغيب ٥٧٣/٤

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے مسائل و معاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لئے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ جو صبح وشام اللہ تعالیٰ، ان کے رسول، ان کی کتاب، ان کے امام یعنی خلیفہ وقت اور عام مسلمانوں کا مخلص اور وفادار نہ ہو یعنی جو شخص دن رات میں کسی وقت بھی اس خلوص اور خیر خواہی سے خالی ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ (ترغیب)

﴿159﴾ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابو داؤد، باب المواخاة، رقم: ٤٨٩٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَاللَّهُ يُحِبُّ إِعَاثَةَ اللَّهْفَانِ.

رواه البزار من رواية زياد بن عبد الله النميري وقد وثق وله شواهد، الترغيب ١٢٠/١

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (بزار، ترغیب)

﴿161﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَيُؤْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِي مَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ.

رواه الدارقطني وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٦٦١/٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔ اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا (دارقطنی، جامع صغیر) ہو۔

﴿162﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

رواه البخاری، باب كل معروف صدقة، رقم: ٦٠٢٢

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو

چاہئے کہ صدقہ دیا کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے یا (کر سکتا ہو پھر بھی) نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: کسی غمزدہ محتاج کی مدد کر دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو کسی کو بھلی بات بتادے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ مِرَآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُفُ عَلَيْهِ ضِعْفَتَهُ وَيَحْطُطُهُ مِنْ وَرَائِهِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الصیحة والحیاطہ، رقم: ۴۹۱۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿164﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجِرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.

رواہ البخاری، باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوه، رقم: ۶۹۵۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم کرنے سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُلْغِ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، إِنْ حَمَوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْهُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الرحمة، رقم: ۴۹۴۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد)

﴿166﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً مَجَالِسٌ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٌ، أَوْ فُرُجٌ حَرَامٌ، أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

رواہ ابو داؤد، باب فی نقل الحدیث، رقم: ۴۸۶۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں) سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے)۔ ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بہانے کی سازش سے ہو، دوسری وہ جس کا تعلق زنا کاری سے ہو، تیسری وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں ان تین باتوں کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں کسی معصیت اور ظلم کے لئے کوئی مشورہ کیا جائے اور تم کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو پھر ہرگز اس کو راز میں نہ رکھو۔ (معارف الحدیث)

﴿167﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ مِنْ أَمْنَةِ النَّاسِ، عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ.

رواہ النسائی، باب صفة المؤمن، رقم: ۴۹۹۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے بارے میں آسمن میں رہیں۔ (نسائی)

﴿168﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَيْدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ.

رواہ البخاری، باب المسلم من سلم المسلمون.....، رقم: ۱۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر یعنی چھوڑنے والا وہ ہے جو ان تمام کاموں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ (بخاری)

﴿169﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

رواہ البخاری، باب ای الاسلام افضل، رقم: ۱۱

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کون سے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس (مسلمان) کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

فائدہ: زبان سے تکلیف پہنچانے میں کسی کا مذاق اڑانا، تہمت لگانا، برا بھلا کہنا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے میں کسی کو ناحق مارنا، کسی کا مال ظلماً لینا وغیرہ امور شامل ہیں۔ (فتح الباری)

﴿170﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَيْعِ الَّذِي رُذِيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنْبِهِ.

رواہ ابوداؤد، باب فی العصبیۃ، رقم: ۵۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی کنویں میں گر گیا ہو اور اس کو دُم سے پکڑ کر نکالا جا رہا ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کو دُم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو بے فائدہ مشقت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس طریقہ سے اونٹ کو کنویں سے نہیں نکالا جاسکتا اسی طرح قوم کی ناحق مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پر نہیں ڈالا جاسکتا۔ (بذل المجود)

﴿171﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی العصبیۃ، رقم: ۵۱۲۱

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عصیت کی دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں، جو عصیت کی بنا پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصیت (کے جذبہ) پر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿172﴾ عَنْ فُسَيْلَةَ رَحِمَهَا اللَّهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاها يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُنْصَرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

رواہ احمد ۱۰۷/۴

حضرت فسیلہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصیت میں داخل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اپنی قوم سے محبت کرنا) عصیت نہیں ہے۔ بلکہ عصیت یہ ہے کہ قوم کے ناحق ہونے کے باوجود آدمی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (مسند احمد)

﴿173﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ، قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

رواہ ابن ماجہ، باب الورع والتقوى، رقم: ۴۲۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ”جس کا دل صاف ہو“ سے مراد وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے غیر کے غبار اور غلط افکار و خیالات سے پاک ہو۔ (مظاہر حق)

﴿174﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَلْبَغِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی رفع الحديث من السجل، رقم: ۴۸۶۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھ تک کسی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل

چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد)

﴿175﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يُطْلَعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فُطِّلِعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحِيَّتُهُ مِنْ وَضْؤِهِ، وَقَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِدَّةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ، فُطِّلِعَ الرَّجُلُ مِثْلَ الصَّمْرِ الْأُولَى، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا، فُطِّلِعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ حَالِهِ الْأُولَى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ تَبِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: إِنِّي لَا خِشْيَ أَبِي فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَإِنْ رَأَيْتُ أَنْ تُورِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ اللَّيَالِي، فَلَمْ يَرَهُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَى وَتَقَلَّبَ عَلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَبَّرَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعُهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتْ الثَّلَاثَ اللَّيَالِي، وَكَذْتُ أَنْ أُخْتَبِرَ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هُجْرٌ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فُطِّلِعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ الْمَرَّاتِ، فَأَرَدْتُ أَنْ آوِيَ إِلَيْكَ فَأَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ؟ فَأَقْتَدَيْتُ بِكَ، فَلَمْ أَرَكَ عَمِلْتَ كَثِيرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتُ، قَالَ: فَلَمَّا وَارَيْتُ دَعَانِي فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتُ غَيْرَ أَنِّي لَا أَحَدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَشًا وَلَا أَحَبِدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذِهِ التِّي بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ التِّي لَا تُطِيقُ.

رواه احمد والبخاري بنحوه و رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٥٠/٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور انہوں نے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور پھر وہی انصاری اسی حال میں آئے جس حال میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرے دن پھر رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی پہلی حالت میں آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ (مجلس سے) اٹھے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان انصاری کے پیچھے گئے اور ان سے کہا کہ والد

صاحب سے میرا جھگڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے یہاں تین دن ٹھہرائیں۔ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گزاریں۔ میں نے ان کو رات میں کوئی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ البتہ جب رات کو ان کی آنکھ کھل جاتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھتے۔ اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور میں ان کے عمل کو معمولی ہی سمجھ رہا تھا (اور میں حیران تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بشارت تو اتنی بڑی دی اور ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے ان سے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے باپ کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ جدائی ہوئی لیکن (قصہ یہ ہوا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے بارے میں) تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں تاکہ (پھر اس عمل میں) آپ کے نقش قدم پر چلوں۔ میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا (اب آپ بتائیں) کہ آپ کا وہ کونسا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس مرتبہ پر پہنچ گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا؟ ان انصاری نے کہا: (میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) یہی عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس پر اس سے حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تم اس مرتبہ پر پہنچے اور یہ ایسا عمل ہے جس کو ہم نہیں کر سکتے۔

﴿176﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وَسَّعَ عَلَى مَكْرُوبٍ كُرْبَةً فِي الدُّنْيَا وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ كُرْبَةً فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْمَرْءِ مَا كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔ رواه احمد ۲/۲۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے۔ جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿177﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاحِسَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلَيْتُ وَرَبِّي أَبْعَثَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَقَبِضَ أَرْوَاحُهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بَنِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَيَّ مَا فِي يَدَيَّ قَادِرًا؟ وَكَانَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔
رواہ ابو داؤد، باب فی النہی عن البغی، رقم: ۴۹۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گنہگار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا کہ گناہ سے رک جا۔ ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا رب جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگراں بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آ کر) کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا معاف کرنا جو میرے قبضہ میں ہے کیا تمہیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور گنہگار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت ہے جنت میں چلا جا (اس لئے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لیجاؤ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ پر جرأت کی جائے اس لئے کہ اس گنہگار کی معافی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ ضروری نہیں کہ ہر گنہگار کے ساتھ یہی معاملہ ہو کیونکہ اصول تو یہی ہے کہ گناہ پر سزا ہو اور نہ یہ مطلب ہے کہ گناہوں اور ناجائز کاموں سے روکا نہ جائے۔ قرآن وحدیث میں سینکڑوں جگہ گناہوں سے روکنے کا حکم ہے اور نہ روکنے پر وعید ہے۔

بلکہ حدیث کا منشا یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر یہ گھمنڈ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ خدائی اختیارات میں دخل دے کر اتنی بڑی بات کہنے کی جرأت کرے کہ قسم کھا کر کسی کی مغفرت کا انکار کر دے جبکہ اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ جسے چاہیں بخش سکتے ہیں۔

﴿178﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُصِيرُ أَحَدُكُمْ الْقَذَاةَ فِي عَيْنٍ أَحْيَاهُ وَيَنْسِي الْجِدْعَ فِي عَيْنِهِ. رواه ابن حبان (ورجالہ ثقات) ۷۳/۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا ایک تنکا بھی نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتر تک بھی اسے نظر نہیں آتا۔

(ابن حبان)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی سے معمولی عیوب نظر آجاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی۔

﴿179﴾ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَنَّمْ عَلَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً، وَمَنْ حَفَرَ لِأَخِيهِ قَبْرًا حَتَّى يُجَنِّهَ فَكَأَنَّمَا أَسْكَنَهُ مَسْكَنًا حَتَّى يُيَعِّثَ. رواه الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۱۴/۳

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے سر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لئے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لئے قیامت تک کو ایک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿180﴾ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مِيتًا فَكْتَمَ عَلَيْهِ غُفْرَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مِيتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَاسْتَبْرَقَ الْجَنَّةِ.

(الحديث) رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي ٣٥٤/١

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے سر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ (متدرک حاکم)

﴿181﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا آتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكَ، بَانَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتُهُ فِيهِ.

رواه مسلم، باب فضل الحب في الله تعالى، رقم: ٦٥٤٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بٹھادیا (جب وہ شخص اس فرشتے کے قریب پہنچا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لئے جا رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ فَلْيَحِبِّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ.

رواه احمد والبخاري ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٢٦٨/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند

کرے کہ اسے ایمان کا ذائقہ حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿183﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُجِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ أَعْطَاهُ فَذَلِكَ الْإِيمَانُ.

رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۴۸۵/۱۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کرے جبکہ دوسرے شخص نے اس کو مال (دنیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہ دیا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا یہ ایمان (کا کامل درجہ) ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿184﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهِ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱۷۱/۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿185﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ فَذَلَا جَمِيعًا الْجَنَّةَ، فَكَانَ الَّذِي أَحَبَّ أَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْآخَرِ، وَأَحَقُّ بِالَّذِي أَحَبَّ لِلَّهِ.

رواه البزار بإسناد حسن، الترغيب ۱۷/۴

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلہ میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔ (بزار، ترغیب)

﴿186﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلَيْنِ تَحَابَّأَ فِي اللَّهِ بَظَهَرِ الْغَيْبِ إِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ. رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله

رجال الصحيح غير المعافى بن سليمان وهو ثقة، مجمع الزوائد ٤٨٩/١٠

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کریں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿187﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى. رواه مسلم، باب تراحم المؤمنين رقم: ٦٥٨٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دُکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿188﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، يَغِيْطُهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ جید ٣٣٨/٢

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انبیاء اور شہداء ان کے خاص مرتبہ اور مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حُقِّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحُقِّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَاصِحِينَ

فِي، وَحُقِّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَوَّارِينَ فِي، وَحُقِّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِي، وَهُمْ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ النَّيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ بِمَكَانِهِمْ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ جید ۳۳۸/۲، وعند احمد ۲۳۹/۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحُقِّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَّاصِلِينَ فِي۔ وعند مالك ص ۷۲۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَجَالِسِينَ فِي۔ وعند الطبرانی فی الثلاثة عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبَّسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ حُقِّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَادَفُونَ مِنْ أَجَلِي۔
مجمع الزوائد ۴۹۵/۱۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میری محبت اُن لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے خاص مرتبہ کی وجہ سے انبیاء اور صدیقین ان پر رشک کریں گے۔
(ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔
(مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔
(موطا امام مالک)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿190﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ النَّيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، رقم: ۲۳۹۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث قدسی

بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ بندے جو میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں الفت و محبت رکھتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے ان پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔
(ترمذی)

﴿191﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جُلَسَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، وَكَلْنَا يَدَيِ اللَّهِ يَمِينٍ، عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَجُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صِدِّيقِينَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

رواہ الطبرانی ورجالہ وثقوا، مجمع الزوائد ۴۹۱/۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوں گے جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داسنے ہی ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہدا اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿192﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَأْتِيهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَبَاءَ رَجُلٍ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَلَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ ائْتَهُمْ لَنَا يَغْنَى: صَفَهُمْ لَنَا، فَسَرَّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ أَقْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا بِضَعِ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وَجُوهَهُمْ نُورًا وَيَأْتِيهِمْ نُورًا، يَفْرَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْرَعُونَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

رواہ احمد ۳۴۳/۵

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو!

سنو اور سمجھو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ انبیاء اور شہداء ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرمادیتے یعنی ان کی صفات بیان فرمادیتے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کا آثار ظاہر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھیں گے جن پر ان کو بٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دیں گے۔ قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد)

﴿193﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ رواه البخاری، باب علامة الحب في الله، رقم: ۶۱۶۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہونگا؟ یعنی عمل اور خیرات میں بالکل ان کے قدم بہ قدم نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہوگا یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواه احمد ۲۵۹/۵

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے رب ذوالجلال کی تعظیم کی۔
(مسند احمد)

﴿195﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ النُّحْبُ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي اللَّهِ.
رواہ ابو داؤد، باب مجانبۃ اهل الاهواء وبغضهم رقم: ۴۵۹۹

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی کرنا ہے۔
(ابوداؤد)

﴿196﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اتَّيَّ أَخَاهُ يُزُورُهُ فِي اللَّهِ إِلَّا نَادَاهُ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طُبْتُ، وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ: عَبْدِي زَارَ فِئِّي، وَعَلَى قِرَاهُ، فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِنُوبِ ذُنُوبِ الْجَنَّةِ.

(الحديث) رواه البزار وابو يعلى باسناد جيد، الترغيب ۳/۳۶۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے: تم خوش حالی کی زندگی بسر کرو، تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ عرش والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی میرے ذمہ اس کی مہمانی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں جنت سے کم نہیں دیتے۔ (بزار، ابویعلیٰ، ترغیب)

﴿197﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ بَيْنِهِ أَنْ يَفِيَّ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْهُ لَلْمِيعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی العدة، رقم: ۴۹۹

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی تھی لیکن وہ پورا نہ کر سکا اور وقت پر نہ آ سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔
(ابوداؤد)

﴿198﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء ان المستشار مؤتمن، رقم: ۲۸۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے (لہذا اسے چاہئے کہ مشورہ لینے والے کا راز ظاہر نہ کرے اور وہی مشورہ دے جو مشورہ لینے والے کے لئے زیادہ مفید ہو)۔ (ترمذی)

﴿199﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ أَتَتْهُ فُحْيَةٌ أَمَانَةٌ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی نقل الحديث، رقم: ۴۸۶۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا، لیکن اگر اس کے کسی انداز سے تمہیں یہ محسوس ہو کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ بات کسی کے علم میں آئے مثلاً بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ تو اس کی یہ بات امانت ہی ہے۔ اور امانت ہی کی طرح تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

﴿200﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ أَعْطَمَ

الدُّنُوبَ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهَا بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ذَنْبٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً۔

رواہ ابو داؤد، باب فی التشديد فی الذنوب، رقم: ۳۳۴۲

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اُن کبیرہ گناہوں (شرک، زنا وغیرہ) کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے ادائیگی کا انتظام نہ کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿201﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَنْبِهِ

حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء ان نفس المؤمن، رقم: ۱۰۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی

روح اس کے قرضہ کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے (راحت و رحمت کی اس منزل تک نہیں پہنچتی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے) جب تک کہ اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ (ترمذی)

﴿202﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُقْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ، إِلَّا الدَّيْنَ. رواه مسلم، باب من قتل في سبيل الله..... رقم: ٤٨٨٣

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿203﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَصْرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَا بَصْرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ! قَالَ: فَسَكَنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ؟ قَالَ: فِي الدُّنْيَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَأَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ. رواه احمد ٢٨٩/٥

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے میدان میں جہاں جنازے لا کر رکھے جاتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور کچھ دیکھا پھر نگاہ نیچی فرمائی اور (ایک خاص فکر مندانہ انداز میں) اپنا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کس قدر سخت و عید نازل ہوئی ہے! حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سخت و عید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخت و عید قرضہ کے بارے میں نازل ہوئی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو پھر زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (مسند احمد)

﴿204﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَصَلَّى عَلَيْهِ.

رواہ البخاری، باب من تکفل عن میت..... رقم: ۲۲۹۵

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھادی۔ (بخاری)

﴿205﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافًا فَلَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ.

رواہ البخاری، باب من اخذ أموال الناس..... رقم: ۲۳۸۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے۔ اور جو شخص کسی سے (ادھار) لے اور اس کا ارادہ ہی ادا نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: ”اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ادھار کی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائیں گے اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکا تو آخرت میں اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے۔ ”اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے“ کا مطلب یہ ہے کہ بری نیت کی وجہ سے اسے جانی یا مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ (فتح الباری)

﴿206﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَانَ اللَّهُ مَعَ

الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْمَا يَكْرَهُ اللَّهُ.

رواہ ابن ماجہ، باب من اذان دینا وهو ینوی قضاءه، رقم: ۲۴۰۹

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ یہ قرضہ کسی ایسے کام کے لئے لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

﴿207﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِنًا، فَأَعْطَى سِنًا فَوْقَهُ، وَقَالَ: خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قِضَاءً. رواہ مسلم، باب جواز افتراض الحيوان..... رقم: ۴۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قرضہ کی ادائیگی میں اس سے بڑی عمر والا اونٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَافِ الْحَمْدُ وَالْأَذَاءُ. رواہ الترمذی، باب الاستقراض، رقم: ۴۶۸۷

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمادیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور مال میں برکت دیں۔ قرض کا بدلہ یہ ہے کہ ادا کیا جائے اور (قرض دینے والے کی) تعریف اور شکریہ ادا کیا جائے۔ (نسائی)

﴿209﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسْرُنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَتَّى أَرْصِدَهُ لِدَيْنٍ.

رواہ البخاری، باب اداء الديون..... رقم: ۲۳۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس اُحُد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے

رکھ لوں۔

(بخاری)

﴿210﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ..... رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الشکر..... رقم: ۱۹۵۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدہ: بعض شارحین نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ ناشکری کی اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی نہیں ہوتا۔ (معارف الحدیث)

﴿211﴾ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ.....

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، رقم: ۲۰۳۵

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں) کہا تو اس نے (اس دعا کے ذریعہ) پوری تعریف کی اور شکریہ ادا کر دیا۔ (ترمذی)

فائدہ: ان الفاظ میں دعا کرنا گویا اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ میں اس کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اس احسان کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔ اس طرح اس دعا کے کلمہ میں احسان کرنے والے کی تعریف ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿212﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ آتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَّا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبَدَلْ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاساةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَرْنَا الْمُؤْمَنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَةِ، حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، مَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَأَتَيْتُمُ عَلَيْهِمْ.....

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ثناء المهاجرين..... رقم: ۲۴۸۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جن کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے ان جیسے لوگ نہیں دیکھے یعنی انصار مدینہ کہ اگر ان کے پاس فراخی ہو تو خوب خرچ کرتے ہیں اور اگر کمی ہو تو بھی ہماری غم خواری اور مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور مشقت کا ہمارا حصہ تو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور نفع میں ہم کو شریک کر لیا ہے۔ (ان کے اس غیر معمولی ایثار سے) ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا اجر و ثواب انہی کے حصے میں نہ آجائے (اور آخرت میں ہم خالی ہاتھ رہ جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہوگا جب تک اس احسان کے بدلے تم ان کے لئے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے۔ (ترمذی)

﴿213﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طِيبُ الرِّيحِ.

رواہ مسلم، باب استعمال المسك.....، رقم: ۵۸۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: پھول جیسی کم قیمت چیز قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿214﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالذَّهْنُ وَاللَّبَنُ [الذَّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيبُ]

رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب، باب ما جاء في كراهية ود الطيب، رقم: ۲۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے (یعنی کوئی دے تو انکار نہیں کرنا چاہیے)۔ مکیہ، خوشبو

اورودودھ۔

(ترمذی)

﴿215﴾ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الهدیۃ لقضاء الحاجة، رقم: ۳۵۴۱

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لئے (کسی معاملے میں) سفارش کی پھر اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو (سفارش کے عوض میں) کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے وہ ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہو گیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کو سود اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ وہ سفارش کرنے والے کو بغیر کسی عوض کے حاصل ہوا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿216﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتْهُمَا أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلْتَاهُ الْجَنَّةَ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ ضعیف وهو حدیث حسن، بشواہد ۲۰۷/۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرا دیں گی۔ (ابن حبان)

﴿217﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلَتْ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ما جاء فی النفقة علی البنات والاختوات، رقم: ۱۹۱۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (ترمذی)

﴿218﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَأَخْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

رواہ البخاری، باب رحمة الولد..... رقم: ۵۹۹۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

﴿219﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ اخْتَانٍ فَأَخْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

رواہ الترمذی، باب ما جاء فى النفقة على البنات والاخوات، رقم: ۱۹۱۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی)

﴿220﴾ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا نَحَلُ وَالِدًا وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء فى ادب الولد، رقم: ۱۹۵۲

حضرت ایوبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

﴿221﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وَلَدَتْ لَهُ اُنْثَى فَلَمْ يَتَّخِذْهَا وَلَمْ يَهْنِهَا وَلَمْ يُؤْتِرْ وَلَدَهُ يَغْنَى الدَّكْرُ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱۷۷/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اسے زندہ دفن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا

تھا) اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاؤ میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿222﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: أَكْمَلٌ وَلَدُكَ نَحَلْتُ مِثْلَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَرْجِعْهُ.

رواہ البخاری، باب الہبة للولد، رقم: ۲۵۸۶

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہونا چاہیے۔

﴿223﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدًا فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِنَّمَا فَاِنَّمَا أَثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴۰۱/۶

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

﴿224﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقْبِلُونِ الصَّبِيَّانِ؟ فَمَا نَقَبْتَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.

رواہ البخاری، باب رحمة الولد وتقبيله ومعاقبته، رقم: ۵۹۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو؟ ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے۔ تو اس میں میرا کیا اختیار ہے۔ (بخاری)

﴿225﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدْيَةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصُّلْبِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ لِبَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فَرْسِنَ شَاةٍ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب فی حث النبی ﷺ علی الهدیة، رقم: ۲۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رخش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے گھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے)۔ (ترمذی)

﴿226﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَخْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَلِيقٍ، وَإِنْ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثَرَ مَرَقَتَهُ وَاعْرِفْ لِبَارِكَ مِنْهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء فی اکتثار ماء المرقة، رقم: ۱۸۳۳

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ اگر کوئی دوسری نیکی نہ ہو سکے تو یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لیا کرے۔ جب تم (پکانے کی غرض سے) گوشت خرید دیا سالن کی ہانڈی پکاؤ تو شور بہ بڑھادیا کرو اور اس میں سے کچھ نکال کر اپنے پڑوسی کو دے دیا کرو۔ (ترمذی)

﴿227﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَةَ بَوَائِقِهِ.

رواہ مسلم، باب بیان تحریم ایذاء الجار، رقم: ۱۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

﴿228﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ؟ قَالَ: إِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ، وَإِنْ اسْتَعَاثَكَ فَأَعْثِهِ، وَإِنْ اسْتَفْرَضَكَ فَافْرِضْهُ، وَإِنْ دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِنْ مَرَضَ فَعُدَّهُ، وَإِنْ مَاتَ فَشَبِّعْهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَعَزِّهِ، وَلَا تُؤْذِهِ بِقِتَارٍ قَدْرِكَ إِلَّا أَنْ تَعْرِفَ لَهُ مِنْهَا، وَلَا تُرْفِعَ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ لِنَسُدَّ عَلَيْهِ الرِّيحَ إِلَّا بِإِذْنِهِ. رواه الاصبهانی فی کتاب الترغیب ۱/ ۴۸۰،

وقال فی الحاشیة: عزاه المنذرى فی الترغیب ۳/ ۳۵۷ للمصنف بعد ان رواه من طرق اخرى، ثم قال

المنذرى، لا يخفى ان كثرة هذه الطرق تكسبه قوة والله اعلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا رک جائے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

﴿229﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعٌ. رواه الطبرانی وابو يعلى ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۸/ ۳۰۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(طبرانی، ابویعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿230﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فَلَانَةً يُذَكِّرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَابِهَا وَصَدَقَتْهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ

قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّ فَلَانَةً يُذَكِّرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِأَلَا تَوَارِدُ مِنَ الْآفِطِ وَلَا تُؤَذَى جِيرَانُهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ. رواه أحمد ۴۰/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلائی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے یعنی برا بھلا کہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلائی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ خیرات پیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ (مسند احمد)

﴿231﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَمَسًا وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنَ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاحِبٌ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الصَّحِيحَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّحِيحِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غریب، باب من اتقى المحارم فهو اعبد الناس، رقم: ۲۳۰۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرنے یا ان لوگوں کو سکھائے جو ان پر عمل کریں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تیار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مؤمن بن جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسنا نہ کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ

اللَّهُ! كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتُ فَقَدْ أَسَأْتُ.

رواہ الطبرانی، ورجاله رجال الصصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۸۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے اور یہ کام برا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو یقیناً تم نے اچھا کیا اور جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کیا تو یقیناً تم نے برا کیا۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَوَّضَا يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوُضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟ قَالُوا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُوتِيَ خَيْرًا مِنْ جَوَارِمِ جَوَارِهِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ المصابیح رقم: ۴۹۹۰

حضرت عبدالرحمان بن ابی قُرَاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن وضو فرمایا: تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے، جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

﴿234﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

رواہ البخاری، باب الوصاء بالجار، رقم: ۶۰۱۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔
(بخاری)

﴿235﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ۔
رواہ احمد باسناد حسن، مجمع الزوائد ۶۳۲/۱۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہوگا۔
(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿236﴾ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ۔

رواہ مسلم، باب فضل المدينة.....، رقم: ۳۳۱۹

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ میں اس طرح پگھلا دے گا جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے یا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿237﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ۔

رواہ احمد ورجالہ رجال الصصحیح، مجمع الزوائد ۶۵۸/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ مجھے ڈراتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿238﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِينَةِ فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا۔

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۵۷/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ میں مرے، میں ان لوگوں کی ضرورت شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (ابن حبان)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لئے ہوگی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

﴿239﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَضِيرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا.

رواہ مسلم، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ.....، رقم: ۳۳۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (مسلم)

﴿240﴾ عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

رواہ البخاری، باب اللعان.....، رقم: ۵۳۰۴

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

﴿241﴾ عَنْ عُمَرَو بْنِ مَالِكِ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتَّى يُغْنِيَهُ اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه أحمد والطبرانی وفيه: علي بن زيد وهو حسن الحديث وبقي رجاله رجال الصحيح،

مجمع الزوائد ۲۹۴/۸

حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایسے یتیم بچے کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اسے اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا یعنی اپنی کفالت میں لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بچے کو ان (کی کفالت سے) بے نیاز کر دیا یعنی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (مسند احمد بطبرانی، مجمع الزوائد)

﴿242﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا وَأَمْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوْمًا يَزِيدُ بِالْوَسْطَى وَالسَّبَابَةِ، امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْمًا تَوًّا۔

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل من عال یتامی، رقم: ۵۱۴۹

حضرت عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال اور محنت و مشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ حدیث کے راوی حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ ﷺ اور وہ عورت قریب ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی ہو اور حسن و جمال، عزت و منصب والی ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آجائے۔ (ابوداؤد)

﴿243﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرُبُ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط، وفيه: الحسن بن واصل، وهو الحسن بن دينار

وہو ضعیف لسوء حفظه، وهو حديث حسن والله اعلم، مجمع الزوائد ۲۹۳/۸

حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لئے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿244﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ فَقَالَ: امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمَسْكِينَ.

رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲۹۳/۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔

﴿245﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

رواہ البخاری، باب الساعی علی الأرملة، رقم: ۶۰۰۶

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔

﴿246﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي. (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ۴۸۴/۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔

﴿247﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ لَهَا: مَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا جُثَامَةُ الْمَدَنِيَّةُ قَالَ: كَيْفَ حَالُكُمْ؟ كَيْفَ أَنْتُمْ بَعْدَنَا؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ يَا أَبْنَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْبَلُ عَلَيَّ هَذِهِ الْعَجُوزَ هَذَا الْإِقْبَالَ فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا أَيَّامَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ. أخرجه الحاكم بنحوه وقال حديث صحيح على شرط الشيخين وليس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ میرے پاس تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں بنی شامہ مدنیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے (مدینہ آنے کے) بعد تمہارے حالات کیسے رہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! سب خیریت رہی۔ جب وہ چلی گئیں تو میں نے (حیرت سے) عرض کیا: اس بوڑھی کی طرف آپ نے اتنی توجہ فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور پرانی جان پہچان کی رعایت کرنا ایمان (کی علامت) ہے۔ (اصابہ)

﴿248﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ۔ رواه مسلم، باب الوصية بالنساء، رقم: ۳۶۴۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مرد کی یہ شان نہیں کہ اپنی مؤمنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو دوسری پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں حسن معاشرت کا ایک مختصر اصول بتا دیا کہ ایک انسان میں اگر کوئی بری عادت ہے تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوں گی ایسا کون ہوگا جس میں کوئی برائی نہ ہو یا کوئی خوبی نہ ہو۔ لہذا برائیوں سے چشم پوشی کی جائے اور خوبیوں کو دیکھا جائے۔ (ترجمان)

﴿249﴾ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ رواه ابوداؤد، باب في حق الزوج على المرأة، رقم: ۲۱۴۰

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿250﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَرَزَّجَهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في حق الزوج على المرأة، رقم: ۱۱۶۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

(ترمذی)

﴿251﴾ عَنِ الْآخِوَصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَمَاذَا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِنَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ، وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ، أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، رقم: ۱۱۶۲

حضرت اخوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان سے اُن کی عصمت اور اپنے مال کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ اور کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو پھر ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ دو یعنی ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو لیکن گھر ہی میں رہو اور ہلکی مار مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری اختیار کر لیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانہ مت ڈھونڈو۔ غور سے سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (اسی طرح) تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گذرے اور نہ وہ تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو آنے دیں۔ غور سے سنو! ان عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے ساتھ ان کے لباس اور ان کی خوراک میں اچھا سلوک کرو یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ان کے لئے ان چیزوں کا انتظام کیا کرو۔

(ترمذی)

﴿252﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَغْطُوا
الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ.

رواہ ابن ماجہ، باب اجر الاجراء رقم: ۲۴۴۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)

صلہ رحمی

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فَخُورًا﴾ [النساء ۳۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کا آنے جانے والا اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے اور شیخی کی بات کرے۔ (نساء)

فائدہ: قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جو پڑوس میں رہتا ہو اور اس سے

رشتہ داری بھی ہو اور دور کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس سے رشتہ داری نہ ہو، دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا دروازہ اپنے دروازے کے قریب ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس کا دروازہ دور ہو۔

مسافر سے مراد رفیق سفر، مسافر مہمان اور ضرورت مند مسافر ہے۔ (کشف الرحمان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل: ۹۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ انصاف کا اور بھلائی کا اور قربت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتے ہیں، تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لئے نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ (نحل)

احادیث نبویہ

﴿253﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شُئْتَ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ اخْفِظْهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا

حدیث صحیح، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم: ۱۹۰۰

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کر کے اور دل دکھا کے) اس دروازہ کو ضائع کر دیا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

﴿254﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ۔

رواه الترمذی، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم: ۱۸۹۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَبْرَ الْبِرِّ صَلََةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وَدِ آبِيهِ. رواه مسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب..... رقم: ۶۵۱۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا (باپ کے انتقال کے بعد) باپ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

﴿256﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ، فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے جب کہ وہ قبر میں ہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (ابن حبان)

﴿257﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُعْمَدَ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيَزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبِرْ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. رواه احمد ۲۶۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اس کو چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (مسند احمد)

﴿258﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱۵۴/۴

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں گے۔ (مسند حاکم)

﴿259﴾ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِيي شَيْءٌ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاءُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصَلَّةُ الرَّجِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَاحْتِرَامُ صِدْقِهِمَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی بر الوالدین، رقم: ۵۱۴۲

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ قبیلہ بنو سلمہ کے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے لئے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا، جن لوگوں سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ مَالِكِ أَوْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَبْرَهُمَا، دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَإِيْمًا مُسْلِمًا اغْتَقَى رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاهَةً مِنَ النَّارِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو يعلى والطبرانی وأحمد مختصراً

باسناد حسن، الترغیب ۳/۳۴۷

حضرت مالک یا ابن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کی تو وہ شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے یہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔ (ابویعلیٰ، مستدرج، طبرانی، ترغیب)

﴿261﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا

فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب رَغَمَ مَنْ ادْرَكَ أَبَوَيْهِ... رقم: ۶۵۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل و خوار ہو، پھر ذلیل و خوار ہو، پھر ذلیل و خوار ہو! عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (ذلیل و خوار ہو)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت سے ان کا دل خوش کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

﴿262﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحَسَنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ.

رواه البخاری، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، رقم: ۵۹۷۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (بخاری)

﴿263﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِيٍّ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَذَلِكَ الْبُورُ كَذَلِكَ الْبُورُ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمَّه. رواه أحمد ۶/۱۵۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا: یہ کون ہے (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔ حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (مسند احمد)

﴿264﴾ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكَ۔ رواه البخاری، باب الهدية للمشرکین، رقم: ۲۶۲۰

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں (مکہ سے سفر کر کے) میرے پاس (مدینہ) آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا اور پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری)

﴿265﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ: زَوْجُهَا، قُلْتُ: فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: أُمُّهُ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک ۴/ ۱۵۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿266﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أَمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبَرَّهَا۔ رواه الترمذی، باب فی بر الخالة، رقم: ۱۹۰۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہاری

توبہ قبول فرمائیں گے۔

(ترمذی)

﴿267﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَنَاعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مَصَارِعَ الشُّوْءِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تَطْفِي غَضَبَ الرَّبِّ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲۹۳/۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں کا کرنا بری موت سے بچا لیتا ہے، چھپ کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صلہ رحمی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنی کمائی سے رشتہ داروں کی مالی

خدمت کرے یا یہ کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے۔ (معارف الحدیث)

﴿268﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. رواہ البخاری، باب اکرام الضیف، رقم: ۶۱۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿269﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

رواہ البخاری، باب من بسط له فی الرزق، رقم: ۵۹۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (وہو بعض الحدیث)

رواہ احمد والبخاری ورجال احمد رجال الصالح غیر نوئل بن مسابق وهو ثقة، مجمع الزوائد

۲۷۴/۸

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ رحم یعنی رشتہ داری کا حق اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے لیا گیا ہے یعنی یہ رشتہ داری رحمان کی رحمت کی ایک شاخ ہے جو اس رشتہ داری کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

(مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.

رواہ البخاری، باب ليس الواصل بالمكافي، رقم: ۵۹۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرے یعنی دوسرے کے اچھے برتاؤ کرنے پر اس سے اچھا برتاؤ کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قطع رحمی کرنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔

(بخاری)

﴿272﴾ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۴۵۶/۱

حضرت علاء بن خاریجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کا علم حاصل کرو جس کے ذریعے سے تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر سکو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي خَلِيلِي ﷺ بِسَبْعٍ: أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالْذُّنُوبِ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجِمَ وَإِنْ أُذِيرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّي وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ مَنِ كُنْزِ قِيَحَتِ الْعُزْش۔ رواہ احمد ۱۵۹/۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا: مجھے حکم فرمایا کہ میں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں اور ان پر نظر نہ کروں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں، مجھے حکم فرمایا: کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے منہ موڑیں، مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ (لوگوں کے لئے) کڑوی ہو، مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیغام کو ظاہر کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم فرمایا کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمہ اس خزانہ سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھنے کا معمول رکھتا ہے اس کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا اجر و ثواب محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿274﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ رواہ البخاری، باب اتم القاطع، رقم: ۵۹۸۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہ جاسکے گا ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کر دیا جائے یا اس کو معاف کر دیا جائے تو جنت میں جاسکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةً، أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونَنِي، وَأَخْسِنَ إِلَيْهِمْ وَيَسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأَخْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَيْسَ كُنْتَ

كَمَا قُلْتُ، فَكَانَتْ تُسِفُّهُمْ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ.

رواہ مسلم، باب صلة الرحم.....رقم: ۶۵۲۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان کی زیادتیوں کو برداشت کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم گرم راکھ جھونک رہے ہو۔ اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔

(مسلم)

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ اِخْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا﴾ [الاحزاب: ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (ایسا) کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہو جائیں) ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (احزاب)

فائدہ: اگر ایذا زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنِلَّ لِلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ اِذَا اِكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَاِذَا كَانُوْهُم اَوْ وَّرَثُوْهُم يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [المطففين: ۱-۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بڑی تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے

جائیں گے، جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس دن سے ڈرنا چاہئے اور ناپ تول میں کمی سے توبہ کرنا چاہئے)۔
(مطفئین)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنَلِّ لِكُلِّ هُمْزَةً لُّمُزَةً﴾ [الہمزہ: ۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہر ایسے شخص کے لئے بڑی خرابی ہے جو عیب نکالنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔
(ہمزہ)

احادیث نبویہ

﴿276﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدَتْهُمْ، أَوْ كَذَبْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی التجسس، رقم: ۴۸۸۸

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم ان کو بگاڑ دو گے۔
(ابو داؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عیوب کو تلاش کرنے سے ان میں نفرت بغض اور بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی اور ممکن ہے کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور انہیں پھیلانے سے وہ لوگ ضد میں گنا ہوں پر جرات کرنے لگیں۔ یہ سناری باتیں ان میں مزید بگاڑ کا سبب ہوں گی۔
(بذل المجود)

﴿277﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا عَثَرَاتِهِمْ۔ (وہو جزء من الحديث) رواہ ابن حبان، قال

المحقق: اسنادہ قوی ۷۵/۱۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو تلاش نہ کیا کرو۔
(ابن حبان)

﴿278﴾ عَنْ ابْنِ بَزْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ

أَمَنْ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی الغیبة، رقم: ۴۸۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کے پیچھے پڑ جائیں اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فسادہ: حدیث شریف کے پہلے جملہ سے اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا منافق کا کام ہو سکتا ہے، مسلمانوں کا نہیں۔ (بذل الحمود)

﴿279﴾ عَنْ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَزَّوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةً كَذًّا وَكَذًّا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيًا يَنَادِي فِي النَّاسِ: إِنَّ مِنْ حَقِّي مَنْزِلًا أَوْ قَطْعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَكَ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یومر من انضمام العسکر وسعته، رقم: ۲۶۲۹

حضرت انس جنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا۔ وہاں لوگ اس طرح ٹھہرے کہ آنے جانے کے لئے راستے بند ہو گئے۔ آپ نے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے ایک آدمی بھیجا کہ جو اس طرح ٹھہرا کہ آنے جانے کا راستہ بند کر دیا اسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ جَرَدَ ظَهَرَ أَمْرِي مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ۶/۲۸۴

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ننگ کر کے ناحق مارا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر

(طبرانی، معجم الزوائد)

ناراض ہوں گے۔

﴿281﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اتَّذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي، مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فُيِّتَ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ۶۵۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (روپیہ، پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لیکر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لیکر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿282﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

رواہ البخاری، باب ما ینہی من السباب واللعن، رقم: ۶۰۴۴

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے وہ اپنے اسلام کے کامل ہونے کی نفی کرتا

ہے اور ممکن ہے کہ قتل کرنا کفر پر مرنے کا سبب بھی بن جائے۔ (مظاہر حق)

﴿283﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: سَابَّ الْمُسْلِمَ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.
رواہ الطبرانی فی الکبیر وهو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۲۸/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اس آدمی کی طرح ہے جو ہلاکت و بربادی کے قریب ہو۔

(طبرانی، جامع صغیر)

﴿284﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَشْتُمُنِي وَهُوَ ذُوْنِي، أَفَأَتَقِمُّ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُسْتَبَانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَادِبَانِ.
رواہ ابن حبان، قال المحقق: أسنده صحيح ۳۴/۱۳

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیتا ہے جبکہ وہ مجھ سے کم درجہ کا ہے کیا میں اس سے بدلہ لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی گلوں کرنے والے دو شخص دوشیطان ہیں جو آپس میں فحش گوئی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿285﴾ عَنْ أَبِي جُورٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: لَا تَسْبُنْ أَحَدًا، قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً، قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَاسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنْ أَمَرُوا شَتَمَكَ وَغَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فَبِكَ لَا تُغَيِّرُهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داود، باب ما جاء في اسبال الازار، رقم: ۴۰۸۴

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرمادیجئے! آپ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی کو گالی نہ دینا۔ حضرت ابو جری فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ نیز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑو (یہاں تک کہ) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ اپنا تہبند آدھی پنڈلیوں تک اونچا رکھا کرو، اگر اتنا اونچا نہ رکھ سکو تو (کم سے کم) ٹخنوں تک اونچا رکھا کرو۔ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور تمہیں کسی ایسی بات پر عار دلانے جو تم میں ہو اور وہ اسے جانتا ہو تو اس کو کسی ایسی بات پر عار نہ دلانا جو اس میں ہو اور تم اسے جانتے ہو، اس صورت میں اس عار دلانے کا وبال اُسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿286﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ فَلَحَقَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَانَ يَشْتُمْنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَّدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَّدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لَا قُعْدَ مَعَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلَمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغَضِّبُ عَنْهَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِلَّةً.

رواہ احمد ۶/۴۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور تبسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر وہاں سے چل دیئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے) تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان جگ میں آ گیا

اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہذا میں اٹھ کر چل دیا) اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے درگزر کر دیتا ہے (اور انتقام نہیں لیتا) تو بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی کر دیتے ہیں، جو شخص صلہ رحمی کے لئے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں اور جو شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿287﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

رواہ مسلم، باب الکبائر و اکبرہا، رقم: ۲۶۶۳

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی)۔ (مسلم)

﴿288﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفْنِیْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَذِیْبُهُ، شَتْمُهُ، لَعْنَتُهُ، جَلْدَتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواہ مسلم، باب من لعنه النبی ﷺ، رقم: ۶۶۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: یا اللہ! میں آپ سے عہد لیتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ کیجئے گا۔ وہ یہ ہے کہ میں ایک انسان ہی ہوں لہذا جس کسی مؤمن کو میں نے تکلیف دی ہو، اس کو برا بھلا کہہ دیا ہو، لعنت کی ہو، مارا ہو تو آپ ان سب چیزوں کو اس مؤمن کے لئے رحمت اور گناہوں سے پاکی اور اپنی ایسی قربت کا ذریعہ بنا دیجئے کہ

اس کی وجہ سے آپ اس کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمادیں۔ (مسلم)

﴿289﴾ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ. رواه الترمذی، باب ماجاء فی الشتم، رقم: ۱۹۸۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُردوں کو برا بھلا مت کہو کہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کو برا بھلا کہنے سے اس کے عزیزوں کو تکلیف ہوگی اور جس کو برا بھلا کہا گیا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿290﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ. رواه ابوداؤد، باب فی النهی عن سب الموتی، رقم: ۴۹۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو۔ (ابوداؤد)

﴿291﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارَ وَلَا دِرْهَمَ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرٍ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. رواه البخاری، باب من كانت له مظلمة عند الرجل، رقم: ۲۴۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی پر بھی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا اس کی عزت و آبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم (اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہوگا لہذا) اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

﴿292﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَرَبَى الرَّبَا

اَسْتَطَاعَ الرَّجُلُ فِي عِرْضِ أَخِيهِ. (وہو بعض الحدیث) رواہ الطبرانی فی الاوسط وهو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲۲/۲

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سودا اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی کرنا ہے (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہو مثلاً غیبت کرنا، حقیر سمجھنا، رسوا کرنا وغیرہ وغیرہ)۔

(طبرانی، جامع صغیر)

فائدہ: مسلمان کی آبروریزی کو بدترین سودا اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس طرح سود میں دوسرے کے مال کو ناجائز طریقہ پر لے کر اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے اسی طرح مسلمان کی آبروریزی کرنے میں اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور چونکہ مسلمان کی عزت اس کے مال سے زیادہ محترم ہے اس وجہ سے آبروریزی کو بدترین سود فرمایا گیا ہے۔

(فیض القدر، بذل الجود)

﴿293﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ اسْتَطَاعَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحدیث) رواہ ابو داؤد، باب فی الغیبة، رقم: ۴۸۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اخْتَكَرَ حُكْرَةَ يُرِيدُ أَنْ يُغْلِبَ بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔

رواہ احمد وفیہ: ابومعشر وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ۱۸۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر (غلہ کو) مہنگا کرنے کے لئے روکے رکھا تو وہ گنہگار ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿295﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ اخْتَكَّرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا صَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَذَامِ وَالْإِفْلَاسِ۔

رواہ ابن ماجہ، باب الحکرة والحلب، رقم: ۲۱۵۵

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کا غلہ (کھانے پینے کی چیزیں) روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی کو مسلط فرمادیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غلہ روکے رکھے جبکہ غلہ عام طور پر نڈل رہا ہو۔ (مظاہر حق)

﴿296﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَنَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ۔
رواہ مسلم، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه، رقم: ۳۴۶۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور اسی طرح اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام دے۔ البتہ پہلے پیغام بھیجنے والے کی بات ختم ہو جائے تو پھر پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

فائدہ: سودے پر سودا کرنے کے کئی مطلب ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان سودا ہو چکا ہو پھر تیسرا شخص بیچنے والے سے یہ کہے کہ اس شخص سے سودے کو ختم کر کے مجھ سے سودا کر لو۔ (نووی)

معاملات میں عمل کے لئے علماء کرام سے مسائل معلوم کئے جائیں۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہیں نکاح کا پیغام دیا ہو اور لڑکی والے اس پیغام پر مائل ہو چکے ہوں اب دوسرے شخص کو (اگر اس نکاح کے پیغام کا علم ہے تو اس شخص کو) اس لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہئے۔ (فتح الملہم)

﴿297﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ

فَلَيْسَ مِنَّا. (الحديث) رواه مسلم، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح رقم: ۲۸۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

﴿298﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

رواه البخاری، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا، رقم: ۷۰۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے اور وہ (ہتھیار اشارے اشارے میں مسلمان بھائی کے جا لگے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جا کرے۔ (بخاری)

﴿299﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ أَسَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدْعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

رواه مسلم، باب النهي عن الإشارة بالسلاح الى مسلم، رقم: ۶۶۶۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے یعنی ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لوہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقیقی بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق مذاق سے ہی ہو سکتا ہے مگر اس کے باوجود فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس ارشاد کا مقصد کسی مسلمان پر اشارہ بھی ہتھیار یا لوہا اٹھانے سے سختی کے ساتھ روکنا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿300﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ، فَأَذْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي.

رواہ مسلم، باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، رقم: ۲۸۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اناج منڈی میں) ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔ آپ نے غلہ بیچنے والے سے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ میرا نہیں (یعنی میری اتباع کرنے والا نہیں)۔ (مسلم)

﴿301﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

رواہ ابوداؤد، باب الرجل يذب عن عرض أخيه، رقم: ۴۸۸۳

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان (کی عزت و آبرو) کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو (دوزخ کی آگ سے) بچائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کرنے کا یہاں تک کہ (سزا پا کر) اپنے الزام (کے گناہ کی گندگی) سے پاک صاف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

﴿302﴾ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ احمد والطبرانی واسناد احمد حسن، مجمع الزوائد ۱۷۹/۸

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی مدافعت کرتا ہے (مثلاً غیبت کرنے والے کو اس حرکت سے روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس

کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿303﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضٍ آخِيهِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه احمد ٤٤٩/٦

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہٹا دیں گے۔ (مسند احمد)

﴿304﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ خَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِّ مِنْ خُدُودِ اللَّهِ، فَقَدْ ضَاذَ اللَّهُ، وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخِطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ عَنْهُ، وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَذْعَةً الْعِبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ رواه ابو داؤد، باب في الرجل يعين على خصومة، رقم: ٣٥٩٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے جاری ہونے سے مانع بن گئی (مثلاً اس کی سفارش کی وجہ سے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جا سکے) اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ ناحق پر ہے جھگڑا کرتا ہے تو جب تک وہ اس جھگڑے کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے۔ اور جو شخص مؤمن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس کو دو زخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھیں گے یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پا کر اس گناہ سے پاک ہو جائے۔ (ابوداؤد)

﴿305﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى ههنا، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ۔

رواہ مسلم، باب تحریم ظلم المسلم، رقم: ٦٥٤١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، خرید و فروخت میں خریداری کی نیت کے بغیر محض دھوکہ دینے کے لئے بولی میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور (اگر کوئی دوسرا اس پر زیادتی کرے) تو اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے (اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ ارشاد فرمایا) تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کا خون، اس کا مال اس کی عزت و آبرو دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد ”تقویٰ یہاں ہوتا ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کے حساب کی فکر کا نام ہے وہ دل کے اندر کی ایک کیفیت ہے، ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے۔ کیا خبر جس کو ظاہری معلومات سے حقیر سمجھا جا رہا ہے اس کے دل میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿306﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الحسد، رقم: ۴۹۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿307﴾ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَجِلُّ لِأَمْرِيءٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طَبِيبٍ نَفْسٍ مِنْهُ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۳۱۶/۱۳

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی لاشی (جیسی چھوٹی چیز بھی) اس کی رضا مندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔ (ابن حبان)

﴿308﴾ عَنْ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لِأَعْيَا وَلَا جَدًّا. (الحديث) رواه ابو داؤد، باب من يأخذ الشيء من مزاح، رقم: ۵۰۰۳

حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سامان کو (بلا اجازت) نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں لے۔ (ابوداؤد)

﴿309﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلِ مَعَهُ فَآخَذَهُ فَفَزِعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُورَعَ مُسْلِمًا.

رواه ابو داؤد، باب من يأخذ الشيء من مزاح، رقم: ۵۰۰۴

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئی دوسرے آدمی نے جا کر (مذاق میں) اس کی رسی لے لی (جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رسی نظر نہیں آئی) تو وہ پریشان ہو گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد)

﴿310﴾ عَنْ بَرْيَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَتَلَ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. رواه النسائي، باب تعظيم الدم، رقم: ۳۹۹۵

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کے ختم ہو جانے سے زیادہ بڑی بات ہے۔ (نسائی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہو جانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کا قتل کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

﴿311﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَا كَيْفَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ.

رواہ الترمذی، وقال: هذا حديث غريب، باب الحكم في الدماء، رقم: ۱۳۹۸

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین والے سب کے سب کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ (ترمذی)

﴿312﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا.

رواہ ابوداؤد، باب في تعظيم قتل المؤمن، رقم: ۴۲۷۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے سوائے اس شخص کے (گناہ کے) جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿313﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَأَغْبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

رواہ ابوداؤد، باب في تعظيم قتل المؤمن، رقم: ۴۲۷۰ سنن ابی داؤد، طبع دار الباز، مكة المكرمة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (ابوداؤد)

﴿314﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ: فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.

رواہ مسلم، باب اذا تواجعا المسلمان بسيفيهما، رقم: ۷۲۵۲

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے) تو قاتل اور مقتول دونوں (دوزخ کی) آگ میں ہوں گے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یا رسول اللہ قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دوزخ میں) کیوں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا راوہ کیا تھا۔ (مسلم)

315 ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ۔﴾

رواہ البخاری، باب ما قبل فی شهادة الزور، رقم: ۲۶۵۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری)

316 ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّنْعَ الْمُمِيقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَאَكْلُ الرِّبَا، وَאَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔﴾

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: ان الذين ياكلون اموال اليتامى.....، رقم: ۲۷۶۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جاود کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں اسلامی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک و امن، ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر (بھولی بھالی) عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری)

﴿317﴾ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ، فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَتَلَبَّسَ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب لا تظهر الشماتة لأخيك، رقم: ۲۵۰۶

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما کر اس کو اس مصیبت سے نجات دیدیں اور تم کو مصیبت میں مبتلا کر دیں۔ (ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ. قَالَ أَحْمَدُ: قَالُوا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ.

رواہ الترمذی وقال: حديث حسن غريب، باب في وعيد من عيّر أخاه بذنوب، رقم: ۲۵۰۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (ترمذی)

﴿319﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ.

رواہ مسلم، باب بیان حال ایمان..... رقم: ۲۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو ”اے کافر“ کہا تو کفر ان دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (مسلم)

﴿320﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ! وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

(وہو جزء من الحديث) رواہ مسلم، باب بیان حال ایمان..... رقم: ۲۱۷

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافریا ”اللہ کا دشمن“ کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے۔
(مسلم)

﴿321﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَأْكُفِّرُ أَفْهَرُ كَفْتِلِهِ.
رواہ البزار و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۴/۱۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو ”اے کافر“ کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔
(بزار صحیح الزوائد)

﴿322﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا.
رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في اللعن واللعن، رقم: ۲۰۱۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔
(ترمذی)

﴿323﴾ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَكُونُ اللَّعَانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رواہ مسلم، باب النهی عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ۶۶۱۰

حضرت ابووداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ (گنہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے۔
(مسلم)

﴿324﴾ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ.
(وهو جزء من الحديث) رواہ مسلم، باب بیان غلط تحریم قتل الانسان نفسه، رقم: ۳۰۳

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔
(مسلم)

﴿325﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رَوْا ذِكْرَ اللَّهِ، وَشَرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاءُونَ بِالنِّمِمْ، الْمُفْرَقُونَ بَيْنَ الْأَحْبَةِ

الْبَاغُونَ لِلْبِرِّ آءِ الْعَنَتِ۔

رواہ احمد و فیہ: شہر بن حوشب و بقیۃ رجالہ رجال الصحیح مجمع الزوائد ۱۷۶/۸

حضرت عبدالرحمان بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ اور بدترین بندے بے تعلقیوں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿326﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يَعْذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ۔ (الحديث) رواه البخاری، باب الغيبة..... رقم: ۶۰۵۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا عَرَجَ بَنِي مَرْزُتَ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَطْفَالٌ مِنْ نَحَاسٍ يَنْحَمِشُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی الغيبة، رقم: ۴۸۷۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تاجے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ لوگ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیبتیں کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

﴿328﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَارْتَفَعَتْ رِيحٌ

مُنْتَبَهٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَذَرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ هَذِهِ الرِّيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ.

رواہ احمد و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۷۲/۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبو اٹھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کس کی ہے؟ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿329﴾ عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرََهَا لَهُ صَاحِبُهُ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۰۶/۵

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اگر زنا کر لیتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ (بخاری)

﴿330﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا. تَغْنِي قَصِيْرَةً. فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبُخْرُ لَمَزَجَتْهُ، قَالَتْ: وَحَكِيْتُ لَهُ إِنْسَانًا، فَقَالَ: مَا أَحْبَبْتُ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنِّي كَذَا وَكَذَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی الغیبة، رقم: ۴۸۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: بس آپ کو تو صفیہ کا پتہ قد ہونا کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسا جملہ کہا کہ اگر اس جملہ کو سمندر میں ملا دیا جائے تو اس جملہ کی کڑواہٹ سمندر کی نمکینی پر غالب آجائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بھی فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا اتنا یعنی بہت زیادہ مال بھی ملے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ کسی کی نقل اتاروں۔ (ابوداؤد)

﴿331﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اتَّدُرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَنْكُرُهُ قِيلَ: أَقْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ.

رواہ مسلم، باب تحریم الغیبۃ، رقم: ۶۵۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گذرے (بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعہً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ برائی (جو تم بیان کر رہے ہو) اس میں موجود ہی نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔ (مسلم)

﴿332﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ امْرَأًا بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِيَعْنِيَهُ بِهِ حَسَبُهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَفَاذٍ مَا قَالَ فِيهِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۴/۳۶۳

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کر دے (اور کیسے ثابت کر سکے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿333﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ أَنَسَبَكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِسَبَابٍ عَلَى أَحَدٍ، وَإِنَّمَا أَنْتُمْ وَلَدُ آدَمَ طَفَّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلُؤُوا لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ

إِلَّا بِالذِّنِّ، أَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ حَسَبُ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ فَاحِشًا بَدِيًّا يَحْتَلِلًا جَبَانًا.

رواہ احمد ۱۴۵/۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نَسَبُ کُوْنِیْ ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ تمہاری مثال اس صاع (یعنی پیانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرانہ ہو یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ فحش، یہودہ باتیں کرنے والا، بخیل اور بزدل ہو۔ (مسند احمد)

﴿334﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: بِنَسَبِ ابْنِ الْعَشِيرَةِ، أَوْ بِنَسَبِ رَجُلٍ الْعَشِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: ائْذِنُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْقَوْلُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ لَهُ الْقَوْلُ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ، قَالَ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ. أَوْ تَرَكَهُ. النَّاسُ لَا تَقَاءَ فُحْشَتَهُ.

رواہ ابو داؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ۴۷۹۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ جب وہ آگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نرمی سے بات کی جبکہ پہلے آپ نے اسی کے بارے میں فرمایا تھا (کہ وہ اپنے قبیلہ کا بہت برا آدمی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے شخص کے حق میں مذمت کے جو الفاظ

فرمائے اس کا مقصد حقیقت حال سے باخبر فرما کر اس شخص کے فریب سے لوگوں کو بچانا مقصود تھا لہذا یہ غیبت میں داخل نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے آنے پر نرمی سے گفتگو کرنا اس بات کی

تعلیم کے لئے تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سلوک کس طرح کرنا چاہئے اس میں اس کی اصلاح کا پہلو بھی آتا ہے۔
(مظاہر حق)

﴿335﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ غَيْرُ كَرِيمٍ، وَالْفَاجِرُ غَبٌّ لَيْثٌ.
رواہ ابو داؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ۴۷۹۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھولا بھالاشریف ہوتا ہے اور فاسق دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے۔
(ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی طبیعت میں چال بازی اور مکاری نہیں ہوتی وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے دور رہتا ہے۔ اس کے برخلاف فاسق کی طبیعت ہی میں دھوکہ دہی اور مکاری ہوتی ہے، فتنہ و فساد پھیلانا ہی اس کی عادت ہوتی ہے۔
(ترجمان النہ)

﴿336﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آذَى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ.
رواہ الطبرانی فی الاوسط وهو حدیث حسن فیض القدير ۱۹/۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے بقیۃ اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی (یعنی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا)۔
(طبرانی، جامع صغیر)

﴿337﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَبْغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لِدِ الْخَصِمِ.
رواہ مسلم، باب فی الالذ الخصم، رقم: ۶۷۸۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑاؤ ہو۔
(مسلم)

﴿338﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرَ بِهِ.
رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ما جاء فی الخيانة والغش، رقم: ۱۹۴۱

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی)

﴿339﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى أَنَسِ بْنِ جُلُوسٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكُنُوا، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ، بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن

صحیح، باب حدیث خیر کم من یرجى خیره.....، رقم: ۲۲۶۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بھلا شخص کون ہے اور برا کون؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتائیے کہ ہم میں بھلا کون ہے اور برا کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور برائی کا ہر وقت خطرہ لگا رہے۔ (ترمذی)

﴿340﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اثْنَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالْيَبَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

رواه مسلم، باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن.....، رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: نسب میں طعن کرنا اور مردوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

﴿341﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِخَهُ وَلَا تَعْدُهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في المراءء، رقم: ۱۹۹۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑانہ کرو اور نہ اس سے (اینا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا

وعدہ کرو جس کو پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی)

﴿342﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اتَّخَذَ خَانًا. رواه مسلم، باب خصال المنافق، رقم: ۲۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مسلم)

﴿343﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ. رواه البخاری، باب ما يكره من التهمة، رقم: ۶۰۵۶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلے میں رکاوٹ بننے والے ہیں۔ کوئی آدمی اس گندی عادت کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کو معاف کر کے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کر دیں تو اس کے بعد جنت میں داخلہ ہو سکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿344﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: غَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّوْرِ بِإِلْشْرَاكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِئِينَ بِهِ"

[الحج: ۳۰-۳۱]۔ رواه ابو داؤد، باب فی شهادة الزور، رقم: ۳۵۹۹

حضرت خرم بن قاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کر دی گئی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو، یکسوئی کے ساتھ بس اللہ ہی کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو

شریک کرنے والے نہ ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹی گواہی شرک و بت پرستی کی طرح گندہ گناہ ہے اور ایمان والوں کو اس سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ شرک و بت پرستی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿345﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْنِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنْ قَضَيْتَ مِنْ أَرَاكَ.

رواہ مسلم، باب وعید من اقتطع حق مسلم، رقم: ۳۵۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (تب بھی یہی سزا ہوگی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ پیلو (کے درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

﴿346﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا يَغْيِرُ حَقَّهُ خُسْفًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ.

رواہ البخاری، باب اثم من ظلم شيئا من الارض، رقم: ۲۴۵۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لی قیامت کے دن وہ اس کی وجہ سے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿347﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ انْتَهَبَ نُهْيَةً فَلَيْسَ مِنْهَا. (وهو جزء من الحديث)۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في النهي عن نكاح الشغار، رقم: ۱۱۲۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ٹوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿348﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

رواہ مسلم، باب بیان غلط تحریم اسباب الازار..... رقم: ۲۹۳

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام فرمائیں گے، نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور انہیں دردناک عذاب دیں گے۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پڑھی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارہ میں رہے۔ یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔ (مسلم)

﴿349﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ ظُلْمًا أُقِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۴/۴۳۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آقا اپنے غلام کو ناحق مارے گا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ملازمین (نوکر، خادم، کارندوں) کو مارنا بھی اس وعید میں داخل ہے۔

(معارف الحدیث)

مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) کو مضبوط پکڑے رہو اور
باہم نا اتفاقی مت کرو۔ (آل عمران)

احادیث نبویہ

﴿350﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ
مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فُسَادَ
ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث صحيح، باب في فضل صلاح ذات البين، رقم: ۲۵۰۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نا اتفاقی (دین کو) موٹہ کرنے والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿351﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ. رواه ابو داؤد، باب في اصلاح ذات البين رقم: ٤٩٢٠

حضرت حمید بن عبد الرحمن اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرانے کے لئے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو (فرضی باتیں) پہنچائیں اس نے جھوٹ نہیں بولا یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿352﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا قَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا إِلَّا يَذْنَبُ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا. (وهو طرف من الحديث)

رواہ احمد واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۳۶/۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذاتِ عالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو مسلمانوں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہو جائے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿353﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَأْتِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُفَرِّقُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. رواه مسلم، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام، رقم: ٦٥٣٢

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے)

اسے چھوڑے رکھے کہ دونوں ملیں تو یہ ادھر کو منہ پھینک لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

﴿354﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

رواہ ابو داؤد، باب فی ہجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھا اور مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿355﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَسْلُفْهُ فَلْيَسْلَمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ. زَادَ أَحْمَدُ: وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی ہجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے (قطع تعلقی کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہذا اگر تین دن گزر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی (کے گناہ) سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

﴿356﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهِ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی ہجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (اس سے قطع تعلقی کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہذا جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی

سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا (تین دن قطع تعلقی کا) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿357﴾ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَإِنْهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنْ أَوَّلُهُمَا فَيَسْتَأْذِنُ سَبْقَهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ، رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخِرِ الشَّيْطَانُ، وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ۴۸۰/۱۲

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ اور جب تک وہ اس قطع تعلقی پر قائم رہیں گے حق سے ہٹے رہیں گے۔ اور ان دونوں میں سے جو (صلح کرنے میں) پہل کرے گا اس کا پہل کرنا اس کے قطع تعلقی کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر اگر اس پہل کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا۔ تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا۔ اگر اسی (پہلی) قطع تعلقی کی حالت میں دونوں مر گئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ (ابن حبان)

﴿358﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتَذَارَكَهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ.

رواہ الطبرانی ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۳۱/۸

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے (اگر اس حالت میں مر گیا) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدد فرمائیں (تو دوزخ سے بچ جائے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿359﴾ عَنْ أَبِي خُرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ

هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفَكَ ذِمَّةً۔ رواه ابو داؤد، باب في هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٥

حضرت ابو خراش سلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ رکھا اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر قطع تعلقی کا گناہ اور ناحق قتل کرنے کا گناہ قریب قریب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿360﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَغْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ۔

رواہ مسلم، باب تحريش الشيطان رقم: ۷۱۰۳

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر و شرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ و فساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم)

﴿361﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُعَرَّضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ وَاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا، ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا۔

رواہ مسلم، باب النهي عن الشحناء، رقم: ۶۵۴۶

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مغفرت فرماتے ہیں البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو) کہا جائے گا: ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کر لیں۔ (مسلم)

﴿362﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطْلُعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ

لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہما ثقات، مجمع الزوائد ۱۲۶/۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پندرہویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک شرک کرنے والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿363﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَمَنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيَغْفِرْ لَهُ، وَمَنْ تَائِبٍ فَيَتَابَ عَلَيْهِ، وَيُرَدُّ أَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتَّى يَتُوبُوا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواہ ثقات، الترغیب ۴۵۸/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کی جاتی ہے، توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے (لیکن) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑے رکھا جاتا ہے یعنی ان کا استغفار قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس (کینہ سے) توبہ نہ کر لیں۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿364﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

رواہ البخاری، باب نصر المظلوم، رقم: ۲۴۴۶

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہئے)۔

(بخاری)

﴿365﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔

رواہ ابو داؤد، باب فیمن حَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، رقم: ۲۱۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔
(ابوداؤد)

﴿366﴾ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ذَبَّ إِلَيْكُمْ ذَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ تَخْلُقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَخْلُقُ الدِّينَ.

(الحديث) رواه الترمذی، باب فی فضل صلاح ذات البین، رقم: ۲۵۱۰

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری تمہارے اندر سرایت کر گئی۔ وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو موٹو دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو موٹو نے والی ہے بلکہ یہ دین کا صفایا کر دیتی ہے (کہ اس بیماری کی وجہ سے انسان کے اخلاق تباہ و برباد ہو جاتے ہیں)۔
(ترمذی)

﴿367﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَّاسَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَصَافَحُوا يَذْهَبَ الْغُلُّ تَهَادُّوا وَتَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشُّحْنَاءُ.

رواه الامام مالک فی الموطأ، ماجاء فی المهاجرة ص ۷۰۶

حضرت عطاء بن عبد اللہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ ختم ہو جاتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو یا ہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہو جاتی ہے۔
(موطأ امام مالک)

مسلمان کی مالی اعانت

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ مِصْرَ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۶۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سودانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا فیاض اور بڑے علم والا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں، انہی کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ۹۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا﴾ [الانسان: ۸-۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ باوجود کھانے کی رغبت اور احتیاج کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کے خواہشمند نہیں ہیں۔ (دہر)

احادیث نبویہ

﴿368﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ خَيْرًا حَتَّى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتَّى يَرْوِيَهُ بَعْدَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَدِيقٍ، بَعْدَ مَا بَيْنَ خَنَدَاقَيْنِ مَسِيرَةَ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱۲۹/۴

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقیں دور فرما دیتے ہیں۔ دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (متدرک حاکم)

﴿369﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ.

رواہ البيهقي في شعب الإيمان ۲۱۷۸۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (بیہقی)

﴿370﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضِرِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ، أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَاءٍ، سَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔
رواہ ابوداؤد، باب فی فضل سقی الماء، رقم: ۱۶۸۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز لباس پہنائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی خاص شراب پلائیں گے جس پر مہر لگی ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿371﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

رواہ البخاری، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم: ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور (ہر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

﴿372﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْبِدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔
رواہ الترمذی وقال

هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في فضل أطعام الطعام، رقم: ۱۸۵۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو اور سلام پھیلاتے رہو (ان اعمال کی وجہ سے) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

﴿373﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا الْحَجُّ الْمَبْرُورُ؟ قَالَ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَأَفْشَاءُ

السَّلام۔

رواہ احمد ۳۲۵/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے نبی! حج مبرور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (جس حج میں) کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے۔ (مسند احمد)

﴿374﴾ عَنْ هَانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا وَقَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ شَيْءٍ يُوجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث مستقيم وليس له علة ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۲۳۱/۱

حضرت ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑو۔ (متدرک حاکم)

﴿375﴾ عَنِ الْمَعْرُورِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غَلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَأَبَيْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأَمِيهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعَيَّرْتَهُ بِأَمِيهِ؟ إِنَّكَ أَمَرُوا فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُوكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

رواہ البخاری، باب المعاصی من امر الجاهلیة.....، رقم: ۳۰

حضرت معرورؓ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابو ذرؓ سے مقام ربذہ میں ملاقات ہوئی۔ وہ اور ان کا غلام ایک ہی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا (کہ کیا بات ہے آپ کے اور غلام کے کپڑوں میں کوئی فرق نہیں ہے) اس پر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اسی سلسلے میں اس کو ماں کی غیرت دلائی۔ (یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابو ذر! کیا تم نے اس کو ماں کی غیرت دلائی ہے؟ تم میں ابھی جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت بنایا ہے۔ لہذا جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو، اس کو وہی

کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے۔ ماتحتوں سے وہ کام نہ لوجوان پر بوجھ بن جائے اور اگر کوئی ایسا کام لو تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (بخاری)

﴿376﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا۔ رواه مسلم، باب في سخائه ﷺ، رقم: ۶۰۱۸۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو۔ اور آپ ﷺ نے دینے سے انکار کر دیا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی حالت میں سائل کے سامنے اپنی زبان پر صاف انکار کا لفظ نہیں لاتے تھے۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو فوراً عنایت فرمادیتے اور اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وعدہ فرمالیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا مناسب الفاظ میں عذر فرمادیتے یا دعائیہ جملے ارشاد فرمادیتے۔ (مظاہر حق)

﴿377﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْعَمُوا الْجَائِعَ، وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِي۔

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: کُلُوا مِنْ طِبَابِ مَارَزَقْنَكُمْ..... رقم: ۵۳۷۳۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔ (بخاری)

﴿378﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تُعْذِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِضٌ فَلَمْ تُعْذِرْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عَذَرْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي۔ رواه مسلم، باب فضل عيادة المريض، رقم: ۶۵۵۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (بیمار ہونے کے عیب سے پاک ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانا مانگا تم نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے اس کو نہیں پلایا اگر تم اس کو پانی پلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے۔ (مسلم)

﴿379﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَنَعَ لِأَخِيذِكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَقَدْ وَلِيَ حَرَّةً وَدُخَانَهُ، فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْيَأْكُلْ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ۔

رواہ مسلم، باب اطعام المملوک مما یاکل رقم: ۴۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے پھر وہ اس کے پاس لے کر آئے جبکہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہے تو مالک کو چاہئے کہ اس خادم کو بھی کھانے میں اپنے ساتھ بٹھائے اور اُسے بھی کھلائے۔ اگر وہ کھانا تھوڑا ہو (جو دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے) تو مالک کو چاہئے کہ کھانے میں سے ایک دو لقمے ہی اس خادم کو دے دے۔ (مسلم)

﴿380﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔ رواہ الترمذی وقال:

هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في ثواب من كسا مسلما، رقم: ٢٤٨٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک پہننے والے کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہتا ہے، پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (ترمذی)

﴿381﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُنَاوَلَةُ الْمُسْكِينِ تَقِي مِئْتَةَ الشُّوْءِ۔ رواه الطبرانی في الكبير والبيهقي في شعب الإيمان والضياء وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٦٥٧/٢

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بڑی موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی بیہقی، ضیاء، جامع صغیر)

﴿382﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يَنْقِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي۔ مَا أَمْرِي بِهِ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُؤَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَذْقُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔ رواه مسلم، باب اجر الخازن الامين..... رقم: ٢٣٦٣

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان امامت دار خزانچی جو مالک کے حکم کے مطابق خوشدلی سے جتنا مال جسے دینے کو کہا گیا ہے اتنا اسے پورا پورا دے دے تو اسے بھی مالک کی طرح صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

﴿383﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سَرَقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّيِّعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَزُولُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

رواه مسلم، باب فضل الغرس والزرع، رقم: ٣٩٦٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو اس میں سے چرا لیا جائے وہ بھی صدقہ ہو جاتا ہے یعنی اس پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے چرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ

ہو جاتا ہے۔ اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لیکر کم کر دیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿384﴾ عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخْبَى أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ. (الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ علی شرط مسلم ۶۱۵/۱۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین کو کاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿385﴾ عَنِ الْقَاسِمِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلُ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ. رواه احمد ۴۴۴/۶

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص گزرے۔ اس وقت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے حضرت ابو درداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں؟ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿386﴾ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنَ الْآخِرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ. رواه احمد ۴۱۵/۵

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر

پودا لگانے والے کے لئے اجر لکھ دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿387﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا.

رواه البخاری، باب المكافاة فی الهبة، رقم: ۲۵۸۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کے جواب میں (خواہ اسی وقت یا دوسرے وقت) خود بھی عطا فرماتے تھے۔ (بخاری)

﴿388﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فُلَيْحًا بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُلَيْحًا بِهِ، فَمَنْ أَتْنِي بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.

رواه ابوداؤد، باب فی شکر المعروف، رقم: ۴۸۱۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ہدیہ دیا جائے، اگر اس کے پاس بھی دینے کے لئے کچھ ہو تو اس کو بدلے میں ہدیہ دینے والے کو دے دینا چاہئے اور اگر کچھ نہ ہو تو (بطور شکریہ) دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کر دیا۔ اور جس نے (تعریف نہیں کی بلکہ احسان کے معاملہ کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

﴿389﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ الشُّعْ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا. (وهو جزء من الحديث) رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله.....، رقم: ۳۱۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿390﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی البخل، رقم: ۱۹۶۳

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترمذی)



اخلاص نیت یعنی تصحیح نیت

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پورا کرنا۔

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿بَلَىٰ قَدْ أَتَىٰكَ الْبَغْيُ أَيُّهَا الَّذِي اسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ صَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾
[البقرة: ۱۷۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دیا اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ﴾
[البقرة: ۲۷۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُؤْذِ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُؤْذِ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ﴾

مِنْهَاطٍ وَسَتَجْزِي الشُّكْرَيْنِ ﴿﴾

[ال عمران: ۱۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیا میں اپنے عمل کا بدلہ چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیں گے (اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو ثواب عطا فرمائیں گے (اور دنیا میں بھی دیں گے) اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے (یعنی ان لوگوں کو بہت جلد بدلہ دیں گے جو آخرت کے ثواب کی نیت سے عمل کرتے ہیں)۔

(ال عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرْتُمْ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[الشعراء: ۱۴۵]

(حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ میرا بدلہ تو رب العالمین ہی کے ذمہ ہے۔

(شعراء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَسْأَلُكُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْغِفُونَ﴾

[الروم: ۳۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو صدقہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں۔

(روم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾

[الاعراف: ۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔

(اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤها وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ﴾

[الحج: ۳۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ تو ان قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون، بلکہ ان کے پاس تو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے یعنی اُن کے یہاں تو تمہارے دلی (ج) جذبات دیکھے جاتے ہیں۔

احادیث نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

رواہ مسلم، باب تحریم ظلم المسلم..... رقم: ۶۰۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں رضامندی کا فیصلہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر ہوگا کہ دل میں کتنا اخلاص تھا۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانُوًى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

رواہ البخاری، باب النية فی الايمان، رقم: ۶۶۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سارے اعمال کا دار و مدار نیت ہی پر ہے۔ اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی لہذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے سوا اس کی ہجرت کی کوئی اور وجہ نہ تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہوگی یعنی اس کو اس ہجرت کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی دنیاوی غرض یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو (اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ) جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت کی ہے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اسی (غرض) کے لئے سمجھی جائے گی۔

﴿ 3 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا يَبْتَغِ النَّاسُ

رواہ ابن ماجہ، باب النية، رقم: ۴۲۲۹

عَلَى نِيَّتِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

﴿4﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَغْزُو جَيْشُ الْكُفَّةِ، فَإِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ. رواه البخاری، باب ما ذكر في الأسواق رقم: ۲۱۱۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلے گا جب وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اس لشکر میں شامل نہیں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا یعنی قیامت والے دن ان کی نیتوں کے مطابق ان سے معاملہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿5﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: حَسِبُهُمُ الْعَذْرُ.

رواه ابوداؤد، باب الرخصة في القعود من العذر، رقم: ۲۵۰۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر و ثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے، لیکن) عذر دے ان کو روک دیا۔ (ابوداؤد)

﴿6﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوَى عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُمْ بِهَا وَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعِيفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هُمْ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

رواہ البخاری، باب من ہم بحسنۃ او بسیفۃ، رقم: ۶۴۹۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ فرشتوں کو لکھوا دیا پھر اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر (کسی وجہ سے) نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گنا تک لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (کیونکہ اس کا برائی سے رکنا اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے ہے) اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نے وہ گناہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک (ہی) گناہ لکھتے ہیں۔ (بخاری)

﴿7﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ الْمَلِيْلَةُ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتِكَ عَلَى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زَنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَغْتَبِرَ، فَيَنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ.

رواہ البخاری، باب إذا تصدق علی غنی، رقم: ۱۴۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بنی

اسرائیل) کے ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ (رات کو چپکے سے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور بے خبری میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے ڈیا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لئے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح پھر چاہوا کہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! چور، بدکار عورت اور مالدار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور بدکار عورت پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ بدکاری سے توبہ کر لے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مالدار پر اس لئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے لگے۔

فائدہ: اس شخص کے اخلاص کی وجہ سے تینوں صدقے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائے۔

﴿ 8 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اِنْ طَلَّقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوُوا الْمَيْمِثَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْجَلَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهَا الْغَارُ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللَّهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَأَتَى بَنِي فِئِىَ طَلَبَ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرْخَ عَلَيْهِمَا حَتَّى

نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَاطَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَاَنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللَّهُمَّ! كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَذْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَاْمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى اَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَ تَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةً دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُحَلِّيَ بَنِيَّ وَبَنِينَ نَفْسِهَا فَقَعَلْتُ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ الْحَاقِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَتَرَكْتُ الدَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْثَالِثُ: اَللَّهُمَّ! إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجْرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَ بَنِي بَعْدَ جَنِينَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا اسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَأْفَقَهُ فَلَمْ يَتْرِكْ مِنْهُ شَيْئًا، اَللَّهُمَّ! فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْسُحُونَ.

رواه البخاری، باب من استاجر اجیراً فترك اجره..... رقم: ۲۷۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت کے تین شخص (ایک ساتھ سفر پر) نکلے۔ (چلتے چلتے رات ہوگئی) رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اسی دوران پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کے منہ کو بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) انہوں نے کہا کہ اس چٹان سے نجات کی یہی صورت ہے کہ سب کے سب اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے واسطے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! (آپ جاننے ہیں کہ) میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اہل و عیال اور غلاموں کو ان سے پہلے دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں ایک چیز کی تلاش میں دور نکل گیا، جب واپس لوٹ کر آیا تو والدین سو چکے تھے۔ (پھر بھی) میں نے ان کے لئے شام کا دودھ دوہا (اور اسے پیالے میں لے

کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا) تو دیکھا کہ وہ (اس وقت بھی) سو رہے ہیں۔ میں نے ان کو جگانا پسند نہیں کیا اور ان سے پہلے اہل وعیال یا غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے سر ہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ بیدار ہوئے (تو میں نے انہیں دودھ دیا) اس وقت انہوں نے اپنے شام کے حصے کا دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرمادیں۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن باہر نکلنا ممکن نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے (ایک مرتبہ) اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ فطرسالی نے اسے (میرے پاس) آنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے اسے اس شرط پر ایک سوئیس دینار دیئے کہ وہ تنہائی میں مجھ سے ملے۔ وہ آمادہ ہو گئی یہاں تک کہ جب میں اس پر قابو پا چکا (اور قریب تھا کہ میں اپنی نفسانی خواہش پوری کروں) تو اس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس بات کو حلال نہیں سمجھتی کہ تم اس مہر کو ناحق توڑو (یہ سن کر) میں اپنے برے ارادے سے باز آ گیا اور میں اس سے دور ہو گیا حالانکہ مجھے اس سے بہت زیادہ محبت تھی اور میں نے وہ سونے کے دینار بھی چھوڑ دیئے جو اسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن (پھر بھی) نکلنا ممکن نہ ہوا۔

تیسرے نے دعا کی: یا اللہ! کچھ مزدوروں کو میں نے مزدوری پر رکھا تھا، سب کو میں نے مزدوری دے دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ مال میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ ایک دن آیا اور آکر کہا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دے، میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آرہے ہیں یہ تمہاری مزدوری ہے یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر یہ منافع حاصل ہوا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! مذاق نہ کر، میں نے کہا: مذاق نہیں کر رہا، (حقیقت بیان کر رہا ہوں) چنانچہ (میری وضاحت کے بعد) وہ سارا مال لے گیا، کچھ نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر

میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا کی خاطر کیا تھا تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان بالکل سرک گئی (اور غار کا منہ کھل گیا) اور سب باہر نکل آئے۔ (بخاری)

﴿9﴾ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ثَلَاثٌ أَقْسَمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّكُمْ حَدِيثُنَا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ. أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا. وَأَحَدُهُنَّكُمْ حَدِيثُنَا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةٍ نَقَرِ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحْمَةً وَيَعْلَمُ اللَّهُ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخِيطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَةً، وَلَا يَعْلَمُ اللَّهُ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا سَوَاءٌ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح،

باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر رقم: ۲۳۲۵

حضرت ابو کبشہ انماريؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں قسم کھا کرتی چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ (وہ تین باتیں جس پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ ہے کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسری یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لئے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے

بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے) اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا، وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے، یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا میں بھی فلاں یعنی تیسرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے یعنی اچھے یا برے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا برے عمل پر ہوتا ہے۔ (ترمذی)

﴿10﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ أَكْتُبِيَ إِلَيَّ كِتَابًا تُؤْصِنُنِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرُنِي عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ التَّمَسَّ رِضًا اللَّهُ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْنَةَ النَّاسِ، وَمَنْ التَّمَسَّ رِضًا النَّاسُ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ" وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

رواہ الترمذی، باب منہ عاقبة من التمس رضا الناس رقم: ۲۴۱۴

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد و صلوة کے بعد لکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرمادیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔ "وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ" (اور تم پر سلامتی ہو) (ترمذی)

﴿ 11 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتَغَى بِهِ وَجْهَهُ.

رواہ النسائی، باب من غزا يلتمس الاجر والذكر، رقم: ۳۱۴۲

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لئے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (نسائی)

﴿ 12 ﴾ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا يَدْعُوهُمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.

رواہ النسائی، باب الاستنصار بالضعيف، رقم: ۳۱۸۰

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد (اس کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے فرماتے ہیں۔ (نسائی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَسْئَلُ أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَعَلَيْتُهُ عِثَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ النسائی، باب من اتى فراشه.....، رقم: ۱۷۸۸

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لئے عطیہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

﴿ 14 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمًّا، لَفَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ يَتَنَّهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

رواہ ابن ماجہ، باب الهم بالدنيا، رقم: ۴۱۰۵

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جس شخص کا مقصد دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں یعنی ہر کام میں اس کو پریشان کر دیتے ہیں، فقر (کا خوف) اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے پہلے سے مقدر تھی۔ اور جس شخص کی نیت آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان فرما دیتے ہیں، اس کے دل کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔

(ابن ماجہ)

﴿15﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ خِصَالٍ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. (وہو بعض الحدیث) رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۲۷۰/۱

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے مؤمن کا دل کینہ، خیانت (اور ہر قسم کی برائی) سے پاک رہتا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرنا۔ (۲) حاکموں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی وعائیں ہر طرف سے گھیرے رہتی ہیں (جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے)۔

(ابن حبان)

﴿16﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: طُوبَى لِلْمُخْلِصِينَ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدُّجَى، تَتَجَلَّى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلَمَاءَ. رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۴۳/۵

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ وہ اندھیروں میں چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔

(بیہقی)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي فَرَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ. رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ. قَالَ: تَادَى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِخْلَاصُ. (وہو جزء من الحدیث) رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۴۲/۵

قبیلہ اسلم کے حضرت ابو فراسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پکار کر پوچھا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اخلاص ہے۔

(بیہقی)

ریا کاری

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُتَالَى لَا يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يُذْكَرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [النساء: ۱۴۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے ست بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَوْلِيلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ﴾ [الماعون: ۴-۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) دکھلاوا کرتے ہیں۔ (ماعون)

فائدہ: نماز سے غافل ہونے میں قضا کر کے پڑھنا یا بے دھیانی سے پڑھنا یا کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا سب شامل ہے۔ (کشف الرحمن)

احادیث نبویہ

﴿35﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: بِحَسَبِ أَمْرِى مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ غَصَمَهُ اللَّهُ.

رواہ الترمذی، باب منہ حدیث ان لكل شیء شرة، رقم: ۲۴۵۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین یا دنیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ (ترمذی)

فائدہ: انگلیوں سے اشارہ کا مطلب مشہور ہونا ہے۔ حدیث میں مراد یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شہرت کا ہونا دنیا کے بارے مشہور ہونے سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ شہرت حاصل ہونے کے بعد اپنی بڑائی کے احساس سے بچنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ البتہ اگر کسی کی شہرت غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے نفس اور شیطان سے محفوظ رکھیں تو ایسے مخلصین کے حق میں شہرت خطرناک نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

﴿36﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَكْنِي، فَقَالَ: مَا يَكْنِيكَ؟ قَالَ: يُكْنِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ يَسِيرَ الرِّبَاءِ شَرٌّ، وَإِنَّ مَنْ عَادَى اللَّهَ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمَحَارَبَةِ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَنْبِرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِذَا حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ تَحْتِ غَبَاءٍ مُظْلِمَةٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب من ترجى له السلامة من الفتن، رقم: ۳۹۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن مسجد نبوی تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے ایک بات کی وجہ سے رونا آ رہا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو نیک ہوں، متقی ہوں اور ایسے چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو نہ انہیں بلایا جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں، وہ فتنوں کی کالی آندھیوں سے (دل کی روشنی کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے) نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

﴿37﴾ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ أَرْسَلَا فِي غَنَمٍ بِالْفَسَدِ لَهَا مِنْ حَرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. رواه الترمذی وقال:

هذا حديث حسن صحيح، باب حديث: ما ذنبان جائعان أرسلاني غنم.....، رقم: ۲۳۷۶

حضرت مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کے دین کو، مال کی حرص اور بڑا بننے کی چاہت نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُفَاحِرًا مُكَاتِرًا مُرَاتِبًا لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا إِسْتِغْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى عِيَالِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ۲۹۸/۷

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں پر فخر کرنے کے لئے، مالدار بننے کے لئے، نام و نمود کے لئے دنیا طلب کرے اگرچہ حلال طریقے سے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ اور جو شخص دنیا حلال طریقے سے اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے گھر والوں کے لئے روزی حاصل کر سکے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر سکے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿ 39 ﴾ عَنْ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَأَلَهُ عَنْهَا: مَا أَرَادَ بِهَا؟ قَالَ جَعَفَرُ: كَانَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ إِذَا حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ بَكَى حَتَّى يَنْقُطِعَ ثُمَّ يَقُولُ: يَخْسَبُونَ أَنَّ عَيْنِي تَقْرَأُ بِكَلَامِي عَلَيْكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَأَلَنِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا أَرَدْتُ بِهِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢٨٧/٢

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیان (وعظ اور تقریر) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے اس کا کیا مقصد اور کیا نیت تھی؟ حضرت جعفرؓ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینارؓ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی آواز بند ہو جاتی پھر فرماتے: لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارے سامنے بات کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یعنی میں بیان کرنے سے خوش ہوتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے تیرا کیا مقصد تھا۔ (بیہقی)

﴿ 40 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَسْخَطَ اللَّهَ فِي رِضَى النَّاسِ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ مِنْ أَرْضَاهُ فِي سَخَطِهِ، وَمَنْ أَرْضَى اللَّهَ فِي سَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَرْضَى عَنْهُ مَنْ أَسْخَطَهُ فِي رِضَاهُ حَتَّى يَزِينَهُ وَيَزِينُ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فِي عَيْنِهِ. رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح غير يحيى بن سليمان الجعفي، وقد

وثقه الذهبي في آخر ترجمة يحيى بن سليمان الجعفي، مجمع الزوائد ٣٨٦/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ناراض کر دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خوش کیا تھا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی خوش کر دیتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ ان ناراض ہونے والے لوگوں کی نگاہ میں اس شخص کو اچھا فرما دیتے ہیں، اور اس شخص کے قول اور عمل کو ان لوگوں کی نگاہ میں مزین کر دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 41 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ

النَّاسُ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَن يُقَالَ جَرِيءٌ، فَقَدْ قُتِلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَتَىٰ بِهِ، فَعَرَفَهُ نِعْمَةً، فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قُتِلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قُتِلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.

رواه مسلم، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، رقم: ٤٩٢٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اُس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لئے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنایا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لئے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے علم دین اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنایا جائے

گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تیسرا شخص وہ مالدار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتلائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے مال اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخی کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿42﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا، مِمَّا يَنْتَعِلُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِنَحَهَا. رواه ابو داود، باب في طلب العلم لغير الله، رقم: ۳۶۶۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے تھا دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ (ابوداؤد)

﴿43﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجَالٌ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّانِ مِنَ اللَّيْنِ، أَلْبِسْتُهُمْ أَخْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذَّنَابِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أِبْنِي يَغْتَرُونَ أَمْ عَلَيَّ يَخْتَرُونَ؟ فَبِنِي خَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فَتَنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.

رواه الترمذی، باب حديث خاتلى الدنيا بالدين و عقوبتهم، رقم: ۲۴۰۴

الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی۔ دار الباز مكة المكرمة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، بھیڑوں کی نرم کھال کا لباس پہنیں گے (تاکہ لوگ انہیں دنیا سے بے رغبت سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے

زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے بڑھ کر میرے مقابلے میں دلیر بن رہے ہیں؟ مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمند کو بھی حیران (و پریشان) بنا کر چھوڑے گا یعنی ان ہی لوگوں میں سے ایسے لوگوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کو طرح طرح کے نقصان میں مبتلا کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ اللَّهُ أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الكهف، رقم: ۳۱۵۴

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: ”اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور شرکاء اپنے ساتھ کسی کی شرکت قبول کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح ہرگز کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتے۔

﴿ 45 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب،

باب في من يطلب بعلمه الدنيا، رقم: ۲۶۵۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد (مثلاً عزت، شہرت، مال وغیرہ حاصل

(کرنے) کے لئے سیکھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

﴿46﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنَ جُبِّ الْحَزْنِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزْنِ؟ قَالَ: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: الْقُرَاءَةُ الْمُرَاوَنُ بِأَعْمَالِهِمْ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی الرياء والسمعة، رقم: ۲۳۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جُبُّ الْحَزْنِ سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جُبُّ الْحَزْنِ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم روزانہ سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو دکھلاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿47﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ أَنَا سَأَلْتُ مِنْ أُمَّتِي سَيِّفَقَهُوْنَ فِي الْبَلَاءِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَقُولُونَ: نَأْتِي الْأَمْرَاءَ فَتُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ، كَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَأَنَّهُ يَعْنِي: الْخَطِيَايَا.

رواہ ابن ماجہ، ورواہ ثقات، الترغیب ۱۹۶/۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (پھر حکام کے پاس اپنی ذاتی غرض سے جائیں گے) اور کہیں گے ہم ان حکام کے پاس جا کر ان کی دنیا سے فائدہ تو اٹھا لیتے ہیں (لیکن) اپنے دین کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا (کہ ان حکام کے پاس ذاتی غرض کے لئے جائیں اور ان سے متاثر نہ ہوں) جس طرح خاردار درخت سے سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں مل سکتا اسی طرح ان حکام کی نزدیکی سے سوائے برائیوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ ترغیب)

﴿48﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ

الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ قَالَ، قُلْنَا: بَلَى، فَقَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ فَيَزِيَنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب الرياء والسعۃ، رقم: ۴۲۰۴

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنے حجرہ مبارک سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شرک خفی ہے (جس کی ایک مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو سنوار کر اس لئے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 49 ﴾ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَشِيرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْإِسْنَاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالْتَّمَكِينَ فِي الْأَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ.

رواہ احمدہ/ ۱۳۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت، سربلندی، نصرت اور روئے زمین میں غلبہ کی خوشخبری دے دو (یہ انعامات تو مجموعی طور پر امت کو مل کر رہیں گے پھر ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق ہوگا) چنانچہ جس نے آخرت کا کام دنیوی منافع حاصل کرنے کے لئے کیا ہوگا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 50 ﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ.

(وہو بعض الحدیث) رواہ احمد ۱۲۶/۴

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو دکھلانے کے لئے یہ اعمال کئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے بلکہ ان لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

﴿ 51 ﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ، فَذَكَرْتُهُ، فَأَبْكَانِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اتَّخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّشْرِكُ أَتُشْرِكُ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَتَنًا، وَلَكِنْ يُرَاوُونَ بِأَعْمَالِهِمْ، وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ أَنْ يُضَيِّحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرَكَ صَوْمَهُ.

رواہ احمد ۱۲۴/۴

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آگئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی اس بات نے مجھے رُلا دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوتِ خفیہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں (لیکن) وہ نہ تو سورج اور چاند کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کاری کرے گی۔ شہوتِ خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کر لے)۔

(مسند احمد)

﴿ 52 ﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ.

رواہ احمد ۲۳۵/۵

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں

ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے مگر اندرونی طور پر دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے غرض کی وجہ سے ظاہری دوستی ہوگی اور اندرونی دشمنی کی وجہ سے وہی ایک دوسرے سے خوفزدہ بھی رہیں گے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد ذاتی اغراض پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوگی۔

﴿ 53 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ ذَنْبِ النَّمْلِ، فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ: وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ، وَهُوَ أَخْفَى مِنْ ذَنْبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ. رواه احمد ٤٠٣/٤

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا: لوگو! اس شرک (ریا کاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے ریگٹے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل میں سوال پیدا ہوا اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ یہ چیونٹی کے ریگٹے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: ”اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ“ ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا أَخَشَى عَلَيْكُمْ شَهَوَاتِ الْغَيِّ فِي بَطْنِ نَفْسِكُمْ وَفُرُوجِكُمْ، وَمُضِلَّاتِ الْهَوَى. رواه احمد والبخاری والطبرانی في الثلاثة ورجالہ رجال الصحیح لان ابیہ الحکم البنائی الراوی عن أبی بزرۃ بینہ الطبرانی، فقال: عن أبی الحکم، هو علی بن الحکم، وقد روى له البخاری، وأصحاب السنن، مجمع الزوائد ٤٤٦/١

حضرت ابو بزرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ایسی گمراہ کن خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا تعلق تمہارے پیٹوں اور

شرمگاہوں سے ہے (جیسے حرام کھانا، بدکاری وغیرہ) اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو (تمہیں راہِ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ النَّاسَ يَعْمَلُهُ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ، وَصَغُرُهُ، وَحَقَرُهُ. رواه الطبرانی في الكبير واحد اسانيد الطبرانی في الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۸۱/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 56 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُومُ فِي الدُّنْيَا مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ إِلَّا سَمِعَ اللَّهُ بِهِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۸۳/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت اور دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو دکھلانے کے لئے کئے تھے جس کی وجہ سے اس کی رسوائی ہوگی)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 57 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخْتَمَةٍ، فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَلْقُوا هَذِهِ، وَأَقْبِلُوا هَذِهِ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ وَجَلَالُكَ، مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ هَذَا كَانَ لَغَيْرِ وَجْهِی، وَإِنِّي لَا أَقْبِلُ الْيَوْمَ إِلَّا مَا بَغَيْی بِهِ وَجْهِی. وَفِي رِوَايَةٍ: فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ، مَا كَتَبْنَا إِلَّا مَا عَمِلَ، قَالَ: صَدَقْتُمْ، إِنَّ عَمَلَهُ كَانَ لَغَيْرِ وَجْهِی.

رواه الطبرانی في الاوسط باسنادين، ورجال أحدهما رجال الصحيح،

ورواه البزار، مجمع الزوائد ۶۳۵/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قبول کرلو اور بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لئے نہیں کئے تھے اور میں آج کے دن ان ہی اعمال کو قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کئے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا (اور وہ سب اعمال نیک اور اچھے ہی ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتو! تم سچ کہتے ہو (لیکن) اس کے اعمال میری رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے تھے۔

(طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿58﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشَحُّ مَطَاعٍ، وَهُوَى مُتَّبَعٍ، وَاعْتِبَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. (وهو طرف من الحديث) رواه البزارو اللفظ له والبيهقي وغيرهما مروى عن جماعة من الصحابة واسانيدہ وان كان لا يسلم شئ منها من مقال فهو بمجموعها حسن ان شاء الله تعالى، الترغيب ۲۸۶/۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ مکمل جس کی اطاعت کی جائے یعنی بخل کیا جائے، وہ خواہش نفس جس پر چلا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو بہتر سمجھنا۔

﴿59﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ أَسْوَأِ النَّاسِ مَنْزِلَةً مَنْ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. رواه البيهقي في شعب الایمان ۳۰۸/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کر لے۔ یعنی دوسرے کو دنیوی فائدے

پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کر کے اپنی آخرت کو برباد کر لے۔ (بیہقی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ مُنَافِقَ عَلِيمٍ اللِّسَانِ .
رواہ البیہقی فی شعب الإیمان ۲/۲۸۴

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ڈر اس منافق کا ہے جو زبان کا عالم ہو (علم کی باتیں کرتا ہو لیکن ایمان اور عمل سے خالی ہو)۔ (بیہقی)

فائدہ: منافق سے مراد ریا کار یا فاسق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً لَمْ يَزَلْ فِي مَقَبٍ اللَّهِ حَتَّى يَجْلِسَ .
تفسیر ابن کثیر ۳/۱۱۶

حضرت عبد اللہ بن قیس خزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا .

رواہ ابن ماجہ، باب من لبس شهرة من الثياب، رقم: ۳۶۰۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔ (ابن ماجہ)



دعوت و تبلیغ

اپنے یقین و عمل کو درست کرنے اور سارے انسانوں کو صحیح یقین و عمل پر لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقہ محنت کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

دعوت اور اس کے فضائل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ يَدْعُوْا اِلَى دَارِ السَّلَامِ ط وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ﴾ [یونس: ۲۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاٰمِيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿[الجمعة: ٢]﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے اُن پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ یعنی وہ رسول اُمّی اور اُن پڑھ ہیں وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کریم کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں اور ایمان لانے کے لئے ان کو آمادہ کرتے ہیں (جس سے ان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے) اور ان کی اخلاقی اصلاح کرتے اور ان کو سنوارتے ہیں، ان کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور سنت اور صحیح سمجھ بوجھ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یقیناً ان رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ (جمہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ شِئْنَا لَکَبَعْنَا فِی كُلِّ قَرْیَةٍ نَذِیْرًا ۚ فَلَا تُطِيعُ الْکَافِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا کَبِیْرًا﴾ [الفرقان: ٥٢، ٥١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر ہم چاہتے تو (آپ کے علاوہ اسی زمانے میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے (اور تنہا آپ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر بڑھانا مقصود ہے اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا تو اس طرح سارا کام تنہا آپ کے سپرد کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لہذا اس نعمت کے شکریہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے (یعنی کافر تو اس سے خوش ہوں گے کہ آپ تبلیغ نہ کیا کریں یا کم کریں) اور قرآن (میں جو حق کے دلائل ہیں ان) سے ان کفار کا زور و دشواری سے مقابلہ کیجئے (یعنی عام اور تمام تبلیغ کیجئے، سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمت قوی رکھئے)۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

[النحل: ١٢٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیجئے۔ (نحل)

[الذاریات: ٥٥]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَذِکْرٌ فَإِنَّ الذِّکْرَ یُتَنَفَّعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو

لَهُمْ وَأَسْرَزْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۖ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ فَفَ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۖ يُرْسِلُ
السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا ۖ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَأَنْبِيَاءٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ
لَكُمْ أَنْهَارًا ۖ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۖ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۖ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ
خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا ۖ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۖ
وَاللَّهُ آتِبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۖ ثُمَّ يُعَذِّبُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجْكُمْ إِخْرَاجًا ۖ وَاللَّهُ جَعَلَ
لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۖ لَتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠-١﴾

[نوح: ۱-۲۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرائیے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں صاف طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان سے ڈرتے رہو اور میرا کہنا مانو (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیں گے اور موت کے مقررہ وقت تک عذاب کو مؤخر رکھیں گے یعنی دنیا میں بھی عذاب سے حفاظت رہے گی اور آخرت میں عذاب کا نہ ہونا ظاہر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا یعنی ایمان اور تقویٰ کی برکت سے عذاب سے تو حفاظت ہو جائے گی مگر موت بہر حال آکر رہے گی۔ کاش تم یہ بات سمجھتے (جب ایک لمبی مدت تک ان باتوں کا اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب میں اپنی قوم کو رات دن، دعوت دیتا رہا۔ مگر وہ میرے بلانے پر دین سے اور بھی زیادہ بھاگنے لگے۔ جب بھی میں ان کو ایمان کی دعوت دیتا تا کہ ان کے ایمان کے سبب آپ ان کو بخش دیں تو وہ لوگ کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے (تا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھیں اور میں ان کو نہ دیکھوں) اور (شرارت پر) اڑ گئے اور بے حد تکبر کیا۔ پھر (بھی میں ان کو مختلف طریقوں سے نصیحت کرتا رہا چنانچہ) میں نے انہیں برملا بھی بلایا پھر میں نے اُن کو علانیہ بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا، یعنی جو طریقہ بھی اُن کی ہدایت کا ہو سکتا تھا اس کو چھوڑا انہیں، عام جمعوں میں میں نے اُن کو دعوت دی پھر خاص طور پر ان کے گھروں پر جا کر بھی علانیہ اور کھول کھول کر بیان کیا اور خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے ان کو نفع نقصان سے آگاہ کیا اور (اسی سمجھانے کے سلسلہ میں) میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، بیشک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ اس استغفار پر اللہ تعالیٰ

کثرت سے تم پر بارشیں برسائیں گے اور تمہارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے اور تمہارے لئے بہت سے باغ لگا دیں گے اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ انہوں نے تمہیں کئی مرحلوں میں بنایا ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر تلے سات آسمان بنائے ہیں اور ان آسمانوں میں چاند کو چمکتا ہوا بنایا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشن) بنادیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا پھر تمہیں (مرنے کے بعد) زمین ہی میں لوٹا دیں گے اور (قیامت میں) اس زمین سے تم کو باہر لے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو یعنی (زمین پر چلنے پھرنے میں راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں)۔ (نوح)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِنَّ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ﴾
[الشعراء: ۲۳-۲۸]

وَقَالَ تَعَالَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: ﴿قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يُمُوسَى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَا يَبْصُلُ رَبِّي وَلَا يُنْسَى ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً﴾
[طہ: ۴۹-۵۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب ہیں، اگر تمہیں یقین آئے۔ فرعون نے اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں سے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو؟ یہ کیسی بے کار باتیں کر رہا ہے، لیکن موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ وہی تمہارے رب ہیں اور وہی تمہارے پچھلے باپ داداؤں کے رب ہیں۔ فرعون اپنے لوگوں سے کہنے لگا: یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ کوئی دیوانہ ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہی مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کے رب ہیں۔ اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ (شعراء)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کی دعوت کو اس طرح ذکر فرمایا: فرعون نے کہا: موسیٰ (یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا ہم دونوں کا (بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب صورت و شکل عطا فرمائی (پھر تمام مخلوقات کو ہر قسم کے فائدے حاصل کرنے کی) سمجھ عطا فرمائی۔ (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا معقول جواب سن کر بے ہودہ سوالات شروع کر دیئے اور) کہا: اچھا پچھلے لوگوں کے حالات بتلائیے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں ہے۔ میرے رب (ایسے جاننے والے ہیں کہ) نہ غلطی کرتے ہیں۔ اور نہ بھولتے ہیں (ان لوگوں کے اعمال کا صحیح صحیح علم میرے رب کو حاصل ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عام صفات بیان فرمائیں جسے ہر عوامی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا) وہ رب ایسے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ (ط)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾ [ابراہیم: ۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت اور راحت کے جو واقعات ان کو پیش آتے رہے ہیں وہ واقعات ان کو یاد دلاؤ کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَبْلَغُكُمْ رَسُولًا ۚ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ﴾ [الاعراف: ۶۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَنْقُومُ اتَّبِعُونِ أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۚ يَقُومُ إِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۚ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَتَنَّىٰ ۚ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَيَقُولُ مَالِي اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجْوَى
وَتَدْعُوْنِي اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنِي لَا اُكْفِرُ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكُ بِهِ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاَنَا
اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنِي اِلَيْهِ لَيْسَ لَكَ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا
وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ وَاَنْ مَّرَدُّنَا اِلَى اللّٰهِ وَاَنْ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ ۝ فَسْتَذْكُرُوْنَ
مَا اَقُولُ لَكُمْ ط وَاَقْصُصْ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَّهَ اللّٰهُ
سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِالِاِيْمَانِ سُوْءُ الْعَذَابِ ﴿المومن: ۳۸-۴۵﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فرعون کی قوم میں سے) وہ آدمی جو (موسیٰ علیہ السلام پر) ایمان لایا تھا (اور اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا) اپنی قوم سے کہا: میرے بھائیو! تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کا راستہ بتاؤں گا۔ میرے بھائیو! دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہی ہے۔ جو بُرے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی دیا ہی ملے گا اور جس نے نیک کام کیا چاہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی۔ میرے بھائیو! آخر کیا بات ہے کہ میں تم کو نجات کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی دعوت دیتے ہو۔ تم مجھے اس بات کی طرف دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جاؤں اور ان کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جانا ہے اور بیشک بندگی کی حد سے نکلنے والے ہی دوزخی ہیں۔ میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے چل کر یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس مؤمن کو ان لوگوں کی بُری چالوں سے محفوظ رکھا اور خود فرعونوں پر بدترین عذاب نازل ہوا۔ (مومن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَاَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
عَلٰى مَا اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَعْزَمِ الْاُمُوْرِ﴾ [لقمن: ۱۷]

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی جس کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا) میرے پیارے بیٹے! نماز پڑھا کرو، اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، بُرے کاموں سے منع کیا کرو اور جو مصیبت تم

پر آئے اس کو برداشت کیا کرو، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ (ظہن)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا لَا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعذِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ اتَّبَعَْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعِقَابٍ بَيِّنٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [الاعراف: ۱۶۴-۱۶۵]

(بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی۔ اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی، (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں۔ اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لئے نصیحت کر رہے ہیں تاکہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا، ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آجائیں (اور ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس برے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أَتَوْا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ﴾

[ہود: ۱۱۶-۱۱۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد

سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچا لیا تھا (یعنی پچھلی امتوں کی ہلاکت کے جو قہصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچا لئے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے، اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جن کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلا وجہ) تباہ و برباد کر دیں۔ (ہود)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾
[العصر: ۱-۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: زمانے کی قسم! بیشک انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے (یہ لوگ البتہ پورے پورے کامیاب ہیں)۔ (عصر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾
[آل عمران: ۱۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

(آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ فَدَعَا عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾

[یوسف: ۱۰۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ فرما دیجئے میرا راستہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جو میری پیروی کرنے والے ہیں وہ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں)۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَسْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط
أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ [التوبة: ٧١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی مددگار ہیں جو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم فرمائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِنِّمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة: ٢٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِذْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۖ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ [حم السجدة: ٣٣-٣٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (فرمانبرداری کے اظہار کے لئے) کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) تو آپ (اور آپ کے ماننے والے) برائی کا جواب بھلائی سے دیں (مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، سختی کے جواب میں نرمی) چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص کو آپ سے دشمنی تھی وہ ایک دم ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی ہمدرد دوست ہوتا ہے، اور یہ بات برداشت کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے (اس آیت سے معلوم ہوا کہ داعی الی اللہ کو بہت زیادہ صبر و استقلال اور عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے)۔ (حم مجیدہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُوهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ﴾ [التحریم: 6]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ
جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس آگ پر ایسے سخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں کہ ان کو
جو حکم بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم
دیا جاتا ہے۔ (تحریم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ غَافِقٌ الْأُمُورِ﴾ [الحج: ۴۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ مسلمان لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں
تب بھی یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام
کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں
ہے۔ (حج)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي
الْدِينِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ط هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ لَا مِنْ قَبْلُ وَفِي
هَذَا لَيَكُونَنَّ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ [الحج: ۷۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق
ہے۔ انہوں نے تمام دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح
کی سختی نہیں کی (لہذا دین کا کام آسان ہے۔ اور جو اسلام کے احکام تم کو دیئے گئے ہیں وہ دین
ابراہیمی کے مطابق ہیں اس لئے) تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا
لقب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلمان رکھا ہے (یعنی
فرمانبردار اور وفا شعار)۔ تم کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے
گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو۔ (حج)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب دوسری امتیں انکار کریں گی کہ انبیاء نے ہم کو تبلیغ نہیں کی تو وہ انبیاء، امت محمدیہ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک پیغمبروں نے دعوتِ تبلیغ کی، جب سوال ہوگا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیں گے کہ ہم کو ہمارے نبی نے بتایا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی گواہی کے معترف ہونے کی تصدیق فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس لئے چن لیا ہے تاکہ رسول تم کو بتائیں اور سکھائیں تم دوسرے لوگوں کو بتاؤ اور سکھاؤ۔
(کشف الرحمن)

احادیثِ نبویہ

﴿1﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ وَاللَّهُ يَهْدِي وَانَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي. رواه الطبرانی في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٣٩٥/١

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ (طبرانی، جامع الصغیر)

﴿2﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعِمِّهِ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: لَوْ لَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَا قُرْزَتْ بِهَا عَيْنُكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: "إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ" الْآيَةَ. رواه مسلم، باب الدليل على صحة اسلام.....، رقم: ١٣٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب سے اُن کی وفات کے وقت) ارشاد فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابوطالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنہ کا ڈرنہ ہوتا کہ ابوطالب نے صرف

موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ ترجمہ: آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیدیں۔

(مسلم)

﴿3﴾ عَنْ غَاثِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَدْتُ مِنْ مَحَالِسِ قَوْمِكَ، وَاتَّهَمُوكَ بِالْغَيْبِ لِأَبَانِهَا وَأُمَّهَاتِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، أَذْعُوكَ إِلَى اللَّهِ" فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ كَلَامِهِ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَنْطَلَقَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا بَيْنَ الْإِخْشَبِيِّنِ أَحَدٌ أَكْثَرَ سُورًا مِنْهُ بِإِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَضَى أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَاسْتَلَمُوا، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَّ بَعَثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ وَأَبَى غُبَيْدَةَ بْنِ الْجَوَّاحِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبَى سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْأَسَدِ وَالْأَزْقَمَ بْنَ أَبِي الْأَرْقَمِ، فَاسْتَلَمُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

البدایة والنهاية ۸۰/۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ آپ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا: ابو القاسم (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) آپ اپنی قوم کی مجلسوں میں دکھائی نہیں دیتے اور لوگ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ان کے باپ دادا میں عیوب نکالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ختم ہوتے ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر جتنے خوش تھے مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کوئی شخص کسی بات سے اتنا خوش نہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس (دعوت دینے کے لئے) تشریف لے گئے، یہ حضرات بھی مسلمان ہو گئے۔ دوسرے روز حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد اور حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مسلمان ہو گئے (دودن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت سے نو حضرات نے اسلام قبول کیا)۔

﴿4﴾ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ (فِي قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي قُحَافَةَ): فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم (مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ) وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ أَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِيهِ يَقُودُهُ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: هَلَّا تَرَكْتُ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا آتِيهِ فِيهِ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ أَحَقُّ أَنْ يَمْشِيَ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَسْلِمَ، فَأَسْلَمَ، وَدَخَلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَأْسُهُ كَأَنَّهَا نَعَامَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: غَيْرُوا هَذَا مِنْ شَعْرِهِ . رواه احمد و الطبرانی و رجالهما ثقات، مجمع الزوائد ٢٥٤/٦

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (فتح مکہ کے دن) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ابوبکر! ان بزرگوار کو گھر میں کیوں نہیں رہنے دیا کہ میں خود ان کے پاس گھر آجاتا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: آپ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو ان کے سر کے بال ٹھگامہ درخت کی طرح سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان بالوں کی سفیدی کو (مہندی وغیرہ لگا کر) بدل دو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ٹھگامہ ایک درخت ہے جو برف کے مانند سفید ہوتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿5﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" أَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَادَى: يَا صَبَا حَاهُ، فَاجْتَمَعَ

النَّاسُ إِلَيْهِ يَنْزِلُ رَجُلٌ يَحْيَىٰ إِلَيْهِ وَيَنْزِلُ رَجُلٌ يَبْعَثُ رَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي كَعْبٍ، أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا يَسْفَحُ هَذَا الْحَبْلَ تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ صِدْقُكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ - لَعَنَهُ اللَّهُ - تَبَّالِكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَمَا دَعَوْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ".

رواہ احمد ۱۷/۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ آیت نازل فرمائی (اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا: یا صباغہ "یعنی لوگو! صبح دشمن حملہ کرنے والا ہے" اس لئے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو عبد المطلب، بنو فہر، بنو کعب! ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابو لہب بولا۔ اللہ کی لعنت ہو (نعوذ باللہ) تو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے، ہمیں محض اس لئے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔

(مسند احمد، البدایہ والنہایہ)

﴿6﴾ عَنْ مُنِيبِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَقْلِحُوا" فَمِنْهُمْ مَنْ تَقَلَّ فِي وَجْهِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَفَا عَلَيْهِ التُّرَابُ، وَمِنْهُمْ مَنْ سَبَّهَ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَأَقْبَلْتُ جَارِيَةً بَعْسَ مِنْ مَاءٍ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا بَنِيَّةُ! لَا تَخْشَى عَلَى ابْنِكَ غِيلَةً وَلَا ذِلَّةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ وَضِيعَةٌ.

رواہ الطبرانی وفيہ: منیب بن مدرك ولم اعرفه، وبقية رجاله ثقات مجمع الزوائد

۱۸/۶ وفي الحاشية: منیب بن مدرك ترجمہ البخاری فی تاریخہ وابن ابی حاتم ولم يذكر فيه جرحاً

ولا تعديلاً.

حضرت زینب ازادی رحمۃ اللہ علیہا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ جاہلیت میں دیکھا آپ فرما رہے تھے: لوگو! ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہو کا میاب ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی تو آپ کے چہرے پر تھوک رہا تھا اور کوئی آپ پر مٹی ڈال رہا تھا اور کوئی آپ کو گالیاں دے رہا تھا (اور یونہی ہوتا رہا) یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا۔ پھر ایک لڑکی پانی کا پیالہ لے کر آئی جس سے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور فرمایا: میری بیٹی! نہ تو تم اپنے باپ کے اچانک قتل ہونے سے ڈرو اور نہ کسی قسم کی ذلت کا خوف رکھو۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ ایک خوبصورت بچی تھیں۔

﴿7﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَنْ أَظْهَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَرْبَعِينَ فَارِسًا مَعَ عَبْدِ شَرِّ فَقَدِمُوا عَلَيْهِ بِكِتَابِي فَقَالَ لَهُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ شَرِّ قَالَ: بَلْ أَنْتَ عَبْدُ خَيْرٍ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَتَبَ مَعَهُ الْجَوَابَ إِلَى حَوْشَبٍ ذِي ظُلَيْمٍ فَأَمَنَ حَوْشَبٌ.

الإصابة ۱/ ۳۸۲

حضرت محمد بن عثمان اپنے دادا حضرت حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دے دیا تو میں نے عبدشر کے ساتھ آپ کی خدمت میں چالیس سواروں کی ایک جماعت بھیجی۔ وہ میرا خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا (میرا نام) عبدشر یعنی برائی والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم عبدخیر (بھلائی والے) ہو (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام پر بیعت فرمالیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے خط کا جواب لکھا اور ان کے ہاتھ حوشب کو بھیجا (جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت تھی) حوشب (اس خط کو پڑھ کر) ایمان لے آئے۔ (اصابہ)

﴿8﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

رواہ مسلم، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان.....، رقم: ۱۷۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے یعنی اس برائی کا دل میں غم ہو اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔
(مسلم)

﴿ 9 ﴾ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِينَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا.

رواہ البخاری، باب هل یقرع فی القسمة والاستہام فیہ؟ رقم: ۲۴۹۳

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک پانی کے جہاز پر سوار ہوں)۔ قُرْعہ سے جہاز کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصے میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصے میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گذرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے ہی پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کو ان کے اس ارادے سے نہ روکیں (اور وہ سوراخ کر لیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے۔
(بخاری)

فائدہ: اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک جہاز سے دی گئی ہے۔ جس میں سوار لوگ ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی طرح

ایک جہاز میں سوار ہیں۔ اس جہاز میں فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ اگر نافرمانی عام ہوئی تو اس سے صرف وہی طبقہ متاثر نہیں ہوگا جو اس نافرمانی میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی۔ اس لئے انسانی معاشرہ کو بتایا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو روکا جائے اگر ایسا نہیں ہوگا تو سارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

﴿10﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى تَعْمَلَ الْخَاصَّةُ بِعَمَلِ تَقْدِيرُ الْعَامَّةِ أَنْ تُغَيِّرَهُ، وَلَا تُغَيِّرَهُ، فَذَاكَ حِينَ يَأْذُنُ اللَّهُ فِي هَلَاكِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ۔ رواه الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٥٢٨/٧

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی غلطیوں پر سب کو (جو اس غلطی میں مبتلا نہیں ہیں) عذاب نہیں دیتے البتہ سب کو اس صورت میں عذاب دیتے ہیں جب کہ فرمانبردار باوجود قدرت کے نافرمانی کرنے والوں کو نہ روکیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿11﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ) عَنِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ: أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: اَللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رَبُّ مُبْلَغٍ يُبْلَغُهُ مَنْ هُوَ أَوْحَى لَهُ۔ رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ لا ترجعوا بعدي كفارا..... رقم: ٧٠٧٨

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے اخیر میں) ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں پہنچا دیئے (صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے پہنچا دیئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ ہو جائیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بسا اوقات دین کی باتیں جس کو پہنچائی جائیں وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس بات کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بات سنی جائے اسے سننے والا اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے ممکن ہے وہ لوگ اسے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔ (فتح الباری)

﴿ 12 ﴾ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْخَذَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، رقم: ۲۱۶.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبِيثُ.

رواہ البخاری، باب یا جوج وما جوج، رقم: ۷۱۳۵.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ (بخاری)

﴿ 14 ﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرَضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعْوِذُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمَ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

رواہ البخاری، باب اذا اسلم الصبي فمات، رقم: ۱۳۵۶.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سر ہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ فرما رہے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچا لیا۔ (بخاری)

﴿ 15 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِئِنَّكَ الْخَزَائِنَ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَقًا لِلْبُشْرِ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْبُشْرِ مِغْلَقًا لِلْخَيْرِ۔
رواہ ابن ماجہ، باب من كان مفتاحا للخیر، رقم: ۲۳۸۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں۔ ان نعمتوں کے خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی (اور) برائی کا تالا بنادیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ اور تباہی ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی (اور) بھلائی کا تالا بنادیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 16 ﴾ عَنْ جَوْنِبِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اَللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا۔

رواہ البخاری، باب من لا يثبت على الخيل ۱۱۰۴/۳ دار ابن کثیر، دمشق

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی: اے اللہ! اسے اچھا گھڑ سوار بنادیتے اور خود سیدھے راستے پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنادیتے۔ (بخاری)

﴿ 17 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرًا، اللَّهُ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَى۔

رواہ ابن ماجہ، باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، رقم: ۴۰۰۸۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو

لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائی کو روکنے کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورا نہ کرنا اپنے کو گھٹیا سمجھنا ہے۔

﴿ 18 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّفْسُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا! اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْعَدُوِّ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرَّيَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ" إِلَى قَوْلِهِ "فَيَسْقُوتُ" [المائدة: 78-81] ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْضُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَضْرًا.

رواہ ابو داؤد، باب الامر والنہی برقم: ۴۳۳۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا یا فلاں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لئے کہ وہ کام تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور آمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ" سے "فَيَسْقُوتُ" تک پڑھا۔ (پہلی روایات کا ترجمہ یہ ہے) "بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی

لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ واقعی ان کا یہ کام بلاشبہ برا تھا۔“ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو۔

(ابوداؤد)

﴿ 19 ﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَفَرُّوْنَ وَنَ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَضَيْتُمْ﴾ [المائدة: ١٠٥]، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ. رواه الترمذی وقال: حديث صحيح، باب ماجاء فی نزول العذاب إذا لم یغیر المنکر، رقم: ۲۱۶۸

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پیش کرتے ہو: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَضَيْتُمْ ”اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں“ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں، تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیں۔

(ترمذی)

فائدہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ تم آیت کا مفہوم یہ سمجھتے ہو کہ جب انسان خود ہدایت پر ہو تو اس کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ضروری نہیں کیونکہ دوسروں کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرما کر آیت کے اس غلط مفہوم کی تردید فرمائی ہے جس سے یہ واضح ہوا کہ حتی الامکان برائی سے روکنا امت کی ذمہ داری اور ہر فرد کا کام ہے۔ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ تمہارا دین کے راستے پر چلنا اس طرح ہو کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہے ہو پھر اگر کوئی شخص تمہاری اصلاح کی کوشش کے باوجود بھی گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔

(بیان القرآن)

﴿ 20 ﴾ عَنْ حَدِيثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْقُلُوبُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا عَوْدًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نُكْتَةٌ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءٌ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكْتَةٌ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءٌ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضٍ مِثْلَ الصَّفَاءِ، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوْتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخِرُ أَسْوَدٌ مِزْبَادًا كَالْكُوزِ مُجْجِيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ.

رواہ مسلم، باب رفع الامانة والايمان من بعض القلوب..... برقم: ۳۶۹

حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح چٹائی کے تھکے آگے پیچھے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ لہذا جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کر لے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا تو اس دل میں ایک سفید نشان لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی جس طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا)۔ دوسری قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے الٹے پیالہ کی طرح ہوگا یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہو جائے گا اور جس طرح الٹے پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اسی طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے یہ نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی۔ (مسلم)

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ! كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ (عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ) قَالَ: أَمَّا اللَّهُ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: بَلَى اتَّعَمُّرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَا هُوَا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَعًا مُطَاعًا، وَهُوَ مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً، وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِغَيْبِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَقَالَ

(أَبُو ثَعْلَبَةَ) : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ، قَالَ: أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ.

رواہ ابو داؤد، باب الامر والنہی، رقم: ۴۳۴۱

حضرت ابو امیہ شعبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَلَیْكُمْ أَنْفُسُكُمْ ”تم اپنی فکر کرو“ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی ہی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگ عام طور سے بخل کر رہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جا رہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عوام کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس؟ کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر ثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آخری زمانہ میں عمل کرنے والا شخص اپنی اس خاص فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجہ میں بڑھ جائے گا کیونکہ صحابہ کرام بہر حال باقی ساری امت سے افضل ہی ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا ضروری ہے البتہ اگر ایسا وقت آجائے جس میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد بالکل ختم ہو جائے تو اس صورت میں یکسو رہنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کیونکہ اس وقت امت میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَفَاتِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدَّ تَحَدَّثَ فِيهَا، فَقَالَ: فَإِذَا أَيْتَمْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكُفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ، یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً.....، رقم: ۶۲۲۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کے حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

فائدہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراد یہ تھی کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں۔ اس لئے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی و دنیوی امور کے بارے میں آپس میں رائے مشورہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے علاج معالجہ تجویز کرتے ہیں، اگر آپس میں کوئی رنجش ہو تو صلح و صفائی کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 23 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في رحمة الصبيان، رقم: ۱۹۲۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے

بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

﴿24﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(الحديث)۔ رواه البخاری، باب الفتنه التي تموج كموج البحر، رقم: ۷۰۹۶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی سے بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿25﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَقْلِبَ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا قَالَ: يَارَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَانَا لَمْ يَغْصِكَ طَرْفَةٌ عَيْنٍ قَالَ: فَقَالَ: أَقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطًّا.

مشكاة المصابيح، رقم: ۵۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلا۔ (مشكاة المصابيح)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ بے شک میرے اس بندے نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی، مگر اس کا یہ جرم ہی کیا کم ہے کہ لوگ اس کے سامنے گناہ کرتے رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا، برائی پھیلتی رہی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے مگر ان برائیوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر کبھی بھی ناگواری کے آثار محسوس نہیں ہوئے۔ (مرقاۃ)

﴿26﴾ عَنْ دُرَّةِ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ أَقْرَبُهُمْ وَأَتْقَاهُمْ وَأَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رواه أحمد وهذا لفظه، والطبرانی ورجالهما ثقات

وفی بعضہم کلام لا یضر، مجمع الزوائد ۷/۵۲۰

حضرت درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بہترین شخص کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن شریف کا پڑھنے والا، سب سے زیادہ تقویٰ والا، سب سے زیادہ نیکی کے کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿27﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَإِلَى قَيْصَرٍ، وَإِلَى النَّجَاشِيِّ، وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رواه مسلم، باب كتب النبي ﷺ إلى ملوك الكفار، رقم: ۴۶۰۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری، قیصر، نجاشی اور ہر بڑے حاکم کو خط لکھا (ان خطوط میں) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں ہیں (جو مسلمان ہو گئے تھے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی (بلکہ یہ دوسرا شخص تھا۔ حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا)۔ (مسلم)

﴿28﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: إِذَا غُمِلَتْ الْخَطِئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَبَّرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. رواه أبو داود باب الأمر بالنهي، رقم: ۴۳۴۵

حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔ (ابوداؤد)

﴿29﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبَ وَالْفَرَاشَ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يُذَبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقْلِتُونَ مِنْ يَدِي. رواه مسلم، باب شفقتہ ﷺ علی امتہ..... رقم: ۵۹۵۸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کردوں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکل چلے جا رہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔

(مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے آپ کے دل میں تھی۔ (نووی)

﴿30﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَةً قَوْمُهُ فَأَذْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. رواه البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۴۷۷

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو اتنا مارا کہ لہو لہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں (اسی طرح کا واقعہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی غزوہ اُحُد کے بمقام طائف (یوم العقبہ) پر پیش آیا۔) (بخاری)

﴿31﴾ عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَوَاصِلَ الْأَخْرَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلُ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ.

(وهو طرف من الرواية) الشمائل المحمدية والمخاض المصطفوية، رقم: ۲۲۶

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ (امت کے بارے میں) مسلسل غمگین اور ہمیشہ فکر مند رہتے تھے کسی گھڑی آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے، بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَقْنَا نِبَالَ تَقِيفٍ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ تَقِيفًا . رواه الترمذی وقال : هذا حديث حسن صحيح غريب ،

باب فی تقیف و بنی حنیمة، رقم: ۳۹۴۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ تقیف کے تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا آپ ان کے لئے بددعا فرمادیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! قبیلہ تقیف کو ہدایت عطا فرمادیجئے۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضَلُّنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ ﴾ [ابراہیم: ۳۶] وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ إِن تَعَذَّبْنَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ ﴾ [المائدة: ۱۸] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ أُمِّیْ أُمِّیْ ، وَبَكَّى ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ : يَا جِبْرِيلُ ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ ، فَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ ؟ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ : فَأَجَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ ، وَهُوَ أَعْلَمُ ، فَقَالَ اللَّهُ : يَا جِبْرِيلُ ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ : إِنَّا سَنَرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسْؤُكَ .

رواہ مسلم، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ..... برقم: ۴۹۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے ”رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضَلُّنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ“ (اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا) (اس لئے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح قوم کو بھی ان کی عبادت سے روکتا ہوں) پھر (میرے کہنے سننے کے بعد) جس نے میری بات مان لی وہ تو میرا ہے ہی (اور اس کے لئے مغفرت کا وعدہ ہے) اور جس نے میری بات نہ مانی تو (اس کو آپ ہدایت عطا فرمائیے کیونکہ) آپ بہت معاف کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس دعا سے مقصد مؤمنین کے حق میں شفاعت کرنا اور غیر مؤمنین کے لئے ہدایت مانگنا ہے)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ

ﷺ کی دعا کا ذکر فرمایا ہے: اِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ”اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (اور آپ ان کے مالک ہیں اور مالک کو حق ہے کہ بندوں کو ان کے گناہوں پر سزا دے) اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ زبردست (قدرت والے) ہیں (لہذا معاف کرنے پر بھی قادر ہیں اور) حکمت والے (بھی) ہیں (لہذا آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی)۔“ یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت یاد آگئی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ رونے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ۔ اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی تم ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس فکر نے لڑایا کہ ان کا آخرت میں کیا ہوگا؟ (جبریل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کو عرض کیا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں خوش کروں گے اور تمہیں غمگین نہیں کریں گے۔ (مسلم)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر فرمایا کہ میں تو تب مطمئن اور خوش ہوں گا جب میرا کوئی امتی بھی دوزخ میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود رونے کا سبب پوچھنے کے لئے جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا صرف آپ کے اکرام اور اعزاز کے طور پر تھا۔ (معارف الحدیث)

﴿34﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اذْعُ اللَّهُ لِي، قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَا أَسْرَتْ وَمَا أَعْلَنْتْ فَصَحَّحْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنْ الصَّخَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْسُرُكَ دُعَائِي؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ؟

فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَدَعْوَتِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير احمد بن منصور الرمادي وهو ثقة، مجمع الزوائد ٣٩٠/٩

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خوش دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا أَسْرَتْ وَمَا أَغْلَنْتَ ”اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیجئے اور ان گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے جو اس نے چھپ کر کئے اور علانیہ کئے۔“ اس دعا کو سن کر میں خوشی میں اتنا ہنسی کہ میرا سر میری گود سے جا لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوش ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ کی دعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دعا تو میں اپنی امت کے لئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿35﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُضِلُّحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي. (وهو بعض الحديث). رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء ان الاسلام بدا غريبا.....، رقم: ۲۶۳۰

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دین شروع میں اجنبی تھا اور غنقریب پھر پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا لہذا ان مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو دین کی وجہ سے اجنبی سمجھا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اس طریقے کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿36﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اذْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعْنًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رواه مسلم، باب النهی عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ۶۶۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا

مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

﴿37﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكَنُوا وَلَا تُتَقَرَّوْا. رواه مسلم، باب في الأمر بالتيسير..... رقم: ٤٥٢٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (مسلم)

﴿38﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعَشُ لِسَانَهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا أَجْرَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَجْرَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه احمد ٢٦٦/٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے، جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرمادیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿39﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابوداؤد، باب في الدال على الخير، رقم: ٥١٢٩

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿40﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رواه مسلم، باب من سن سنة حسنة.....، رقم: ٦٨٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا ہے

گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی کی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

﴿41﴾ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَنِي عَلَى طَوَائِفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفْقَهُونَ حِجْرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُونَهُمْ، وَلَا يَعْظُونَهُمْ، وَلَا يَأْمُرُونَهُمْ، وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ، وَمَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ حِجْرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُونَ، وَلَا يَتَعِظُونَ وَاللَّهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ حِجْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُونَ، وَيَتَعِظُونَ أَوْ لَا عَاجِلَ لَهُمُ الْعُقُوبَةُ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنَى يَهُؤُلَاءِ؟ قَالُوا: الْأَشْعَرِيَّيْنِ، هُمُ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَلَهُمْ حِجْرَانٌ جُفَاءٌ مِنْ أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَغْرَابِ فَلَبِغَ ذَلِكَ الْأَشْعَرِيَّيْنِ، فَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ حِجْرَانَهُمْ، وَلَيَعِظُنَّهُمْ، وَلَيَأْمُرُنَّهُمْ، وَلَيَنْهَوْنَهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ حِجْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُونَ، وَيَتَعِظُونَ أَوْ لَا عَاجِلَ لَهُمُ الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْفَطِنُ غَيْرَنَا، فَأَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَادُوا قَوْلَهُمْ، أَنْفَطِنُ غَيْرَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ أَيْضًا، فَقَالُوا: أَمْهَلْنَا سَنَةً، فَأَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِيَفْقَهُوهُمْ، وَيُعَلِّمُوهُمْ، وَيَعِظُوهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ﴾

الآية. رواه الطبرانی فی الكبير عن بکیر بن معروف عن علقمة،

الترغیب ۱/۱۲۲. بکیر بن معروف صدوق فیہ لین، تقریب التہذیب

حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں، نہ اُن کو دین سکھاتی ہیں، نہ اُن کو نصیحت کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں۔ اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں، نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو نصیحت

کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی قومیں مراد لی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں۔ یہ خبر اشعری لوگوں کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، ہمارا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان کو نصیحت کریں، ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں، ان سے نصیحت حاصل کریں، دین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اشعری لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھ دار بنائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تیسری دفعہ پھر یہی عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک سال کی مہلت ہم کو دے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ان کے پڑوسیوں کی تعلیم کے لئے ایک سال کی مہلت دے دی تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، انہیں سکھائیں اور انہیں نصیحت کریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ تَرْجُمَهُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فِي النَّارِ فَتَنَادَوْا قَتَلُوهُ فِي النَّارِ فَيَذُرُوهَا فِي الْخَمَارِ بِرَحَاهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِمْ يَقُولُونَ: يَا فَلَانُ! مَا شَأْنُكَ، أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَكْذُرُ بِالْمُنْكَرِ؟

﴿42﴾ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنَادَوْا قَتَلُوهُ فِي النَّارِ فَيَذُرُوهَا فِي الْخَمَارِ بِرَحَاهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِمْ يَقُولُونَ: يَا فَلَانُ! مَا شَأْنُكَ، أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَكْذُرُ بِالْمُنْكَرِ؟

وَتَنفِهَا نَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُم عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ.

رواہ البخاری، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ۳۲۶۷

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزیاں نکل پڑیں گی۔ وہ انتزیوں کے ارد گرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ بچے کا گدھا بچے کے گرد گھومتا ہے یعنی جیسے جانور کو آٹے کی بچکی چلانے کے لئے بچکی کے چاروں طرف گھمایا جاتا ہے اسی طرح یہ شخص اپنی انتزیوں کے چاروں طرف گھومے گا جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: یا فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتے تھے اور بری باتوں سے ہم کو نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا: میں تم کو اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا، اور تمہیں بری باتوں سے روکتا تھا لیکن خود انہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ 43 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي عُلَيٍّ قَوْمٌ تَفَرَّضُوا بِمَقَارِنِصٍ مِنْ نَارٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ.

رواہ احمد ۱۲۰/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جارہے تھے۔ میں نے جبریل (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ داعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھدار نہیں تھے۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے فضائل

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا
وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ [الأنفال: ۷۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ
کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی، یہ
لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(انفال)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ

وَجَنَّتْ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿

[التوبة: ۲۰-۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لئے بڑا اجر ہے، اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ انہیں ان کے رب خوشخبری دیتے ہیں اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنت کے ایسے باغوں کی جن میں انہیں ہمیشہ کی نعمتیں ملیں گی، ان جنتوں میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾

[العنکبوت: ۶۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ہمارے (دین کے) لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے تک پہنچنے کی راہیں سجدادیں گے (کہ انہیں وہ باتیں سمجھائیں گے کہ دوسروں کو ان باتوں کا احساس تک نہیں ہوگا) اور بیشک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾

[العنکبوت: ۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) اللہ تعالیٰ کو تو تمام جہان والوں میں سے کسی کی حاجت نہیں

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾

[الحجرات: ۱۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی ہر بات کو تیرے دل سے تسلیم کیا اور اس میں کبھی شک نہ کیا) اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں۔ یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔

(حجرات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۚ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ يُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٌ طَيِّبٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ط ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

[الصف: ۱۰-۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو دائمی ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (صف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ ذَاتُ فَتْرٍ تَمْتَلِكُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾

[التوبة: ۲۴]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سزا کا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ حکم نہ ماننے والوں کی رہبری نہیں فرماتے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تَقْلُوا بَآيِدِيكُمْ إِلَى النَّفْسِ الْكَافِرَةِ ۚ وَأَخْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

[البقرة: ۱۹۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا

کرو (اور جہاد سے جی پُر آکر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور جو کام بھی کرو اچھی طرح کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (بقرہ)

احادیث نبویہ

﴿44﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدًا، وَلَقَدْ أُؤْذِنْتُ فِي اللَّهِ مَا لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، وَلَقَدْ آتَى عَلَيَّ فَلَا تُؤْنُ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَلَيْلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُؤَارِيهِ ابْنُ أَبِي بَلَالٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب احادیث عائشة وآنس..... رقم: ۲۴۷۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین (کی دعوت) کے سلسلہ میں مجھے اتنا ڈرایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل اس حال میں گزری ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف اتنی چیز ہوتی جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپالے یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿45﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ وأهله، رقم: ۲۳۶۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے بہت سی راتیں مسلسل خالی پیٹ (فاقے سے) گزارتے تھے، ان کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کا کھانا عام طور سے جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿46﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ، يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

رواہ مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر، رقم: ۷۴۴۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات پا جانے تک آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی کبھی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَأَوَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ كَسْرَةً مِنْ خَبْزِ شَعِيرٍ فَقَالَ: هَذَا أَوَّلُ طَعَامِ أَبْنَاكَ مِنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِيُّ وَزَادَ فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَقَالَتْ: قُرْصُ خَبْزَتُهُ، فَلَمْ تَطْبُثْ نَفْسِي حَتَّى آتَيْتُكَ بِهِلْزِهِ الْكَسْرَةَ۔
ورجالہما ثقات، مجمع الزوائد ۱۰/۵۶۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تین دن میں یہ پہلا کھانا ہے جس کو تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (مسند احمد)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحبزادی سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک روٹی میں نے پکائی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے بغیر کھاؤں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿48﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرْنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔
رواہ البخاری، باب الصحۃ والقراخ.....، رقم: ۶۴۱۴

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم خندق سے مٹی نکال کر دوسری جگہ ڈال رہے تھے۔ آپ نے ہمیں (اس حال میں) دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے، آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادیجئے۔ (بخاری)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرُ سَبِيلٍ۔

رواہ البخاری، باب قول النبی ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب.....، رقم: ۶۴۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات کی اہمیت کی

وجہ سے متوجہ کرنے کے لئے) میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم دنیا میں مسافر کی طرح یا راستہ چلنے والے کی طرح رہو۔ (بخاری)

﴿50﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيَّكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمُ كَمَا آلَهَتْهُمْ۔ (وہو بعض الحدیث) رواہ البخاری،

باب ما يحذر من زهرة الدنيا..... برقم: ۶۴۲۵

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ڈر نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کو تم پر پھیلا دیا جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کو پھیلا دیا گیا تھا، پھر تم بھی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو جس طرح تم سے پہلے لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کر دے جس طرح اُن کو غافل کر دیا۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ”تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ڈر نہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ تم پر فقر و فاقہ نہیں آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ اگر فقر و فاقہ کی نوبت آئی تو اس سے تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

﴿51﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔ رواہ الترمذی وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، برقم: ۲۳۲۰

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے (کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی نہیں ہے اس لئے کافر فاجر کو بھی دنیا بے حساب دی ہوئی ہے)۔ (ترمذی)

﴿52﴾ عَنْ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ يَا ابْنَ

أُخْتِي! إِنْ كُنَّا لَنَنْتَظِرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْفَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا خَالَةَ! فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (وہو طرف من الرواية) رواہ مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن رقم: ۷۴۵۲

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے، یوں دو مہینے میں تین چاند دیکھتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا: خالہ جان! پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر۔ کھجور اور پانی۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ رَهَجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۵/۲۰۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ أَبِي عَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ.

رواہ احمد ۳/۴۷۹

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

رواہ النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ، رقم: ۳۱۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور نخل اور

(کامل) ایمان کسی بندہ کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿56﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ غِبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي مَنْحَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا.

رواہ النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ، رقم: ۳۱۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿57﴾ عَنْ أَبِي أَسَمَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَارُ وَجْهَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا آمَنَ اللَّهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَارُ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا آمَنَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ البیہقی فی شعب الايمان ۴/۴۳

حضرت ابو اسامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن ضرور (دوزخ کی آگ سے) محفوظ فرمائیں گے اور جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے ضرور محفوظ فرمائیں گے۔ (بیہقی)

﴿58﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ.

رواہ النسائی، باب فضل الرباط، رقم: ۳۱۷۲

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا ایک دن اس کے علاوہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (نسائی)

﴿59﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: غَدَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(وہو بعض الحديث) رواہ البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم: ۶۵۶۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام اس سے زیادہ اجر دلانے والی ہے۔

﴿ 60 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِثْكَالُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رواہ ابن ماجہ، باب الخروج فی السفر، رقم: ۲۷۷۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شام بھی نکلے تو جتنا گرد و غبار اسے لگے گا اس کے بقدر قیامت میں اسے مشک ملے گا۔

﴿ 61 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشُعْبٍ فِيهِ غَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعَجَبَتْهُ لَطِيفُهَا، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَكِنْ أَفْعَلُ حَتَّى أَسْتَاذِنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، إِلَّا تَحْجُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَيَذْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء فی الغدو.....، رقم: ۱۶۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کسی پہاڑی راستہ میں بیٹھے پانی کے ایک چھوٹے سے چشمہ پر سے گزرے۔ وہ چشمہ عمدہ ہونے کی وجہ سے ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے (اپنے جی میں) کہا کہ (کیسا اچھا چشمہ ہے) کیا ہی اچھا ہو کہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ہی ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (تھوڑی دیر) کھڑے رہنا اس کے اپنے گھر میں رہ کر ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور تمہیں جنت میں داخل فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو جو شخص اتنی دیر بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑا جتنا

وقفہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے میں دوبارہ تھن دبانے کے درمیان ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَدَعَ رَأْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۰/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 63 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: إِيمَانُ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ، وَإِنْ قَبِضْتُهُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ، وَأَرْحَمَهُ، وَأُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

رواہ احمد ۱۱۷/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میرا جو بندہ صرف میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میرے راستہ میں مجاہد بن کر نکلے تو میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا اور اگر میں نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تو اس کی مغفرت کروں گا، اس پر رحم کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (مسند احمد)

﴿ 64 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي، فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَنْكِبِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمٍ، لَوْ نُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِثْلُكَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!

لَوْدِدْتُ اَنْیْ اَعَزُّوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ، ثُمَّ اَعَزُّوْ فَاُقْتَلُ ، ثُمَّ اَعَزُّوْ فَاُقْتَلُ

رواہ مسلم، باب فضل الجہاد.....، رقم: ۴۸۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اس کو گھر سے نکالنے والی چیز میرے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے، میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (کسی کو) جو بھی زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ گویا اُسے آج ہی زخم لگا ہے اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی مہک مُشک کی مہک ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کسی لشکر میں شریک ہونے سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لئے سواری کا انتظام کروں نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیں (کہ میں تو چلا جاؤں اور وہ گھروں میں رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔

(مسلم)

﴿ 65 ﴾ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ دُلًا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰی دِيْنِكُمْ

رواہ ابوداؤد، فی النہی عن العینۃ، رقم: ۳۴۶۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگ خرید و فروخت اور کاروبار میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤ گے اور گائے بیل کی دموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی میں لگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک دور نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ

(جس میں اللہ تعالیٰ کے راستہ کا جہاد بھی شامل ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿66﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ آثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَمَةٌ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء في فضل المرابطة، رقم: ۱۶۶۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں حاضر ہو کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس میں یعنی اس کے دین میں خلل ہوگا۔ (ترمذی)

فائدہ: جہاد کی نشانی یہ ہے کہ مثلاً اس کے جسم پر کوئی زخم ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد و غبار یا خدمت وغیرہ کرنے کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے نشانات ہوں۔ (شرح الطیسی)

﴿67﴾ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عَمْرَةً فِي أَهْلِهِ.

رواہ الحاكم ۲۸۲/۳

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کھڑا رہنا اس کے اپنے گھر والوں میں رہتے ہوئے ساری عمر کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔ (مسند رک حاکم)

﴿68﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَعَدَا أَصْحَابَهُ فَقَالَ: اتَّخَلَّفَ فَأَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ، فَلَمَّا صَلَّيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ، فَقَالَ: لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكَتْ فَضْلَ عَدْوَتِهِمْ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء في السفر يوم الجمعة، رقم: ۵۲۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک فوجی مہم پر بھیجا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح روانہ ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ٹھہر جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لوں پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کیوں ٹھہر گئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر ان سے جا ملوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب خرچ کر دو تو بھی صبح کے وقت جانے والے ساتھیوں کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکو گے۔ (ترمذی)

﴿ 69 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَرِيَّةٍ تَخْرُجُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْتَ تَخْرُجُ اللَّيْلَةَ أَمْ نَمُكُثُ حَتَّى نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: أَوْ لَا تُحِبُّونَ أَنْ تَبَيِّنُوا فِي خَرِيفٍ مِنْ خَرَائِفِ الْجَنَّةِ وَالْخَرِيفِ الْحَدِيثَةُ.

السنن الكبرى ۱۵۸/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو فوجی مہم پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ابھی رات کو ہی نکل جائیں یا ٹھہر کر صبح چلے جائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں یہ رات گزارو یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں رات گزارنا جنت کے باغ میں رات گزارنا ہے۔ (سنن کبریٰ)

﴿ 70 ﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ البخاری، باب و سَمَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلًا، رقم: ۷۵۳۴

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری)

﴿ 71 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: الحديث صحيح ۲۵۲/۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو انہیں روزی دی جائے گی اور ان کے کاموں میں مدد کی جائے گی اور اگر انہیں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک وہ جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے۔ دوسرے وہ جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جائے۔ تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ (ابن حبان)

﴿ 72 ﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ، طَرَفُهُ عَلَيْنَا، يَأْتِي عَلَى الْحَيِّ، فَيَحْدِثُهُمْ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي عَيْرٍ لَنَا، فَبَعْنَا بِضَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَأَنْطَلِقَنَّ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَلَا تَيِّنَ مَنْ بَعْدِي بِخَبْرِهِ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَإِذَا هُوَ يُرَبِّي بَنَاتًا، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيهِ، فَخَرَجْتُ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرَكْتُ بِنْتَيْنِ عَشْرَةَ عَنَزَةً وَصَيَّصَتْهَا الَّتِي تَنْسُجُ بَهَا، فَفَقَدْتُ عَنَزًا مِنْ غَنَمِهَا وَصَيَّصَتْهَا، قَالَتْ: يَا رَبِّ! (إِنَّكَ) قَدْ ضَمَنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِكَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَإِنِّي قَدْ فَقَدْتُ عَنَزًا مِنْ غَنَمِي وَصَيَّصْتِي، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ عَنَزِي وَصَيَّصْتِي، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُ لَهُ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَأَصْبَحَتْ عَنَزُهَا وَمِثْلُهَا، وَصَيَّصَتْهَا وَمِثْلُهَا، وَهَاتِيكَ، فَاتَّيَّهَا، فَاسْأَلَهَا إِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ أَصْدَقُكَ.

رواہ احمد، ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۴/ ۵۰

حضرت حمید بن ہلالؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ طفاوہ کے ایک شخص تھے۔ ان کے راستہ میں ہمارا قبیلہ پڑتا تھا (وہ آتے جاتے ہوئے) ہمارے قبیلہ سے ملتے اور ان کو حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ گیا۔ وہاں ہم نے اپنا سامان بیچا۔ پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں اس شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور جاؤں گا اور ان کے حالات لے کر اپنے قبیلہ والوں کو جا کر بتاؤں گا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک گھر دکھا کر فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گئی، اور وہ گھر میں بارہ بکریاں اور اپنا ایک کپڑا اپنے کا کانا جس سے وہ کپڑا بنا کرتی تھی چھوڑ کر گئی۔ اس کی ایک بکری اور کانا گم ہو گیا۔ وہ عورت کہنے لگی یا رب! جو آدمی آپ کے راستہ میں نکلے اس کی ہر طرح حفاظت

کا آپ نے ذمہ لیا ہوا ہے (اور میں آپ کے راستہ میں گئی تھی اور میری غیر موجودگی میں) میری بکریوں میں سے ایک بکری اور کپڑا بننے والا کانٹا گم ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنی بکری اور کانٹے کے بارے میں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے واپس مل جائے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طفاوی آدمی کو بتانے لگے کہ اس عورت نے کس طرح اپنے رب سے انتہائی عاجزی سے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری اور اس کا کانٹا اور اس جیسا ایک اور کانٹا اس کو (اللہ تعالیٰ کے نبی خزانہ سے) مل گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے وہ عورت، اگر تم چاہو تو جا کر اس سے پوچھ لو۔ اس طفاوی آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: نہیں (مجھے اس عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے) بلکہ میں آپ سے سن کر اس کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿73﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالنَّجْدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ (وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ): وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ، وَاقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَآئِمَةٌ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي ۷۴/۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ضرور کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے رنج و غم دور فرمادیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دور اور قریب جا کر جہاد کرو، اور قریب اور دور والوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا کچھ بھی اثر نہ لو۔ (مسند رک حاکم)

﴿74﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! انْذَنْ لِي بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّيِّ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ ابو داؤد، باب فی النهی عن السیاحۃ، رقم: ۲۴۸۶

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿75﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقْرَبُ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ.

رواہ البخاری فی التاریخ وهو حدیث حسن، الجامع الصغير: ۲۰۱/۱

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہونے میں جہاد کے عمل کے قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری فی التاریخ، جامع صغیر)

﴿76﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ما جاء ای الناس افضل، رقم: ۱۶۶۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ لوگوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص ہے جو کسی گھائی یعنی تنہائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (ترمذی)

﴿77﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ، قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرًّا.

رواہ ابو داؤد، باب فی ثواب الجہاد، رقم: ۲۴۸۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی گھائی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد)

﴿ 78 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَوْقِفٌ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۴۶۳/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شبِ قدر میں حجِ اسود کے سامنے عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 79 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَهْبَانِيَّةٌ، وَرَهْبَانِيَّةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رواہ احمد ۲۶۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے کوئی رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: دنیا اور اس کی لذتوں سے لاطعلق ہونے کو رہبانیت کہتے ہیں۔

﴿ 80 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّائِعِ السَّاجِدِ.

رواہ النسائی، باب مثل المجاهد فی سبیل اللہ عزوجل، رقم: ۳۱۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے مجاہد کی مثال، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ کون (اُن کی رضا کے لئے) اُن کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس شخص کی سی ہے جو روزہ رکھنے والا، رات کو عبادت کرنے والا، اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والا رکوعِ سجدہ کرنے والا ہو۔ (نسائی)

﴿ 81 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْطُرُ مِنْ صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ إِلَى أَهْلِهِ. (وهو بعض الحديث) رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۴۸۶/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے مجاہد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا، رات بھر نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا ہو اور اُس وقت تک روزہ و صدقہ میں مسلسل مشغول رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد واپس آئے یعنی ایسی عبادت کرنے والے شخص کے ثواب کے برابر مجاہد کو ثواب ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 82 ﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَنْفِزْتُمْ فَأَنْفِرُوا.

رواہ ابن ماجہ، باب الخروج فی النفر برقم: ۲۷۷۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کو کہا جائے تو تم نکل جایا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: أَعِدَّهَا عَلَيَّ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ مسلم، باب بیان ما اعده الله تعالى للمجاهد..... برقم: ۴۸۷۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! جو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے اور اسلام کو دین بنانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوبارہ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے جس کی وجہ سے بندہ کو جنت میں سو درجے بلند کر دیا جاتا ہے، اور دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد۔ (مسلم)

﴿84﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوا: وَلَمْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَبِسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

رواہ النسائی، باب الموت بغير مولده، رقم: ۱۸۳۳

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا جو مدینہ منورہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ وفات پاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کس بنا پر فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلہ کی جگہ کو ناپ کر اسے جنت میں دی جاتی ہے۔ (نسائی)

﴿85﴾ عَنْ أَبِي قُرَظَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوا وَتَمَسَّكُوا بِالإِسْلَامِ، فَإِنَّ الْهَجْرَةَ لَا تَنْقُطُ مَا دَامَ الْجِهَادُ.

رواہ الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۶۵۸/۹

حضرت ابو قریظہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے راستے میں (ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ جب تک جہاد رہے گا (اللہ تعالیٰ کے راستے کی) ہجرت بھی ختم نہیں ہوگی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: یعنی جیسے جہاد قیامت تک باقی رہے گا اسی طرح ہجرت بھی باقی رہے گی جس میں دین پھیلانے، دین سیکھنے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنے وطن وغیرہ کو چھوڑنا شامل ہے۔

﴿86﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْهَجْرَةُ خَصْلَتَانِ، إِحْدَاهُمَا: هَجْرُ السَّيِّئَاتِ، وَالْأُخْرَى: يُهَاجِرُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ مَا تَقْبَلَتِ التَّوْبَةُ، وَلَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُولَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَإِذَا طَلَعَتْ طُبِعَ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيهِ، وَكُفِيَ النَّاسُ الْعَمَلُ.

رواہ احمد و الطبرانی فی الاوسط والصغیر و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۴۵۶/۵

حضرت معاویہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک ہجرت برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ دوسری ہجرت اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستہ میں ہجرت کرنا ہے۔ (یعنی اپنی چیزوں کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستہ میں ہجرت کرنا ہے۔ ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ قبول ہوگی۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت دل جس حالت (ایمان یا کفر) پر ہوں گے اسی پر مہر لگا دی جائے گی اور لوگوں کے (پچھلے) عمل ہی (ہمیشہ کے لئے) کامیاب ہونے یا ناکام ہونے کے لئے کافی ہوں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْهَجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي، فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجَنَّبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ، وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا. رواه النسائي باب هجرة البادية رقم: ٤١٧٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! سب سے افضل کوئی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہے۔ شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت۔ دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بلایا جائے تو آ جائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے۔ (نسائی)

فائدہ: کیونکہ شہر میں رہنے والے باوجود کثرتِ مشاغل اور کثرتِ سامان کے سب

کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہجرت کرتا ہے لہذا اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا بڑی آزمائش ہے اس لئے زیادہ اجر ملنے کا ذریعہ ہے۔

﴿ 88 ﴾ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَتَهَاجِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِجْرَةُ الْبَادِيَةِ أَوْ هِجْرَةُ الْبَائِيَةِ؟ قُلْتُ: أَتَهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: هِجْرَةُ الْبَائِيَةِ:

أَنْ تَبْتَغِيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهَجْرَةَ الْبَادِيَةِ: أَنْ تَرْجِعَ إِلَى بَادِيَتِكَ، وَعَلَيْكَ السُّنْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَكْرَهِكَ وَمَنْشَطِكَ، وَآثَرَةٍ عَلَيْكَ .

(وہو بعض الحدیث) رواہ الطبرانی و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۴۵۸/۱

حضرت داؤد بن اسحق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم ہجرت کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ہجرت بادیہ یا ہجرت بائتہ (کون سی ہجرت کرو گے؟) میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کون سی افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت بائتہ۔ اور ہجرت بائتہ یہ ہے کہ تم (مستقل طور پر اپنے وطن کو چھوڑ کر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کرو (یہ ہجرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف تھی) اور ہجرت بادیہ یہ ہے کہ تم (وقتی طور پر دینی مقصد کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو اور پھر) واپس اپنے علاقہ میں لوٹ جاؤ۔ تم پر (ہر حال میں) جنگی ہو یا آسانی، دل چاہے یا نہ چاہے اور دوسرے کو تم سے آگے کیا جائے امیر کی بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 89 ﴾ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا.

رواہ النسائی، باب الحث علی الهجرة، رقم: ۴۱۷۲

حضرت ابو فاطمہ رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور ہجرت کرتے رہو کیونکہ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں یعنی ہجرت سب سے افضل عمل ہے۔

﴿ 90 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَتْنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَخَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء فی فضل الخدمة فی

سبیل اللہ، رقم: ۱۶۲۷

حضرت ابو امامہ رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیمہ کے سایہ کا انتظام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کام دینے والا خادم دینا ہے اور جو ان اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے (تا کہ وہ سواری وغیرہ کے کام

آئیں گے۔

(ترمذی)

﴿91﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهَّزْ غَارِيًا أَوْ يَخْلُفَ غَارِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ. قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ: قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه ابو داؤد، باب كراهية ترك الغزو، رقم: ٢٥٠٣

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کا سامان تیار کیا اور نہ ہی کسی مجاہد کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ حدیث کے راوی یزید بن عبد ربہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے کی مصیبت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿92﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لُغَيَّانَ لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ آخِرِ الْخَارِجِ.

رواہ مسلم، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل اللہ، رقم: ٤٩٠٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو لُغیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (اس موقع پر) نہ جانے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے اہل و عیال اور مال کی ان کی غیر موجودگی میں اچھی طرح دیکھ بھال رکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے اجر سے آدھا اجر ملتا ہے۔ (مسلم)

﴿93﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا، أَوْ جَهَّزَ غَارِيًا، أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، أَوْ فَطَرَ صَائِمًا، فَلَهُ مِثْلُ آخِرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ آخِرِهِ شَيْئًا. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٣/٤٨٠

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پر جانے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے یا اس کے

پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے اور حج پر جانے والے اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (بخاری)

﴿94﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَمَنْ خَلَّفَ غَارِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، وَانْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۵۱۰

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال رکھے اور ان پر خرچ کرے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿95﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَإِذَا خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

رواہ النسائی، باب من خان غازیاً فی اہلہ، رقم ۳۱۹۲

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کی عورتوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسی خود ان کی ماؤں کی عزت ان کے لئے ہے (لہذا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والوں کی عورتوں کی عزت و آبرو کا خاص طور پر خیال رکھا جائے) اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے نے کسی شخص کو اپنے اہل و عیال کا گھراں بنایا پھر اس نے اس کے اہل و عیال (کی عزت و آبرو) میں خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے (تمہارے پیچھے) تمہارے اہل و عیال کے ساتھ برا معاملہ کیا تھا لہذا اس کی نیکیوں میں سے جتنا چاہو لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے

کچھ نیکیاں چھوڑ دے گا کیونکہ اس وقت آدمی ایک ایک نیکی کو ترس رہا ہوگا)۔ (نسائی)

﴿96﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَكَ بِهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ. رواه مسلم، باب فضل الصدقة في سبيل الله.....، رقم: ۴۸۹۷

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ٹکلیں پڑی ہوئی اونٹنی لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (دیتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی کہ ان سب میں ٹکلیں پڑی ہوئی ہوں گی۔ (مسلم)

فائدہ: ٹکلیں پڑے ہونے کی وجہ سے اونٹنی قابو میں رہتی ہے اور اس پر سواری آسان ہوتی ہے۔

﴿97﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ، قَالَ: أَنْتَ فَلَا نَافَاةَ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضٌ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرُوكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ، قَالَ: يَا فَلَانَةُ! أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ! لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَكَ فِيهِ.

رواه مسلم، باب فضل اعانة الغازی.....، رقم: ۴۹۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تیاری کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کی ہوئی تھی اب وہ بیمار ہو گئے ہیں (ان سے کہنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور ان سے یہ بھی کہنا کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو) چنانچہ وہ نوجوان اُن انصاری کے پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھے وہ سامان دیدیں جو آپ نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) کہا: فلائی! میں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ ان کو دے دو اور اس سامان میں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اس

میں سے جو چیز بھی روک کر رکھو گی اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَبَسَ قَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ سِتْرَةٌ مِنْ نَارٍ. رواه عبد بن حميد، المسند الجامع ٥٤٧/٥

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑا وقف کیا تو اس کا یہ عمل جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا۔ (عبد بن حمید، مسند جامع)

کرنے لگے (کہ جس زیادتی اور سرکشی کی وجہ سے ہم تبلیغ نہ کر سکیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں یعنی تمہاری حفاظت کروں گا اور فرعون پر رعب ڈال دوں گا تاکہ تم پوری تبلیغ کر سکو۔ (طہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فِيمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَئِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ [آل عمران: ۱۵۹]

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان صحابہ کے حق میں نرم دل واقع ہوئے۔ اور اگر کہیں آپ تند خو اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے آپ کے پاس سے منتشر ہو چکے ہوتے۔ سواب آپ ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ وَإِنَّمَا يَنْزِعُ عَنْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [الاعراف: ۱۹۹-۲۰۰]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: درگزر کرنے کو آپ اپنی عادت بنائیے اور نیکی کا حکم کرتے رہئے اور (جو اس نیکی کے حکم کے بعد بھی جہالت کی وجہ سے نہ مانے تو ایسے) جاہلوں سے اعراض کیجئے یعنی ان سے الجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر (ان کی جہالت پر اتفاقاً) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کوئی وسوسہ آنے لگے تو اس حالت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والے، خوب جاننے والے ہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا﴾ [الزمر: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور یہ لوگ جو تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں آپ ان باتوں پر صبر کیجئے اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان سے علیحدہ ہو جائیے یعنی نہ تو شکایت

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے آداب اور اعمال

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِذْ هَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيِنِي وَلَا تَبِيعَا فِي ذِكْرِي﴾ ۝ إِذْ هَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يُقْرِطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ قَالَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿﴾

[طہ: ۴۲-۴۶]

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس دعوت کے لئے بھیجا تو فرمایا: اب تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پھر وہاں جا کر اس سے نرم بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا عذاب سے ڈر جائے۔ دونوں بھائیوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا وہ زیادہ سرکشی نہ

پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کفار کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دے کر سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں (ابوقبیس اور احمر) کو ملا دوں (جس سے یہ سب درمیان میں پھل جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔

﴿100﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَغْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: إِلَى أَهْلِي قَالَ: هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَاهُو؟ قَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: مَنْ شَاهِدَ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَذِهِ الشَّجَرَةُ فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِشَاطِئِي الْوَادِي فَأَقْبَلْتُ تَخُذُ الْأَرْضَ خَذًا حَتَّى جَاءَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَنْبِتِهَا وَرَجَعَ الْأَغْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ: إِنْ يَتَّبِعُونِي آتَيْكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ إِلَيْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ.

رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصّحیح، رواہ ابو یعلیٰ والبزار، مجمع الزوائد ۱۷/۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سامنے سے ایک دیہاتی شخص آتے ہوئے نظر آئے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر جا رہا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کوئی بھلی بات چاہئے؟ انہوں نے کہا وہ بھلی بات کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کلمہ شہادت اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھ لو۔ انہوں نے کہا جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے کنارہ پر تھا وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے

بکچے اور نہ ہی انتقام کی فکر کیجئے۔

(مزل)

احادیث نبویہ

﴿99﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِيقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمْ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ؟ (اِنْ شِئْتَ) أَطَبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَخَدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔ رواه مسلم، باب مالم يلقى النبي ﷺ من اذى المشركين والمنافقين، رقم: ٤٦٥٣۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ سب سے زیادہ تکلیف عَقَبہ (طائف) کے دن اٹھانی پڑی۔ میں نے (اہل طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا (کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نصرت کرو اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرا کر دعوت کا کام آزادی سے کرنے دو) لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) بہت غمگین اور پریشان ہو کر اپنے راستے پر (واپس) چل پڑا، قرن ثعالب، مقام پر پہنچ کر (میرے اُس غم اور پریشانی میں) کچھ کمی آئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکارا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی اُسی اور ان کے جوابات سے اور پہاڑوں پر متعین فرشتے کو آپ کے

دوسرے کو ہدایت مل جائے جس کا اجر تمہیں بھی ملے گا اور بے شمار نیکیوں سے نوازے جاوے گا۔

(مظاہر حق)

﴿103﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَعَثَ بَعْثًا قَالَ: تَأْلَفُوا النَّاسَ، وَتَأْتُوا بِهِمْ، وَلَا تُغَيِّرُوا عَلَيْهِمْ حَتَّى تَدْعُوهُمْ فَمَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ مَذْرُوبٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا وَأَنْ تَأْتُونِي بِهِمْ مُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَقْتُلُوا رِجَالَهُمْ، وَتَأْتُونِي بِنِسَائِهِمْ۔
المطالب العالیہ ۱۶۶/۲، و ذکر صاحب الاصابۃ بنحوہ ۱۵۲/۳

حضرت عبدالرحمان بن عائد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لشکر روانہ کرتے تو اس سے فرماتے کہ لوگوں سے الفت پیدا کرو یعنی ان کو اپنے سے مانوس کرو، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور جب تک ان کو دعوت نہ دے دو ان پر حملہ نہ کرو کیونکہ روئے زمین پر جتنے کچے اور کچے مکان ہیں یعنی جتنے شہر اور دیہات ہیں ان کے رہنے والوں کو اگر تم مسلمان بنا کر میرے پاس لے آؤ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو میرے پاس (باندیاں بنا کر) لے آؤ۔
(مطالب عالیہ، اصابہ)

﴿104﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ مَنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ۔
رواہ ابوداؤد، باب فضل نشر العلم، رقم: ۳۶۵۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو، کل تم سے دین کی باتیں سنی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنی جائیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنی تھیں (لہذا تم خوب دھیان سے سنو اور اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں اور یہ سلسلہ چلتا رہے)
(ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنْ الْأَخْفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا آتَا أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ وَأَخَذَ يَدِي فَقَالَ: أَلَا أَبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ: بَلَى! فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَوْمِكَ بِنَبِيٍّ مَسْعُودٍ فَجَعَلْتُ أَغْرِضُ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ وَادْعُوهُمْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَنْتَ تَدْعُو إِلَى الْخَيْرِ وَتَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ لَيَدْعُو إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ فَلَعْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَخْفِ بْنِ قَيْسٍ،

تین مرتبہ گواہی طلب فرمائی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرما رہے ہیں ویسا ہی ہے پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا (یہ سب کچھ دیکھ کر دیہات کے رہنے والے وہ شخص بڑے متاثر ہوئے) اور اپنی قوم کے پاس واپس جاتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میری قوم والوں نے میری بات مان لی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لے آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

(طبرانی، ابویعلیٰ، بزار، مجمع الزوائد)

﴿101﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرٍ: انْفُذْ عَلَيَّ رِسَالِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: ٦٢٢٣

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اطمینان سے چلتے رہو یہاں تک کہ خیبر والوں کے میدان میں پڑاؤ ڈالو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر ہیں ان کو بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دیں یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. (الحديث) رواه البخاري، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم: ٣٤٦١

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جس بات کو دوسروں تک پہنچا رہے ہو گو وہ بہت مختصر ہو مگر اس سے

رہے ہو وہ چاندی کا بنا ہوا ہے یا تانبے کا؟ اس مشرک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے قاصد کو بہت ناگوار گذری۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مشرک کی یہ بات بتائی۔ آپ نے صحابی سے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ اس مشرک کو جا کر دعوت دو۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ جا کر دعوت دی۔ مشرک نے اپنی پہلی بات دہرائی۔ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مشرک کی بات بتائی۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو دعوت دو (چنانچہ وہ صحابی تیسری مرتبہ دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے) پھر واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس مشرک کو (بجلی کی کڑک بھیج کر) ہلاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں تھے آپ کو اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا: وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقُ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ تَرْجِعُهُ: اور اللہ تعالیٰ زمین کی طرف بجلیاں بھیجتے ہیں پھر جس پر چاہے گرا دیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ (مسند احمد، ابویعلیٰ)

﴿107﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذْغُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. رواه البخاری، باب اخذ الصدقة من الاغنياء..... رقم: ۱۴۹۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے۔ جب تم ان کے پاس پہنچ جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں

فَكَانَ الْأَخْنَفُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا مِنْ عَمَلٍ شَيْءٍ أَرْجَى لِي مِنْهُ.

رواہ الحاکم فی المستدرک ۳/۱۱۴

حضرت اخنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں قبیلہ بنو لیث کے ایک آدمی آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سنا دوں؟ میں نے کہا ضرور سنا دیں۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری قوم بنی سغد کے پاس (اسلام کی دعوت دینے کے لئے) بھیجا تھا تو میں نے ان پر اسلام کو پیش کرنا شروع کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اس وقت تم نے کہا تھا کہ تم ہمیں بھلائی کی دعوت دے رہے ہو اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہو اور وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بھلائی کی دعوت دے رہے ہیں اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہیں یعنی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تصدیق کی تو میں نے تمہاری یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی تھی۔ آپ نے (تمہاری) اس (تصدیق) پر فرمایا تھا: اَللّٰهُمَّ اَظْفِرْ لِاَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ”یا اللہ! اخنف بن قیس کی مغفرت فرما دیجئے“۔ حضرت اخنف رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے زیادہ اپنے کسی عمل پر بخشش کی امید نہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿106﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى رَأْسِ مِنْ رُؤُوسِ الْمُشْرِكِينَ يَدْعُوهُ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ: هَذَا إِلَٰهُ الَّذِي تَدْعُونَ إِلَيْهِ أَمِنْ هُذِهِ هُوَ؟ أَمْ مِنْ نَحَاسٍ هُوَ؟ فَتَعَاطَمَ مَقَالَتُهُ فِي صَلْدٍ رَسُولِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَادْعُهُ إِلَى اللَّهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَادْعُهُ إِلَى اللَّهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّرِيقِ لَا يَعْلَمُ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ صَاحِبَهُ وَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ”وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقُ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ“۔ رواہ ابویعلیٰ، قال المحقق: اسنادہ حسن ۳/۲۵۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا (چنانچہ انہوں نے جا کر اس کو دعوت دی) اس مشرک نے کہا کہ جس معبود کی طرف تم مجھے دعوت دے

سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا یعنی زکوٰۃ میں درمیانہ درجہ کا مال لینا عمدہ مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔ (بخاری)

﴿108﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَقَمْنَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُجِئُوهُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُقْفِلَ خَالِدًا إِلَّا رَجُلًا كَانَ مَعَهُ مَعَ خَالِدٍ فَأَحْبَبَ أَنْ يُعَقَّبَ مَعَهُ عَلِيٌّ فَلِيُعَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ خَرَجُوا إِلَيْنَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا عَلِيٌّ ثُمَّ صَفَّنَا صَفًّا وَاحِدًا ثُمَّ تَقَدَّمَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ هَمْدَانُ جَمِيعًا، فَكَتَبَ عَلِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَى هَمْدَانَ، السَّلَامُ عَلَى هَمْدَانَ" قال البيهقي: رواه البخاري مختصرا من وجه آخر عن

ابراہیم بن یوسف، البدایہ والنہایہ ۵/۱۰۱

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یمن بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ جانے والی جماعت میں، میں بھی تھا۔ ہم چھ مہینے وہاں ٹھہرے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کو دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ حضرت خالد کو تو واپس بھیج دیں اور ان کے ساتھیوں میں سے جو تمہارے ساتھ وہاں رہنا چاہیں وہ رہ جائیں۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب ہم یمن والوں کے بالکل قریب پہنچے تو وہ بھی نکل کر ہمارے سامنے آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صف بنائی اور ہم سے آگے بڑھ کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا۔ خط سن کر قبیلہ ہمدان سارا ہی مسلمان ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ ہمدان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری کا خط بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو (خوشی

کی وجہ سے) سجدہ میں گر گئے، پھر آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھا کر قبیلہ ہمدان کو دعادی کہ ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو۔
(بخاری، بیہقی، البدایہ والنہایہ)

﴿109﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاثِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ مِئَةُ مِائَةٍ ضَعِيفٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله، رقم: ۱۶۲۵

حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔
(ترمذی)

﴿110﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصَّيَامَ وَالذَّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضَعِيفٍ. رواه ابوداؤد، باب في تضعيف الذكر في سبيل الله عز وجل رقم: ۲۴۹۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔
(ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الذَّكْرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُضَاعَفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضَعِيفٍ. قال يحيى في حديثه: بِسَبْعِ مِائَةِ أَلْفٍ ضَعِيفٍ.

رواہ احمد ۴۳۸/۳

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ذکر کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات لاکھ گنا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿112﴾ عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَهُ اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصَّادِقِينَ، وَالشَّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِينَ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۸۷/۲

حضرت معاذ جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہزار آیتیں تلاوت کیں اللہ تعالیٰ اسے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کی جماعت میں لکھ دیں گے۔ (مسند رک حاکم)

﴿113﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمُقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَتَ شَجَرَةً يُصَلِّي وَنِيَكِي حَتَّى أَصْبَحَ

رواہ احمد ۱/۱۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھوڑے پر سوار نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہم سب سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (مسند احمد)

﴿114﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

رواہ النسائی، باب ثواب من صام..... رقم: ۲۲۴۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلہ دوزخ اور اس شخص کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دیں گے۔ (نسائی)

﴿115﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسط ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۳/۴۴۴

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اس سے جہنم کی آگ سو سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جائے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿116﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا لِي

سَبِيلُ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ رواه الترمذی، یوقال:
هذا حديث غريب، باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل اللّٰه رقم: ۱۶۲۴

حضرت ابوالامہ بابلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق کو آڑ بنادیتے ہیں جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

﴿117﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرَنَا ظُلًّا مَّنْ يَسْتَظِلُّ بِكَسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

رواه البخاری، باب فضل الخدمة في الغزو، رقم: ۲۸۹۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا شخص وہ تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو کچھ نہ کر سکے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سواریوں کو (پانی پینے اور چرنے کے لئے) بھیجا اور خدمت کے کام محنت اور مشقت سے کیے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔ (بخاری)

﴿118﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ، فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ، فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ۔ رواه مسلم، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان، رقم: ۲۶۱۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ (جنگ) میں جایا کرتے تھے تو ہمارے کچھ ساتھی روزہ رکھ لیتے اور کچھ ساتھی روزہ نہ رکھتے۔ روزہ دار روزہ نہ رکھنے والوں پر ناراض نہ ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں پر ناراض نہ ہوتے۔ سب یہ سمجھتے تھے کہ جو اپنے میں ہمت محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ رکھ لیا اس کے لئے ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے اور جو اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور اس نے

روزہ نہیں رکھا اس نے بھی ٹھیک کیا۔ (مسلم)

﴿119﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ۲۶۰۱

حضرت عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرمانے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ ترجمہ: میں تمہارے دین کو، تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے خاتمہ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں (جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔ (ابوداؤد)

فائدہ: امانتوں سے مراد اہل و عیال، مال و دولت اور ساز و سامان ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہیں، اسی طرح وہ امانتیں بھی مراد ہیں جو جانے والے مسافر کے پاس لوگوں کی رکھی ہوئی ہوں یا لوگوں کے پاس اس مسافر نے رکھوائی ہوں۔ اس مختصر جملہ میں کیسی جامع دعا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی اہل و عیال کی مال و دولت کی حفاظت فرمائے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ بخیر فرمائے۔ (بذل الجود)

﴿120﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاتَى بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ صَحَّكَ، فَقِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ صَحَّكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ صَحَّكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْ شَيْءٍ صَحَّكَ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ تَعَالَى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي.

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول الرجل اذا ركب، رقم: ۴۶۶۲

حضرت علی بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ، پھر جب سواری کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر فرمایا: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جب کہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد فرمایا: سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ:** آپ پاک ہیں بیشک میں نے (نا فرمانی کر کے) اپنے اوپر بہت ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت علی ؓ نے فرمایا: آپ سے پوچھا گیا: آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے کیا (کہ آپ نے دعا پڑھی) پھر ہنسے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب اپنے بندے سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اس لئے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔

(ابوداؤد)

فائدہ: رکاب لوہے سے بنے ہوئے اس حلقے کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لٹکا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

﴿121﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وُعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَاِذَا رَجِعَ قَالَهُنَّ، وَرَاَدَ فِيْهِنَّ: اَتَيْوْنَ، تَأْتِيُوْنَ، غَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔

رواہ مسلم، باب استحباب الذکر اذا ركب دابته..... رقم: ۳۲۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کے لئے سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِي

سَحَرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جبکہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرمادیں اور اس کی دوری کو ہمارے لئے مختصر فرمادیں۔ اے اللہ! آپ ہی ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے پیچھے آپ ہی ہمارے گھر والوں کے نگہبان ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت سے، سفر میں کسی تکلیف دہ منظر کو دیکھنے سے اور واپسی پر مال اور اہل و عیال میں کسی تکلیف دہ چیز کے پانے سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:

اَبُيُّنَا، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ ”ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْقُ قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا إِلَّا قَالَ حِينَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا۔

رواہ الحاکم وقال هذا حديث صحيح الإسناد وواقفه الذهبي ١٠٠٢

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اسے دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ

فَبِأَنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا۔ ترجمہ: اے اللہ! جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں، اور جو رب ہیں ساتوں زمینوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن کو ساتوں زمینوں نے اٹھایا ہوا ہے، اور جو رب ہیں تمام شیاطین کے اور ان سب کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے، اور جو رب ہیں ہواؤں کے اور ان چیزوں کے جنہیں ہواؤں نے اُڑایا ہے، ہم آپ سے اس بستی کی خیر اور اس بستی والوں کی خیر مانگتے ہیں، اور آپ سے اس بستی کے شر اور اس بستی والوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مسٹر حکام)

﴿123﴾ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَزَلَ مِنْزَلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ۔ رواه مسلم، باب في التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ..... رقم: ۶۸۷۸

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پر اتر کر اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے ”میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے، شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں“ تو اسے کوئی چیز اس جگہ سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْخَنَاجِرَ قَالَ: نَعَمْ! اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ: فَضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ بِالرَّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالرَّيْحِ۔

رواه احمد ۳/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس موقع پر پڑھنے کے لئے کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ کلیجہ منہ کو آچکے ہیں یعنی سخت گھبراہٹ کا حال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا ترجمہ: یا اللہ! (دشمن کے مقابلہ میں) جو ہماری کمزوریاں ہیں

ان پر پردہ ڈال دیں اور ہمیں خوف کی چیزوں سے امن عطا فرمائیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ ہم نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی جس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیج کر دشمنوں کے چہروں کو پھیر دیا (اور یوں) اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ذریعہ شکست دیدی۔ (مسند احمد)

﴿125﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَا خَزَنَةَ الْجَنَّةِ، كُلَّ خَزَنَةٍ بَابٍ: أَيْ قُلْ هَلُمَّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَاكَ الَّذِي لَا تَوَيُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَا زُجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

رواہ البخاری، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ، رقم: ۲۸۴۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کا جوڑا (مثلاً دو گھوڑے، دو کپڑے، دو درہم، دو غلام وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے (تمام) داروغہ بلائیں گے (جنت کے) ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں! اس دروازے سے (اس پر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے (جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا)۔ (بخاری)

﴿126﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ دِينَارٍ دِينَارٌ يُنْفَقَهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقَهُ عَلَى فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقَهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۵۰۳/۱۰

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے (دینار سونے کے سکے کا نام ہے)۔ (ابن حبان)

﴿127﴾ وَبُزَوِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

رواہ الترمذی، باب ما جاء فی المشورة، رقم: ۱۷۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ بہت زیادہ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

﴿128﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ نَزَلَ بِنَا أَمْرٌ لَيْسَ فِيهِ بَيَانٌ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاوِرُوا فِيهِ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِينَ وَلَا تُمْضُوا فِيهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ. رواه الطبرانی في الأوسط ورجاله موثقون من أهل الصحيح، مجمع الزوائد، ٤٢٨/١

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے ساتھ کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس میں ہمارے لئے آپ کی طرف سے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا نہ ہو تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گزاروں سے مشورہ کر لیا کرو اور کسی کی انفرادی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿129﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ آيَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَمَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَيَّانُ عَنْهَا وَلَكِنْ جَعَلَهَا اللَّهُ رَحْمَةً لِّأُمَّتِي، فَمَنْ شَاوَرَهُمْ لَمْ يَغْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَ الْمَشُورَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَغْدِمْ عَنَاءً. رواه البيهقي ٧٦٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ ”اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت کی چیز بنا دیا۔ چنانچہ میری امت میں سے جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور میری امت میں سے جو مشورہ نہیں کرتا وہ پریشان ہی رہتا ہے۔ (بیہقی)

﴿130﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيَصَامُ نَهَارُهَا. رواه أحمد ٦١/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں

رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔ (مسند احمد)

﴿131﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَضَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَوْمَ حُنَيْنٍ): مَنْ يَخْرُسْنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَغْلَاهُ، وَلَا تَغْرُنْ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَضَلَّاهُ فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَنْتُمْ فَأَرِسْتُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنْتَاهُ، فَتَوَرَّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَصْلُقُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمْ فَقَالَ: أَبَشِرُوا فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَأَرِسْتُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي أَنْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَطْلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ عزوجل، رقم: ۲۵۰۱

حضرت سہل بن حذلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کے موقع پر) ارشاد فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں (پہرہ دوں گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: سامنے اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ اور اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ جاؤ۔ (وہاں پہرہ دینا اور خوب چوکتا ہو کر رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آج رات ہم دشمن کے دھوکے میں آجائیں (حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اپنے سوار کا کچھ پتہ لگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو ان کا کچھ پتہ نہیں۔ پھر نماز (فجر) کی اقامت ہوئی، نماز کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی توجہ گھائی کی طرف رہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرما کر سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تمہارا سوار آگیا ہے۔ ہم لوگوں نے گھائی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو حضرت انس بن ابی مرثد آ رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ میں (یہاں سے) چلا اور چلتے چلتے اس گھائی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ گیا جہاں جانے کا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا (میں رات بھر وہاں پہرہ دیتا رہا) جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھائیوں پر چڑھ کر دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو کسی وقت اپنی سواری سے نیچے اترے؟ انہوں نے کہا نہیں، صرف نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے اترتا تھا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے (آج رات پہرہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے لہذا (پہرہ کے) اس عمل کے بعد اگر تم کوئی بھی (نفلی) عمل نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وَضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَأُلْتَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ إِلَّا سَلَامًا، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَتَّى التَّرَابُ عَلَيْهِ وَقَالَ: أَصْحَابُكَ يَطْفُونُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَالَ: يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ٤٣/٤

حضرت ابن عائد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب وہ جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ ایک فاسق شخص تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر مٹی بھی ڈالی۔ اس کے بعد (میت کو مخاطب کر کے) فرمایا: تمہارے ساتھیوں کا تو گمان یہ ہے کہ تم دوزخی

ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم سے لوگوں کے اعمال بد کے بارے میں نہیں پوچھا جا رہا ہے بلکہ نیک اعمال کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ (تبیہ)

﴿133﴾ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سَفِينَةَ عَنْ اسْمِهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُخْبِرُكَ بِاسْمِي، سَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَفِينَةَ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِينَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، فَتَقَلَّ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ: أَبْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: أَحْمِلْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةَ قَالَ: فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمِيذٍ وَفَرِيعِينَ أَوْ بَعِيرَيْنِ أَوْ خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ، مَا تَقَلَّ عَلَيَّ.

حلیۃ الاولیاء ۱/۳۶۹ و ذکرہ فی الاصابۃ بنحوہ ۲/۲۵۸

حضرت سعید بن جہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا (کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے بچھا دی۔ آپ نے اس چادر میں صحابہ کا سامان باندھ کر میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اسے اٹھا لو تم تو سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میں ایک یا دو تو کیا پانچ یا چھ اونٹوں کا بھی بوجھ اٹھا لیتا تو وہ مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ (حلیۃ، اصابہ)

﴿134﴾ عَنْ أَحْمَرَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْتُ أُعْبِرُ النَّاسَ فِي وَادٍ أَوْ نَهْرٍ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: مَا كُنْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِلَّا سَفِينَةَ. الاصابۃ ۱/۲۳

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (ایک دادی یا نہر پر سے ہم لوگوں کا گذر ہوا) تو میں لوگوں کو دادی یا نہر پار کرانے لگا۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو۔ (اصابہ)

﴿135﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ: فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عَقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمَشِي عَنْكَ، قَالَ: مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْآخِرِ مِنْكُمَا.

رواہ البغوی فی شرح السنة، قال المحقق: اسنادہ حسن ۳۵/۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہماری یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابو لبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کے شریک سفر تھے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو حضرت ابو لبابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ کے بدلے ہم پیدل چلیں گے (آپ اونٹ پر ہی سوار رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں اجر و ثواب کا تم سے کم محتاج نہیں ہوں۔ (شرح النہ)

﴿136﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةُ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۳۳۴/۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں جماعت کا ذمہ دار ان کا خادم ہے۔ جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے)۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنْ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفِرْقَةُ عَذَابٌ.

(وہو بعض الحدیث) رواہ عبد اللہ بن احمد والبخاری

الطبرانی و رجالہم ثقات، مجمع الزوائد ۹۲/۵

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت (کے ساتھ مل کر چلنا) رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے۔

(مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿138﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا عْلَمُوا، مَا سَارُوا كَيْبَ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاری، باب السير وحده، رقم: ۲۹۹۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے میں ان (دینی اور دنیاوی) نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سو رات میں تنہا سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالذُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطَوَّى بِاللَّيْلِ. رواه ابوداؤد، باب في الذلجة، رقم: ۲۵۷۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سفر کے لئے گھر سے نکلو تو محض دن کے چلنے پر قناعت نہ کرو بلکہ تھوڑا سا رات کے وقت بھی چلا کرو کیونکہ رات کے وقت دن جیسی رکاوٹیں نہیں ہوتیں تو سفر آسانی کے ساتھ جلدی طے ہو جاتا ہے۔ اس مفہوم کو زمین کے لپیٹ دیئے جانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿140﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الرَّائِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّائِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رُكْبٌ. رواه الترمذی وقال: حديث عبد الله بن عمرو احسن، باب ما جاء في كراهية ان يسافر وحده، رقم: ۱۶۷۴

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سواری ایک شیطان ہے، دو سواری دو شیطان ہیں اور تین سواری جماعت ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث پاک میں سواری سے مراد مسافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے والا ہو یا دو سفر کرنے والے ہوں شیطان ان کو بڑی آسانی سے برائی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے تنہا سفر کرنے والے یا دو سفر کرنے والوں کو شیطان فرمایا۔ اس لئے سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تاکہ شیطان سے محفوظ رہیں اور نماز باجماعت ادا کرنے اور

دوسرے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ (مظاہر حق)

﴿141﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ.

رواہ البزار وفيہ عبد الرحمن بن ابی الزناد وهو ضعيف وقدمت، مجمع الزوائد ۴۹۱/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان ایک اور دو (مسافروں) کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے یعنی نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب (مسافر) تین ہوں تو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ نہیں کرتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿142﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى.

رواہ احمد ۱۴۵/۵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سے دو بہتر ہیں اور دو سے تین بہتر ہیں اور تین سے چار بہتر ہیں لہذا تم جماعت (کے ساتھ رہنے) کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت پر ہی جمع فرمائیں گے (یعنی ساری امت گمراہی پر کبھی مجتمع نہیں ہو سکتی لہذا جماعت کے ساتھ رہنے والا گمراہی سے محفوظ رہے گا)۔ (مسند احمد)

﴿143﴾ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ يَدَّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ. (وهو بعض الحديث)

رواہ النسائی، باب قتل من فارق الجماعة..... رقم: ۴۰۲۵

حضرت عرفہ بن شریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے لہذا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جاتا ہے شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے اکساتا رہتا ہے۔ (نسائی)

﴿144﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيَرْجِي الضَّعِيفَ وَيُرَدِّفُ وَيَدْعُو لَهُمْ.

رواہ ابو داؤد، باب لزوم الساقة، رقم: ۲۶۳۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (تواضع، دوسروں کی مدد اور خبر گیری کے لئے) قافلے سے پیچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قافلہ والوں) کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ (ابوداؤد)

﴿145﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ. رواه ابوداؤد، باب في القوم يسافرون..... رقم: ۲۶۰۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین شخص سفر میں نکلیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِيٍّ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. رواه مسلم، باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، رقم: ۴۷۱۷

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علاقوں کا والی بنایا ہے ان میں سے کسی علاقہ کا ہمیں امیر مقرر فرما دیجئے، دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ان امور میں کسی بھی ایسے شخص کو ذمہ دار نہیں بناتے جو ذمہ داری کا سوال کرے یا اس کا خواہشمند ہو۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لِقَى اللَّهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ.

رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۴۰/۵

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا اور امیر کی امارت کو حقیر جانا تو اللہ تعالیٰ اس سے

اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی رتبہ نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔
(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاغٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ أَحْفَظَ أَمْ ضَيَّعَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: إسناده صحيح على شرطهما: ٣٤٤/١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر مگر اس سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیزوں کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اس ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کیا یا نہیں)۔

(ابن حبان)

﴿149﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاغٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، إِلَّا مَالُ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاغٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاغِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاغٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاغٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

رواه البخاری، باب الجمعة فی القرى والمدن، رقم: ۸۹۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو تم میں سے ہر ایک سے اس کی اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر میں رہنے والے بچوں، وغیرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے مالک کے مال و اسباب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے باپ کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری)

﴿150﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْجِعِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدًا رَعِيَّةً قُلْتُ أَوْ كَثُرَتْ إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَقَامَ فِيهِمْ أَمْرَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمْ أَضَاعَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ خَاصَّةً. رواه احمد ١٥/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو بھی کسی رعیت کا نگراں بناتے ہیں خواہ رعیت تھوڑی ہو یا زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا تھا یا برباد کیا تھا یہاں تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے گھروالوں کے متعلق پوچھیں گے۔ (مسند احمد)

﴿151﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ بَيْتِهِمْ.

رواہ مسلم، باب کراهة الامارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧٢٠

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت کے طور پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا: ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں (کہ تم امارت کی ذمہ داری کو پورا نہ کر پاؤ گے) اور میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی ہرگز امیر نہ بننا اور کسی یتیم کے مال کی ذمہ داری قبول نہ کرنا۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح کمزور ہوتا تو کبھی دو پر بھی امیر نہ بنتا۔

﴿152﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَزَى وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَآدَى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.

رواہ مسلم، باب کراهة الامارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧١٩

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے امیر کیوں نہیں بناتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ابو ذر! تم کمزور ہو اور یہ

امارت ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں) اور یہ (امارت) قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی لیکن جس شخص نے اس امارت کو صحیح طریقہ سے لیا اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا (تو پھر یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا ذریعہ نہ ہوگی)۔ (مسلم)

﴿153﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ (لِيَ) النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ: لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(الحديث) رواه البخاری، باب قول الله تبارك وتعالى لا يؤاخذكم الله رقم: ۶۶۲۲

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرو، اگر تمہارے طلب کرنے پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو تم اس کے حوالہ کر دیئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کوئی مدد اور رہنمائی نہ ہوگی) اور اگر تمہاری طلب کے بغیر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری)

﴿154﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَخْرِضُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبُسَّتِ الْفَاطِمَةُ.

رواه البخاری، باب ما يكره من الحرص على الامارة، رقم: ۷۱۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب کہ تم امیر بننے کی حرص کر دو گے حالانکہ امارت تمہارے لئے ندامت کا ذریعہ ہوگی۔ امارت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کہ ابتداء میں تو بڑی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب امارت کسی کو ملتی ہے تو اچھی لگتی ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب امارت ہاتھ سے جاتی ہے تو یہ بہت برا لگتا ہے جیسے دودھ چھوڑنا بچے کو بہت برا لگتا ہے۔

﴿155﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ عَنْ الْإِمَارَةِ، وَمَا هِيَ؟ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَثَانِيهَا نَدَامَةٌ، وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرَابَتِهِ؟
رواه البزار والطبرانی في الكبير والوسط باختصار ورجال

الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۶۳/۵

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس امارت کی حقیقت بتاؤں؟ میں نے بلند آواز سے تین مرتبہ پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پہلا مرحلہ ملامت ہے، دوسرا مرحلہ ندامت ہے، تیسرا مرحلہ قیامت کے دن عذاب ہے، البتہ جس شخص نے انصاف کیا وہ محفوظ رہے گا (لیکن) آدمی اپنے قریبی (رشتہ دار وغیرہ) کے معاملات میں عدل و انصاف کیسے کر سکتا ہے یعنی باوجود عدل و انصاف کو چاہتے ہوئے بھی طبیعت سے مغلوب ہو کر عدل و انصاف نہیں کر پاتا اور رشتہ داروں کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے۔
(بزار طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیر بنتا ہے اس کو ہر طرف سے ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے ایسا کیا، ویسا کیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی اس ملامت سے پریشان ہو کر ندامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا۔ پھر آخری مرحلہ انصاف نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن عذاب کی شکل میں ظاہر ہوگا غرض یہ کہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی ہوگی۔

﴿156﴾ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عَصَابَةِ وَفِي تِلْكَ الْعَصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضِي لِي اللَّهُ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَخَانَ رَسُولَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِينَ۔
رواه الحاكم في المستدرک وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ۹۲/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو جماعت کا امیر بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی اور ان کے رسول سے خیانت کی اور ایمان والوں سے خیانت کی۔
(مستدرک حاکم)

فائدہ: اگر افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنانے میں کوئی دینی مصلحت ہو تو پھر اس وعید میں داخل نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو امیر بنایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ تم میں زیادہ افضل نہیں ہیں لیکن بھوک اور پیاس پر زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿157﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَلُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.

رواہ مسلم، باب فضيلة الامير العادل، رقم: ۴۷۳۱

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (مسلم)

﴿158﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رِعْيَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

رواہ البخاری، باب من استرعى رعية فلم ينصح، رقم: ۷۱۵۱

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکے کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿159﴾ عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَخْبَجَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْهُمْ وَفَقَّرَهُمْ اسْتَخْبَجَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتْهُ وَفَقَّرَهُ.

رواہ ابوداؤد، باب فيما يلزم الامام من امر الرعية.....، رقم: ۲۹۴۸

حضرت ابو مرثم ازدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا اور وہ مسلمانوں کے حالات، ضروریات اور ان کی تنگدستی سے منہ پھیرے (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کرے اور

نہ ان کی تنگدستی کے دور کرنے کی کوشش کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے حالات، ضروریات اور تنگدستی سے منہ پھیر لیں گے یعنی قیامت کے دن اس کی ضرورت اور پریشانی کو دور نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ أَحَدٍ يُؤْمَرُ عَلَى عَشْرَةِ فُصَاعِدًا لَا يُقْسِطُ فِيهِمْ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْأَصْفَادِ وَالْأَغْلَالِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٨٩/٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد افراد پر امیر بنایا جائے اور وہ ان کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ نہ کرے تو قیامت کے دن بیڑیوں اور جھکڑیوں میں (بندھا ہوا) آئے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿161﴾ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ بَشْرَيْنِ عَاصِمٍ عَلَى صَدَقَاتِ هَوَازِنَ فَتَخَلَّفَ بَشْرٌ فَلَقِيَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا خَلَّفَكَ، أَمَا لَنَا عَلَيْكَ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: بَلَى! وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا أَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُؤَقَّفَ عَلَى جَنْبِ جَهَنَّمَ.

(الحديث) أخرجه البخاري من طريق سويد، الاصابة ١٥٢/١

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) ہوازین کے صدقات (وصول کرنے کے لئے) عامل مقرر فرمایا لیکن حضرت بشر نہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کیوں نہیں گئے کیا ہماری بات کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے؟ حضرت بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جسے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا گیا اسے قیامت کے دن لا کر جہنم کے بل پر کھڑا کر دیا جائے گا (اگر ذمہ داری کو صحیح طور پر انجام دیا ہوگا تو نجات ہوگی ورنہ دوزخ کی آگ ہوگی)۔ (اصابہ)

﴿162﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةِ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا حَتَّى يَفْكَّهُ الْعَذْلُ أَوْ يُبْقَهُ الْحُجُورُ.

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال البزار رجال الصحيح مجمع الزوائد ٣٧٠/٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امیر چاہے دس آدمیوں کا ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو طوق سے اس کا عدل چھڑوائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿163﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَلَيْكُمُ أُمَرَاءُ يُفْسِدُونَ وَمَا يُصْلِحُ اللَّهُ بِهِمْ أَكْثَرُ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِطَاعَةِ اللَّهِ فَلَهُمْ الْأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ۔

رواہ البیہقی فی شعب الإیمان ۱۵/۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے کچھ امیر ایسے ہوں گے جو فساد اور بگاڑ کریں گے (لیکن) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو اصلاح فرمائیں گے وہ اصلاح ان کے بگاڑ سے زیادہ ہوگی لہذا ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کام کرے گا تو اسے اجر ملے گا اور اس پر تمہارے لئے شکر کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا اور تمہیں اس حالت میں صبر کرنا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿164﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْفُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ۔

رواہ مسلم، باب فضيلة الامير العادل.....، رقم: ۴۷۲۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیاوی) معاملات میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو مشقت میں ڈالے تو آپ بھی اس شخص کو مشقت میں ڈالے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو آپ بھی اس شخص کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیے۔“ (مسلم)

﴿165﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ

وَأَبْنَى أُمَامَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيْثَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔
رواہ ابو داؤد، باب فی التجسس، رقم: ۴۸۸۹

حضرت جبیر بن نفیر، حضرت کثیر بن مرہ، حضرت عمرو بن اسود، حضرت مقدم بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کی بات ڈھونڈتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب امیر لوگوں پر اعتماد کے بجائے ان کے عیوب تلاش کرنے لگے اور ان پر بدگمانی کرنے لگے تو وہ خود ہی لوگوں میں فساد اور انتشار کا ذریعہ بنے گا، اس لئے امیر کو چاہئے کہ لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالے اور ان کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔ (بذل الجھود)

﴿166﴾ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ أَسْوَدٌ يَقْذُوكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

رواہ مسلم، باب وجوب طاعة الامراء.....، رقم: ۴۷۶۲

حضرت ام حنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی ناک، کان کٹے ہوئے کالے غلام کو بھی امیر بنایا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔ (مسلم)

﴿167﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ رَيْبَةً۔

رواہ البخاری، باب السمع والطاعة للامام.....، رقم: ۷۱۴۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سنئے اور مانئے رہو اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سر گویا (چھوٹے ہونے میں) کشمش کی طرح ہو۔ (بخاری)

﴿168﴾ عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ۔

رواہ مسلم، باب فی طاعة الامراء وان منعوا الحقوق، رقم: ۴۷۸۳

حضرت واکل حضرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امیروں کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً انصاف کرنا) اور تمہاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (مثلاً امیر کی بات ماننا، لہذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں لگا رہے خواہ دوسرا پورا کرے یا نہ کرے)۔ (مسلم)

﴿169﴾ عَنْ الْعَبْرَانِصِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَطِيعُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَلَا تَنَازَعُوا الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ، وَعَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُونَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيَيْنَ، وَعَصُوا عَلَى نَوَاجِدِكُمْ بِالْحَقِّ۔ رواه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح على شرطهما جميعا ولا اعرف

له علة ووافقه الذهبي ۹۶/۱

حضرت غریب بن ساریہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی مانو اور امیر سے امارت کے بارے میں نہ جھگڑو چاہے امیر سیاہ غلام ہی ہو۔ اور تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو لازم پکڑو اور حق کو انتہائی مضبوطی سے تھامے رہو۔ (متحدک حاکم)

﴿170﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔ رواه احمد ۳۶۷/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین چیزوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ تمہاری اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو (الگ الگ ہو کر) بکھر نہ جاؤ، اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذمہ دار بنایا ہے ان کے لئے خلوص، وفاداری اور خیر خواہی رکھو۔ اور تمہاری ان باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں کہ تم فضول بحث و مباحثہ کرو، مال ضائع کرو اور زیادہ سوالات کرو۔ (مسند احمد)

﴿171﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي۔
رواہ ابن ماجہ، باب طاعة الامام، رقم: ۲۸۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ)

﴿172﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُضَيِّرْ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَمَاتَ، فَمِثْلَةُ جَاهِلِيَّةٍ۔

رواہ مسلم، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين..... رقم: ۴۷۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے امیر کی ایسی بات دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہئے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت یعنی اجتماعیت سے باشت بھر بھی جدا ہوا (اور تو بہ کئے بغیر) اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

فائدہ: ”جاہلیت کی موت مرا“ سے مراد یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آزاد رہتے تھے نہ وہ اپنے سردار کی اطاعت کرتے تھے نہ اپنے رہنما کی بات مانتے تھے۔ (نوی)

﴿173﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابو داود، باب في الطاعة، رقم: ۲۶۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (ابوداؤد)

﴿174﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔
رواہ احمد ۱۴۲/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں جو اسے پسند ہوں یا ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جائز نہیں لہذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا سننا اور ماننا اس کے ذمہ نہیں۔ (مسند احمد)

﴿175﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَافَرْتُمْ فَلْيَبِئْكُمْ أَقْرَأَكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَصْغَرُكُمْ، وَإِذَا أَمَّكُمْ فَهُوَ أَمِيرُكُمْ۔

رواہ البزار واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۲/۲۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر کرو تو تمہارا امام وہ ہونا چاہئے جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (اور مسائل کو زیادہ جاننے والا ہو) اگر چہ وہ تم میں سب سے چھوٹا ہو اور جب وہ تمہارا نماز میں امام بنا تو وہ تمہارا امیر بھی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: بعض دوسری روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی خاص صفت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی امیر بنایا جن کے ساتھی ان سے افضل تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵۶ کے فائدے میں گزر چکا ہے۔

﴿176﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَبْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۵/۳۸۹

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا اور مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور

جس نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا (لیکن) اسے نہ مانا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اس پر رحم فرمائیں چاہے اس کو عذاب دیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿177﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْغَزْوُ غَزْوَانِ قَامَا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَانْفَقَ الْكِرِيمَةَ، وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ، وَافْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَزِجْجِعْ بِالْكَفَافِ۔ رواه ابو داؤد، باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا، رقم: ۲۵۱۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد میں نکلنا دو قسم پر ہے: جس نے جہاد کے لئے نکلنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مقصود بنایا، امیر کی فرمانبرداری کی، اپنے عمدہ مال کو خرچ کیا، ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور (ہر قسم کے) فساد سے بچا تو ایسے شخص کا سونا جاگنا سب کا سب ثواب ہے۔ اور جو شخص جہاد میں فخر اور دکھلانے اور لوگوں میں اپنے جرحے کرانے کے لئے نکلا، امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ جہاد سے خسارے کے ساتھ لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

﴿178﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا أَجْرَ لَهُ، فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عُذْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تَفْهَمْهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا أَجْرَ لَهُ، فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عُذْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةُ، فَقَالَ لَهُ: لَا أَجْرَ لَهُ.

رواه ابو داؤد، باب فيمن يغدو ويلتمس الدنيا، رقم: ۲۵۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہ ملے گا۔ لوگوں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس شخص سے کہا تم اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ پوچھو شاید تم اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا نہیں سکے۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں اس

نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا اپنا سوال پھر سے دہراؤ چنانچہ اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿179﴾ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبَ لَعَمَّهُمْ۔

رواہ ابوداؤد، باب ما یؤمر من انضمام العسکر وسعته، رقم: ۲۶۲۸

حضرت ابو ثعلبہ خنسیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پڑاؤ ڈالا کرتے تھے تو صحابہؓ گھائیوں اور وادیوں میں بکھر کر ٹھہرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ گھائیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا ہے) اس ارشاد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ٹھہرتے تمام صحابہؓ اکٹھے مل جل کر ٹھہرتے یہاں تک کہ انہیں (ایک دوسرے سے قریب قریب دیکھ کر) یوں کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا ڈالا جائے تو وہ ان سب کو ڈھانپ لے۔ (ابوداؤد)

﴿180﴾ عَنْ صَخْرِ الْعَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَثَرِي وَتَحَرُّ مَالُهُ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم: ۲۶۰۶

حضرت صخر عامدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا ”یا اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرمادیں“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔ حضرت صخرؓ جو ایک تاجر تھے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ میں ملازمین کے ذریعہ فروخت کے لئے بھیجتے تھے چنانچہ وہ غنی ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں سفر کریں یا کوئی دینی یا دنیوی کام کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو۔

﴿181﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَخْتَمُ بِنِ الْجَوْنِ الْخَزَاعِي: يَا أَكْثَمُ! اغْزُمَعَ غَيْرَ قَوْمِكَ يَخْسُنْ خُلُقُكَ، وَتَكْرُمَ عَلَيَّ رُفْقَاكَ، يَا أَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يَغْلِبَ إِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ.

رواہ ابن ماجہ، باب السرایا، رقم: ۲۸۲۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی کو ارشاد فرمایا: اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی جہاد کیا کرو، اس سے تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور ان اخلاق کی وجہ سے تم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کی نظر میں عزت والے ہو جاؤ گے۔ اکثم! (سفر کے لئے) بہترین ساتھی (کم سے کم) چار ہیں اور بہترین سریرہ (چھوٹا لشکر) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو اور بہترین حیث (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے۔ بارہ ہزار افراد اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتے (البتہ دوسری کوئی وجہ شکست کی ہو تو اور بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی میں مبتلا ہو جانا وغیرہ) (ابن ماجہ)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُ بَصْرَةَ يَمِينِنَا وَشِمَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ، قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتَّى رَأَيْنَاهُ لَا حَقَّ لَأَحَدٍ مِنَّْا فِي فَضْلٍ.

رواہ مسلم، باب استحباب المواصله بفصول المال، رقم: ۴۵۱۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک صاحب سواری پر آئے اور (اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے) دائیں بائیں دیکھنے لگے (تاکہ کسی ذریعہ سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے

جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد کھانے پینے کا سامان ہو وہ اُس کو دیدے جس کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح آپؐ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے) ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی زائد چیز پر کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس چیز کا حقیقی مستحق وہ شخص ہے جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے) (مسلم)

﴿183﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ! إِنْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلْيَضْمُوا أَحَدَكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةِ.

(الحديث)۔ رواه ابو داؤد، باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو، رقم: ۲۵۳۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر جانے لگے تو ارشاد فرمایا: مہاجرین و انصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ ان کے رشتہ دار ہیں اس لئے تم میں سے ہر ایک ان میں سے دو یا تین کو اپنے ساتھ ملا لے۔

﴿184﴾ عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمُقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلَى أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عَنْهُمْ حِينَ يُرِيدُ سَفَرًا.

رواه ابن شعبة حديث ضعيف، الجامع الصغير ۲/۴۹۵، ورد عليه

صاحب الانحاف وملخص كلامه ان الحديث ليس بضعيف، انحاف السادة ۳/۴۶۵

حضرت مطعم بن مقدم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب سفر پر جانے لگے تو سب سے بہتر نائب جسے وہ اپنے اہل و عیال کے پاس چھوڑ کر جائے وہ دو رکعتیں ہیں جو ان کے پاس پڑھ کر جائے۔ (جامع صغیر)

﴿185﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَسْرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَيَسْرُوا وَلَا تَنْقُرُوا. رواه البخاری، باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعدة..... رقم: ۶۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں

کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو، خوشخبریاں سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔
(بخاری)

یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے پر اجر و ثواب کی خوشخبریاں سناؤ اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسا مت ڈراؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر دین سے دور ہو جائیں۔

﴿186﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَفْلَةُ كَغَزْوَةٍ.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل القفل فی الغزو، رقم: ۲۴۸۷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹ کر آنا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے۔
(ابوداؤد)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے پر جو اجر و ثواب ملتا ہے وہی اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واپس آنے کے بعد مقام پر رہتے ہوئے بھی ملتا ہے جبکہ نیت یہ ہو کہ جس ضرورت کی وجہ سے واپس لوٹا تھا جو نبی ضرورت پوری ہو جائے گی یا جب بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کا بلاوا آجائے گا فوراً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل جاؤں گا۔
(مظاہر حق)

﴿187﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آمِينَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

رواہ ابو داؤد، باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر، رقم: ۲۷۷۰

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد، حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آمِينَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لئے بادشاہت ہے، انہی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ ہم واپس ہونے والے

ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور انہوں نے تہادشمنوں کو شکست دی۔ (ابوداؤد)

﴿188﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرَوْنِ مَرْثَةَ: أَنَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ إِلَى الْعِبَادِ كَافَّةً أَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَمْرُهُمْ بِحَقِّنِ الدِّمَاءِ، وَصَلَةِ الْأَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَفْضِ الْأَضْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ أَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ فَأَمِنْ بِاللَّهِ يَا عُمَرُو يُؤْمِنُكَ اللَّهُ مِنْ هَوْلِ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَآمَنْتُ بِكُلِّ مَا جِئْتُ بِهِ بِحَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَإِنْ أَرَعَمَ ذَلِكَ كَثِيرًا مِنَ الْأَقْوَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِكَ يَا عُمَرَوْنِ مَرْثَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ، ابْعَثْنِي إِلَى قَوْمِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُؤْمِنَ بِي عَلَيْهِمْ كَمَا مَنَّ بِكَ عَلَيَّ فَبَعَثَنِي إِلَيْهِمْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَالْقَوْلِ السَّدِيدِ، وَلَا تَكُنْ قَطًّا وَلَا مُتَكَبِّرًا وَلَا حَسُودًا، فَاتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا بَنِي رِفَاعَةَ، يَا مَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ، أَدْعُوكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَأُحَذِّرُكُمْ النَّارَ، وَأَمْرُكُمْ بِحَقِّنِ الدِّمَاءِ، وَصَلَةِ الْأَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَفْضِ الْأَضْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ أَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ، يَا مَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، إِنَّ اللَّهَ—عَزَّوَجَلَّ—جَعَلَكُمْ خِيَارًا مِنْ أُمَّتِهِ، وَبَغَضَ إِلَيْكُمْ فِي جَاهِلِيَّتِكُمْ مَا حَبَّبَ إِلَيَّ غَيْرُكُمْ، مِنْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ، وَيَخْلِفُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى امْرَأَةِ أَبِيهِ، وَالْغَزَاةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاجْتَنِبُوا هَذَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ مِنْ بَنِي لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ، تَسْأَلُوا شَرَفَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْآخِرَةِ، وَسَارِعُوا فِي ذَلِكَ يَكُنْ لَكُمْ فَضِيلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ، فَأَجَابُوهُ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا. رواه الطبرانی مختصرا من مجمع الزوائد ٤٤١/٨

حضرت عمرو بن مرہ جہنی ؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: عمرو بن مرہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خون کی حفاظت کریں (کسی کو ناحق قتل نہ کریں) صلہ رحمی کریں، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو چھوڑ دیں، بیت اللہ کا حج کریں اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھیں۔ جو ان باتوں کو مان لے گا اسے

جنت ملے گی اور جہنم مانے گا اس کے لئے جہنم ہوگی۔ عمر! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ وہ تمہیں جہنم کی ہولناکیوں سے امن عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ جو حلال و حرام لے کر آئے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا۔ اگرچہ یہ بات بہت سی قوموں کو ناگوار گذرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا: عمر! تمہیں مرحبا ہو۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے میری قوم کی طرف بھیج دیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی میرے ذریعہ سے فضل فرمادیں جیسے آپ کے ذریعہ سے مجھ پر فضل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور یہ ہدایات دیں کہ نرمی سے پیش آنا، صحیح اور سیدھی بات کہنا، سخت کلامی اور بد خلقی سے پیش نہ آنا، تکبر اور حسد نہ کرنا۔ میں اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے کہا: بنی رفاعہ! انجینہ کے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔ میں تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہوں اور تم کو جہنم سے ڈراتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم خون کی حفاظت کرو یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرو، صلہ رحمی کرو، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بتوں کو چھوڑ دو، بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھو۔ جوان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے دوزخ ہوگی۔ قبیلہ جُہینہ! والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عربوں میں سے بہترین قبیلہ بنایا ہے اور جو بری باتیں عرب کے دوسرے قبیلوں کو اچھی لگتی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی تمہارے دلوں میں ان کی نفرت ڈالی ہوئی تھی مثلاً دوسرے قبیلہ والے دو بہنوں سے اکٹھی شادی کر لیتے تھے اور اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لیتے تھے اور ادب و عظمت والے مہینے میں جنگ کر لیتے تھے (اور تم یہ غلط کام زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کرتے تھے) لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بھیجے ہوئے رسول کی بات مان لو جن کا تعلق بنی لؤی بن غالب قبیلہ سے ہے تو تم دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت پالو گے۔ تم ان کی بات قبول کرنے میں جلدی کرو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے (اسلام میں پہل کرنے کی) فضیلت حاصل ہوگی چنانچہ ان کی دعوت پر ایک آدمی کے علاوہ ساری قوم مسلمان ہو گئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ادب و عظمت والے مہینے چار تھے جن میں عرب جنگ نہیں کرتے تھے۔ محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔
(تفسیر ابن کثیر)

﴿189﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

رواہ مسلم، باب استحباب رکعتین فی المسجد..... رقم: ۱۶۵۹

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور آنے کے بعد پہلے مسجد جاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔
(مسلم)

﴿190﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: فَلَمَّا آتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ (لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ): آتِ ابْنَ الْمَسْجِدِ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

رواہ البخاری باب الہبة المقبوضة وغير المقبوضة..... رقم: ۲۶۰۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم (سفر سے واپس) مدینہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: مسجد جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔
(بخاری)

﴿191﴾ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَشْعَدَ فَرُوحَهُمْ بِنَاءَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ أَوْسَعُوا لَنَا فَقَعَدْنَا، فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ مَيِّدُكُمْ وَرَزَعِيكُمْ؟ فَأَشْرَنَّا بِأَجْمَعِنَا إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَهَذَا الْأَشْجُ؟ فَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ عَلَيْهِ هَذَا الْأِسْمُ بِضَرْبَةِ لَوْجِهِ بِحَافِرِ حِمَارٍ، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ، فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْنَتَهُ فَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِجْلَهُ وَاتَّكَأَ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ الْأَشْجُ أَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهُ، وَقَالُوا: هُنَا يَا أَشْجُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهُ: هُنَا يَا أَشْجُ فَقَعَدَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحَّبَ بِهِ وَالطَّفَةَ، وَسَأَلَهُ عَنْ بِلَادِهِ، وَسَمَّى لَهُ قَرْيَةَ قَرْيَةَ الصَّفَا وَالْمُشْقَرِ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْ قُرَى هَجَرَ، فَقَالَ: بَابِي وَأَمْسِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَأَنْتَ أَغْلَمُ بِأَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَلَبَسْتُ

لِي فِيهَا قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! اكْرُمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ أَشْبَاهُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ، أَشْبَهَ شَيْءٍ بِكُمْ أَشْعَارًا، وَأَبْشَارًا، أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ وَلَا مُؤْتَرِّينَ إِذْ أَبَى قَوْمٌ أَنْ يُسَلِّمُوا حَتَّى قُتِلُوا، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحُوا قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَةَ إِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَضِيًّا فِتْنَهُمُ إِيَّاكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُ إِخْوَانِ، الْأَنْوَا فِرَاشَنَا، وَأَطَابُوا مَطْعَمَنَا، وَبَاتُوا وَأَصْبَحُوا يُعَلِّمُونَنَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ، فَأَعْجَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَفَرِحَ بِهِمَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَعَرَضَنَا عَلَيْهِ مَا تَعَلَّمْنَا وَعَلَّمْنَا فَمِمَّا مَنْ عَلَّمَ السَّجِيَّاتِ وَأُمَّ الْكِتَابِ وَالسُّورَةَ وَالسُّورَتَيْنِ وَالسَّنَنَ.

(الحلیث)۔ رواہ احمد ۳/۴۳۲

حضرت شہاب بن عبادؓ فرماتے ہیں قبیلہ عبد قیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا ان میں سے ایک صاحب کو اپنے سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے اس طرح سنا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے آنے کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی خوش ہوئی۔ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچے لوگوں نے ہمارے لئے جگہ کشادہ کر دی، ہم وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دعا دی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارا سردار اور ذمہ دار کون ہے؟ ہم سب نے منذر بن عائد کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ انج یعنی زخم کے نشان والے تمہارے سردار ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں (انج اُسے کہتے ہیں جس کے سر یا چہرے پر کسی زخم کا نشان ہو) ان کے چہرے پر گدھے کے گھر لگنے کے زخم کا نشان تھا اور یہ سب سے پہلا دن تھا جس میں ان کا نام انج پڑا۔ یہ ساتھیوں سے پیچھے ٹھہر گئے تھے انہوں نے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھا اور ان کا سامان سنبھالا۔ پھر اپنی گھڑی نکالی اور سفر کے کپڑے اتار کر صاف کپڑے پہنے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیے۔ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پیر مبارک پھیلا کر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب حضرت انجؓ آپ کے قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ بنا دی اور کہا: انج! یہاں بیٹھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں سمیٹ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا انج! یہاں آؤ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ آپ نے انہیں خوش آمدید فرمایا اور شفقت کا معاملہ فرمایا۔ ان سے ان کے علاقوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہجری کی ایک ایک ہستی صفاء

مُشَقَّر وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ تو ہماری بستیوں کے نام ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے تمہارے علاقے کھول دیئے گئے ہیں اُن میں چلا پھراہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کیونکہ یہ تمہاری طرح مسلمان ہیں ان کے بالوں اور کھالوں کی رنگت تم سے بہت زیادہ ہلکی جلتی بھی ہے۔ اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں ان پر بردستی نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں کہ (مسلمانوں کے لشکر نے حملہ کر کے ان پر غلبہ پالیا ہو اور) ان کا تمام مال، مالِ غنیمت بنا لیا ہو یا انہوں نے اسلام سے انکار کیا ہو اور انہیں قتل کیا گیا ہو۔ (وہ وفد انصار کے ہاں رہا) پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے بھائیوں کے اکرام اور مہمان نوازی کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھے بھائی ہیں، ہمیں نرم بستر پیش کئے، عمدہ کھانے کھلائے اور صبح و شام ہمیں ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھائیں۔ آپ کو یہ بات پسند آئی اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ پھر آپ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کی طرف توجہ فرمائی۔ جو ہم نے سیکھا تھا اور جو ہمیں سکھایا گیا تھا وہ ہم نے آپ کو بتایا۔ ہم میں سے کسی کو التحیات، کسی کو سورہ فاتحہ، کسی کو ایک سورت، کسی کو دو سورتیں اور کسی کو کئی سنتیں سکھائی گئی تھیں۔ (مسند احمد)

﴿192﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔
رواہ ابو داؤد، باب فی الطروق، رقم: ۲۷۷۷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس آنے والے مرد کے لئے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ گھر والوں کو آنے کے بارے میں پہلے سے علم ہو یا قریب کا سفر ہو)۔
(ابوداؤد)

﴿193﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طَرَوْقًا۔
رواہ مسلم، باب کراهۃ الطروق، رقم: ۴۹۶۷

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری کا زمانہ زیادہ ہو جائے یعنی اس کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھر نہ جائے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طویل سفر کے بعد اچانک رات کے وقت گھر جانا مناسب نہیں کہ اس صورت میں گھر والے پہلے سے ذہنی طور پر استقبال کے لئے تیار نہ ہوں گے البتہ اگر آنے کا علم پہلے سے ہو تو رات کے وقت جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(نووی، بخاری)



لا یعنی سے بچنا

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ
بَيْنَهُمْ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا﴾ [بنی اسرائیل: ۵۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ میرے بندوں سے فرمادیجئے کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو (اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہوتی ہو) کیونکہ شیطان دل آزار بات کی وجہ سے آپس میں لڑا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ [المؤمنون: ۳]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ بے کار لا یعنی باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِذْ تَلَقَوْنَهُ بِالْإِسْتِغَاثَةِ وَقُولُونَ يَا أَوَّاهُ كُنْمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ر وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَنَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ر يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا إِلَى الْغُلَّةِ أَبَدًا إِنْ

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷﴾

[النور: ۱۷-۱۸]

(منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک مرتبہ تہمت لگائی، بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی سنائی اس افواہ کا تذکرہ کرنے لگے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اس وقت عذاب کے مستحق ہو جاتے جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس خبر کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے تھے جن کی حقیقت کا تم کو بالکل علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے (کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے) حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی۔ اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو اس بہتان کو سنتے ہی یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو ایسی بات کا زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں۔ اللہ کی پناہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ایمان والے ہو تو آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا (کہ بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑاتے پھرو)۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ لَا إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾

[الفرقان: ۷۲]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بیہودہ مجلسوں کے پاس سے گزریں تو سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾

[القصص: ۵۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾

[الحجرات: ۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اگر کوئی شریر تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو اس خبر کی خوب چھان بین کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی بات پر اعتماد

کر کے کسی قوم کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان جو بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ انتظار میں تیار بیٹھا ہے (جو اُسے فوراً لکھ لیتا ہے)۔ (ق)

احادیث نبویہ

﴿1﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غریب، باب حديث من حسن اسلام المرء، رقم: ۲۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت باتیں نہ کرنا اور فضول مشغول سے بچنا کمالی ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق وزینت ہے۔

﴿2﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۴

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿3﴾ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِأَمْرِ أَعْتَصِمُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمْلِكْ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ.

رواہ الطبرانی باسنادین واحدهما جید، مجمع الزوائد ۵۳۶/۱۰

تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے (اور پھر اس کی سزا جھگتنی پڑے گی)۔ (ترمذی)

﴿10﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُمِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ: الْفُجْرُ وَالْفَرُجُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب مجاء فی حسن الخلق، رقم: ۲۰۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا ڈر) اور اچھے اخلاق۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ (کا غلط استعمال)۔ (ترمذی)

﴿11﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي أَمْرِهِ إِيَّاهُ بِالْأَعْتَابِ وَفَكَ الرِّقَبَةِ وَالْمِنْحَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تُطِيقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

رواه البيهقي في شعب الإيمان ۲۳۹/۴

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے چند اعمال ارشاد فرمائے جس میں غلام کا آزاد کرنا، قرضدار کو قرض کے بوجھ سے آزاد کرانا اور جانور کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے کو دینا تھا اس کے علاوہ دوسرے کام بھی بتلائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنی زبان کو بھلی بات کے علاوہ بولنے سے روک رکھو۔ (بیہقی)

﴿12﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَصْرَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، قَالَ: تَمْلِكُ يَدَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ يَدِي؟ قَالَ: تَمْلِكُ لِسَانَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ لِسَانِي؟ قَالَ: لَا تَبْسُطْ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلسانِكَ إِلَّا مَعْرُوفًا.

رواه الطبرانی و استاده حسن، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وحیت فرما دیجئے! ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے) میں نے عرض کیا: اگر میرا ہاتھ ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اگر میری زبان ہی قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لئے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کہو۔ (طبرانی، معجم الزوائد)

﴿13﴾ عَنْ أَسْلَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِطْلَعَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَمْدُ لِسَانَهُ قَالَ، مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا الَّذِي أَوْزَدَنِي الْمَوَارِدَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ عَلَى حَدِيثِهِ.

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴/۲۴۴

حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو (دیکھا کہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہی زبان مجھے ہلاکت کی جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بد گوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔ (بیہقی)

﴿14﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يُدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً.

رواہ احمد ۵/۳۹۷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان میرے گھر والوں پر بہت چلتی تھی یعنی میں ان کو بہت برا بھلا کہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھ کو جہنم میں داخل کر دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر استغفار کہاں گیا؟ (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتے جس سے تمہاری زبان کی اصلاح ہو جائے) میں تو دن میں

سومرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(مسند احمد)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْمَنُ امْرِئٍ وَأَشَافَهُ مَا بَيْنَ لُحْيَيْهِ. رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٥٣٨/١٠

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی نیک بختی اور بد بختی اس کے دونوں جڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کا صحیح استعمال نیک بختی اور غلط استعمال بد بختی کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 16 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ: بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَنِعْمَ أَوْسَكْتَ فَسَلِمَ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢٤١/٤

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے۔ (بیہقی)

﴿ 17 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ فَجَاءَ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من كان يؤمن بالله..... رقم: ٢٥٠١

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روک رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیونکہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 18 ﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْبِتًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحَدَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنَ جَلْنِسِ الشُّوْءِ وَالْجَلْنِسِ الصَّالِحِ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَالْمَلَأُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنَ الْمَلَأِ الشَّرِّ.

رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢٥٦/٤

حضرت عمران بن حطانؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوذرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے یعنی آپ نے بالکل اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے۔ اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموشی سے بہتر ہے اور بری باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔

﴿19﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ، قُلْتُ: رِذْنِي، قَالَ: إِيَّاكَ وَكَثْرَةُ الصَّخْلِ فَإِنَّهُ يُبْمِثُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بُنُورُ الْوَجْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢٤٢/٤

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ وقت خاموش رہا کرو۔ (کہ بلا ضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔

﴿20﴾ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطَوْلِ الصَّمْتِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا. (الحديث) رواه البيهقي ٢٤٢/٤

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوذرؓ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتا دوں جن پر

عمل کرنا بہت آسان ہے اور اعمال کے ترازو میں دوسرے اعمال کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت بنالو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تمام مخلوقات کے اعمال میں ان دو عملوں جیسے اچھے کوئی عمل نہیں۔ (بخاری)

﴿21﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكُلُ مَا نَكَحْتُمْ بِهِ يَكْتَبُ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: ثَلَاثُ أَكَلِكُمْ أَكَلُكُمْ، وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَانُهُمُ، إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكَّتَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كُتِبَ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. قُلْتُ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، بِاخْتِصَارٍ مِنْ قَوْلِهِ: إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ إِلَى آخِرِهِ

رواہ الطبرانی: باسنادین و رجال احدهما ثقات، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ناک کے نل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باتیں ہوں گی۔ اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچے رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لئے اجر یا گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ”تجھ کو تیری ماں روئے“ عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بدو عام نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ. (وهو طرف من الحديث) رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

﴿22﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ. (وهو طرف من الحديث)

رواہ الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ۵۳۸/۱۰

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ أَمَةِ بَنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَذْنُومِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَيْدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ۔ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح غير محمد بن اسحاق وقد وثق، مجمع الزوائد ٥٣٣/١٠

حضرت ابوالحکم غفاریہ کی صاحبزادی کی باندی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے جتنا (مدینہ سے یمن کا شہر) صنعا دور ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْخَارِثِ الْمَزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُوبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في قلة الكلام، رقم: ۲۳۱۹

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 25 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يُرِيدُ بِهَا بَأْسًا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهَا الْقَوْمُ فَإِنَّهُ لَيَقَعُ مِنْهَا أَبْعَدُ مِنَ السَّمَاءِ۔ رواه احمد ۳۸/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں زمین آسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿26﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔ رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ اہم بھی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمادیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔ (بخاری)

﴿27﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

رواہ مسلم، باب حفظ اللسان، رقم: ۷۴۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی بے سوچے سمجھے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور و درخ میں جا گرتا ہے۔ (مسلم)

﴿28﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا

حدیث حسن غریب، باب ما جاء من تكلم بالكلمة.....، رقم: ۲۳۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نیچے) گر جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 29 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَقَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ.

(رواه ابو داؤد، باب ماجاء في التشديق في الكلام، رقم: ۵۰۰۸)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے مختصر بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (الحديث) رواه البخاري، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث

حسن غریب، باب منہ حدیث کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ، الجامع الصحیح لسنن الترمذی، رقم: ۲۴۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وبال ہیں یعنی پکڑ کا ذریعہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بَغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بَغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب منہ النہی عن كثرة الكلام الا

بذكر الله، رقم: ۲۴۱۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِبَلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

رواہ البخاری، باب قول اللہ عزوجل لا یسألون الناس الحافا، رقم: ۱۴۷۷

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک (بے فائدہ) ادھر ادھر کی باتیں کرنا، دوسرے مال کو ضائع کرنا، تیسرے زیادہ سوالات کرنا۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

رواہ ابوداؤد، باب فی ذی الوجہین، رقم: ۴۸۷۳

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کے دو رخ ہوں (یعنی منافق کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (ابوداؤد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: آمِنْ بِاللَّهِ وَقُلْ خَيْرًا، يُكْتَبُ لَكَ وَلَا تَقُلْ شَرًّا فَيُكْتَبَ عَلَيْكَ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ۵۳۹/۱۰

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور بھلی بات کہو، تمہارے لئے اجر لکھا جائے گا اور بری بات نہ کہو، تمہارے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 36 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ.

رواہ الترمذی وقال:

هذا حديث حسن، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، رقم: ۲۳۱۵

حضرت معاویہ بن حبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء في الصدق والكذب، رقم: ۱۹۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔
(ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ. رواه ابوداؤد، باب في المعارض، رقم: ۴۹۷۱

حضرت سفیان بن اسید حضرمیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو حالانکہ وہ تمہاری اس بات کو سچا سمجھتا ہو۔
(ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہت سنگین گناہ ہے لیکن بعض صورتوں میں اس کی سنگینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا اعتماد کرے اور تم اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔

﴿ 39 ﴾ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُطِيعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ. رواه احمد ۵/۲۵۲

حضرت ابوامامہؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن میں پیدا اسی طور پر ساری خصلتیں ہو سکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بُری) البتہ خیانت اور جھوٹ کی (بُری) عادت نہیں ہو سکتی۔
(مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذِبًا؟ قَالَ: لَا. رواه الامام مالك في الموطأ، ماجاء في الصدق والكذب ص ۷۳۲

حضرت صفوان بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا بخیل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

﴿41﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَقَبَّلُوا إِلَيَّ سِتًّا، اتَّقَبَّلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوا: مَا هِيَ؟ قَالَ: إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبُ، وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفُ، وَإِذَا اتَّيَمَنَ فَلَا يُخْنِ، وَغَضَضُوا أَنْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا أَرْوَاجَكُمْ۔

رواہ ابو یعلیٰ و رجالہ رجال الصحیح الا ان یزید بن سنان لم یسمع من انس و فی الحاشیۃ:

رواہ ابو یعلیٰ و فیہ سعید اوسعد بن سنان و لیس فیہ یزید بن سنان و هو حسن الحدیث، مجمع الزوائد

۵۴۱/۱۰

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (۱) جب تم میں سے کوئی بولے تو جھوٹ نہ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔ (۳) جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (۴) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو یعنی جن چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے ان پر نظر نہ پڑے۔ (۵) اپنے ہاتھوں کو (ناحق مارنے وغیرہ سے) روکے رکھو۔ (۶) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)

﴿42﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا۔

رواہ مسلم باب قبح الکذب..... برقم: ۶۶۳۷

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچ بولنا نیکی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کے

راستے پر ڈال دیتا ہے اور برائی اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿43﴾ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه مسلم، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، رقم: ۷

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق) کے بیان کر دے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا بھی ایک درجہ کا جھوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اس آدمی پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

﴿44﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه أبو داود، باب التشديد في الكذب، رقم: ۴۹۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَبِئْسَ فَطَعْتُ غُنْقَ أَخِيكَ۔ فَلَا تَأْ۔ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَحَا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهِ حَسِيْبُهُ، وَلَا أَرْكَبْ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

رواه البخاری، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، رقم: ۶۱۶۲

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے آدمی کی تعریف کی (اور جس کی تعریف کی جا رہی تھی وہ بھی وہاں موجود تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری سمجھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ وہ اچھا آدمی ہے پھر بھی یوں کہے کہ فلاں آدمی کو میں اچھا

سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والے ہیں (اور وہی اس کو حقیقت میں جاننے والے ہیں کہ اچھا ہے یا برا) میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی تعریف یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔ (بخاری)

﴿46﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ أَمْنِيٍّ مُعَاوِيٍّ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَغْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُضِيحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ وَيُضِيحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ. رواه البخاری، باب ستر المؤمن على نفسه، رقم: ۶۰۶۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری ساری امت معافی کے قابل ہے سوائے اُن لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی رات میں کوئی برا کام کرے اور پھر صبح کو باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا (اسے لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) وہ کہے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں (غلط) کام کیا تھا۔ حالانکہ اس نے رات اس طرح گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کر دی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ ہٹا رہا ہے جو (رات) اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا۔ (بخاری)

﴿47﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ. رواه مسلم، باب النهي عن قول هلك الناس، رقم: ۶۶۸۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ شخص ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (کیونکہ یہ کہنے والا دوسروں کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے تکبر کے گناہ میں مبتلا ہے)۔ (مسلم)

﴿48﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوَفِّي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَغْنِي رَجُلًا: أَبَشِّرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْ لَا تَذِرْنِي، فَلَعَلَّكَ تَكَلِّمُ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ أَوْ بِخَلٍّ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من حسن اسلام

المرء..... رقم: ۲۳۱۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک

دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کر کے) کہا: تمہیں جنت کی بشارت ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ رہے ہو جبکہ حقیقت حال کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیئے جانے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریہ دینا یا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا) (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے جنتی ہونے کا حکم لگانے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے البتہ اعمال صالحہ کی وجہ سے امید رکھنی چاہیے۔

﴿49﴾ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اثْنَا بِالسُّفْرَةِ نَعِثْ بِهَا، فَأَنْكَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَأَنَا أَخْطِئُهَا وَأَزْمُهَا غَيْرَ كَلِمَتِي هَذِهِ فَلَا تَحْفَظُهَا عَلَيَّ وَاحْفَظُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاحْجِزُوا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ.

رواہ احمد ۳۳۸/۲۸

حضرت حسان بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوسؓ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ والا دراپنے غلام سے کہا: دسترخوان لاؤ تا کہ کچھ شغل رہے۔ (حضرت حسانؒ فرماتے ہیں) میرے لئے ان کی یہ بات عجیب تھی پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں جو بات بھی میں نے کہی ہمیشہ سوچ سمجھ کر کہی (بس آج چوک ہو گئی) اس بات کو یاد نہ رکھنا بلکہ اب جو میں تم سے کہوں گا اسے یاد رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرنے لگ جائیں تو تم ان کلمات کو خزانہ بنا لیتا یعنی انہیں کثرت سے پڑھتے رہنا: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَأَسْأَلُكَ

لِسَانًا صَادِقًا، وَاسْتَلَكْ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ۔“

ترجمہ: یا اللہ میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رشد و ہدایت پر پختگی مانگتا ہوں
اور آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ کی اچھی طرح عبادت کرنے کی
توفیق مانگتا ہوں اور آپ سے (کفر و شرک سے) پاک دل کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے سچی
زبان کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنی خیر ہے اسے مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنے
شر ہیں اُن سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جتنے گناہوں کو آپ جانتے ہیں میں آپ سے ان تمام
گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ بیشک آپ ہی غیب کی تمام باتوں کو جاننے والے ہیں۔

(مسند احمد)

مراجع

- اتحاف السادة لمحمد بن محمد الزبيدي دار الفكر، بيروت
- ارشاد الساري لشرح البخاري للقسطاني المتوفى ٩٢٣هـ دار احياء التراث العربى بيروت
- الاستيعاب لابن عبد البر دار احياء التراث العربى
- الاصابة للعسقلاني المتوفى ٨٥٢هـ دار احياء التراث العربى
- اقامة الحجة لعبد الحى الكهنوى المتوفى ١٣٠٣هـ الفاروق الحديثة، القاهرة
- انجاح الحاجة للمجددى المتوفى ١٢٩٥هـ قديمى كتيب خانه، كراچى
- البداية والمهاية لابن كثير المتوفى ٧٤٢هـ دار الحديث، القاهرة
- بذل المجهود فى حل ابى داؤد للسهارنفورى المتوفى ٣٣٦هـ مجد كليل، كراچى
- بيان القرآن مولانا محمد اشرف على تھانوى رحمہ اللہ مير محمد كتب خانه
- ترجمه مولانا احمد على لاھورى رحمہ اللہ انجمن خدام الدين، لاھور
- ترجمان السنہ، مولانا بدر عالم ميرٹھی رحمہ اللہ ادارہ اسلاميات، لاھور
- ترجمه مولانا شاہ رفیع الدین و مولانا فتح خاں جالندھری رحمہ اللہ تاج کتبى كراچى
- الترغيب والترهيب للمندري المتوفى ٦٥٦هـ دار احياء التراث العربى
- تفسير عثمانى مولانا شبير احمد عثمانى رحمه الله مطبع الملك فهد
- تفسير القرآن العظيم لابن كثير المتوفى ٧٤٢هـ دار المعرفة بيروت
- التفسير الكبير للرازى دار الكتب العلمية بيروت
- تقريب التهذيب لابن حجر العسقلاني المتوفى ٨٥٢هـ دار الرشيد، سورية
- تكملة فتح الملهم مولانا محمد تقى عثمانى مكتبة دار العلوم كراچى
- تنزيه الشريعة المرفوعة للكنانى المتوفى ٩٦٣هـ دار الكتب العلمية
- تهذيب الاسماء واللغات للنووى المتوفى ٦٤٦هـ دار الكتب العلمية
- تهذيب الكمال فى اسماء الرجال للمزى المتوفى ٤٣٢هـ دار الفكر
- جامع الاحاديث للسيوطى المتوفى ٩١١هـ دار الفكر

(ب)

جامع الاصول لابن اثير الجزري المتوفى ٦٠٦ هـ	دار الفكر
جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر	دار الكتب العلمية
الجامع الصحيح للترمذي المتوفى ٢٤٩ هـ	دار الباز، مكة المكرمة
الجامع الصغير للسيوطي المتوفى ٩١١ هـ	دار الفكر
جامع العلوم والحكم لابن الفرج	دار العلوم الحديثة، بيروت
حلية الاولياء لابي نعيم المتوفى ٣٣٠ هـ	دار الفكر
الدرر المنتشرة للسيوطي المتوفى ٩١١ هـ	دار الفكر
ذخيرة الحفاظ للحافظ محمد ابن طاهر المتوفى ٥٠٤ هـ	دار السلف، رياض
الرائد لجبران مسعود	دار العلم للملايين، بيروت
الروض الانف، للسهيلى المتوفى ٥٨١ هـ	دار احياء التراث العربى
سنن الدارمي المتوفى ٢٥٥ هـ	قديمي كتب خانه
السنن الكبرى للبيهقي المتوفى ٢٥٨ هـ	دار المعرفة
شرح سنن ابى داؤد للعيني المتوفى ٨٥٥ هـ	مكتبة الرشد الرياض
شرح السنة للبعوى المتوفى ٥١٦ هـ	المكتب الاسلامى بيروت
شرح السنوسى للامام محمد سنوسى المتوفى ٨٩٥ هـ	مكتبة دار الباز
شرح الطيبي على مشكاة المصابيح للطيبي المتوفى ٤٣٣ هـ	ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى
الشذرة في الاحاديث المشتهرة لابن طولون المتوفى ٩٥٣ هـ	دار الكتب العلمية
شعب الايمان للبيهقي المتوفى ٢٥٨ هـ	دار الكتب العلمية
الشمائل المحمدية للترمذي المتوفى ٢٤٩ هـ	مكتبة نزار مصطفى الباز
صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان المتوفى ٤٣٩ هـ	المكة المكرمة
صحيح ابن خزيمة المتوفى ٣١١ هـ	مؤسسة الرسالة، بيروت
	المكتب الاسلامى

(ج)

صحیح البخاری بشرح الکرمانی للبخاری	دار احیاء التراث العربی
صحیح مسلم بشرح النووی المتوفی ۶۷۶ھ	دار احیاء التراث العربی
عارضۃ الاحوزی بشرح الترمذی لابن العربی المتوفی ۵۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
العلل المتناهیۃ فی الاحادیث الواهیۃ لابن الجوزی	دار الکتب العلمیۃ
عمدة القاری شرح البخاری للعینی المتوفی ۸۵۵ھ	مکتبہ مدینہ، لاہور
عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی المتوفی ۳۶۴ھ	مکتبۃ الشیخ، کراچی
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی المتوفی ۳۰۳ھ	مؤسسۃ الرسالۃ
عون المعبود لابن الطیب مع شرح ابن قیم	دار الفکر
غریب الحدیث لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ
فتح الباری بشرح البخاری لابن حجر العسقلانی	مکتبۃ حلبی، بمصر
الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی	دار احیاء التراث العربی
فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی المتوفی ۱۰۳ھ	دار الباز
قواعد فی علوم الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی المتوفی ۱۳۹۲ھ	شرکۃ العبیکان للنشر والریاض
الکاشف للذہبی المتوفی ۷۲۸ھ	المکتبۃ التجاریۃ، مکہ
کتاب الموضوعات لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	محمد سعید اینڈ سنز، کراچی
کشف الخفاء للعجلونی المتوفی ۱۱۶۲ھ	دار احیاء التراث العربی
کشف الرحمان، مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ	مکتبہ رشیدیہ، کراچی
لسان العرب لجمال الدین المتوفی ۷۱۱ھ	دار بیروت للطباعة والنشر
لسان المیزان فی اسماء الرجال لابن حجر	ادارۃ تالیفات اشرفیہ، ملتان
اللالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للسیوطی	دار الکتب العلمیۃ
مجمع بحار الانوار للشیخ محمد طاهر المتوفی ۹۸۶ھ	مکتبۃ دار الایمان المدینۃ المنورہ
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین للہیثمی	مکتبۃ الرشد، ریاض

- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمى المتوفى ٨٠٤هـ دار الفكر
 مختار الصحاح لابی بكر الرازی المركز العربی للثقافة بیروت
 مختصر سنن ابی داؤد للمنذری المتوفى ٢٥٦هـ المكتبة الاثرية باكستان
 مرقاة المفاتیح لملا علی قاری المتوفى ١١١١هـ مکتبہ امدادیہ ملتان
 المستدرک علی الصحیحین للحاکم المتوفى ٢٠٥هـ دار المعرفة
 مسند ابی یعلی الموصلی المتوفى ٣٠٤هـ دار القبلة، جده
 مسند الامام احمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ دار الفكر
 مسند الامام احمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ مؤسسه الرساله
 المسند الجامع لجماعة من العلماء دار الجیل بیروت
 مسند الشافعی المتوفى ٢٠٢هـ دار الکتب العلمیة
 مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی المتوفى ٣٤٤هـ المکتب الاسلامی بیروت
 مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی قديمی کتب خانہ کراچی
 مصابیح السنة للبغوی المتوفى ٥١٦هـ دار المعرفة بیروت
 مصباح الزجاجة لابی بکر الکنانی المتوفى ٨٢٠هـ الجنان للطباعة والنشر بیروت
 مصنف ابن ابی شیبہ المتوفى ٢٣٥هـ ادارة القرآن، کراچی
 المصنف لعبد الرزاق المتوفى ٢١١هـ المکتب الاسلامی
 المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانية للعسقلانی دار الباز
 مظاهر حق دار الاشاعت
 معارف السنن للشیخ بنوری المتوفى ١٣٩٤هـ المكتبة البنوریة، کراچی
 معجم البلدان لعبد الله البغدادی المتوفى ٦٢٦هـ دار احیاء التراث العربی
 المعجم الكبير للطبرانی المتوفى ٣٢٠هـ ادارة القرآن، کراچی
 المعجم الوسیط لجماعة من المتقدمین دفتر نشر فرهنگ اسلامی ایران

(ل)

- مفتاح كنوز السنة لمحمد فواد الباقي
المقاصد الحسنة للسخاوي المتوفى ٩٠٢ هـ
المنجد في اللغة للويس معلوف
موسوعة الاحاديث والآثار الضعيفة لجماعة من العلماء
موسوعة الحديث الشريف للكتب السنة
دار الباز للنشر والتوزيع
دار السلام، رياض
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
المكتبة الاثرية
دار المشرق، بيروت
نور محمد، كراچی
موظاً الإمام مالك المتوفى ١٧٩ هـ
ميزان الاعتدال في نقد الرجال للذهبي المتوفى ٧٤٨ هـ
النهاية لابن الجزري المتوفى ٦٠٦ هـ
مكتبة دار البيان، دمشق
الوابل الصيب لابن قيم الجوزية المتوفى ٧٥١ هـ

